e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 118 Tuesday , January 28 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۱۸)لکھنؤ، بروز منگل ۲۸-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۷/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان 'برہموس میزائل معاہدہ' جلد

نئی دہلی۔ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان 450 ملین ڈالر کی برہموس سپرسونک کروز میزائل ڈیل فائنل ہونے کے بہت قریب ہے۔ 26 جنوری (اتوار) کو انڈونیشیا کے ایک اعلیٰ سطحی دفاعی وفد نے ہندوستان کے برہموس میزائل سسٹم کی صلاحیتوں پر پریزنٹیشن دیکھا۔ یہ مجوزہ معاہدہ انڈونیشیا کو برہموس میزائل خریدنے والا دوسرا آسیان ملک بنائے گا۔ اس سے قبل فلپائن نے برہموس میزائل سسٹم خریدا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انڈونیشیائی بحریہ چیف محمد علی کی قیادت میں ایک نمائندہ وفد ہندوستان کے برہموس ایرو اسپیس ہیڈکوارٹر پہنچا جہاں انھوں نے برہموس کے سی ای او جیہ تیرتھ آر جوشی اور دیگر سینئر افسران سے ملاقات کی۔ برہموس ایرو اسپیس کے ذرائع سے ملی خبروں کے مطابق انڈونیشیائی وفد کو برہموس میزائل سسٹم کی طاقت اور صلاحیتوں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ اس درمیان دونوں فریقین نے ڈیفنس اور اسٹریٹجی کے شعبہ میں تعاون کو مزید مضبوط کرنے کے لیے اپنے نظریات بھی سامنے رکھے۔

ایکسپریس وے پر دردناک حادثہ، 2 بچوں سمیت 4 کی موت

لکھنؤ۔ آگرہ۔لکھنؤ ایکسپریس وے پر تھانہ فتح آباد علاقے کے قریب پیر کی صبح شدید سڑک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثے میں ایک ہی کنبہ کے 4 لوگوں کی موت ہوگئی۔ حادثہ اس وقت ہوا جب بے قابو کار ایک کنٹینر سے ٹکرا گئی۔ سبھی مہلوکین پریاگ راج مہاکمبھ میلے سے اسنان کر کے لوٹ رہے تھے۔ یہ سبھی دہلی کے رہنے والے بتائے جا رہے ہیں۔ اطلاع کے مطابق تھانہ فتح آباد علاقہ کے پاس آگرہ لکھنؤ ایکسپریس وے پر بے قابو کار اور کنٹینر کی آمنے سامنے ٹکر ہوگئی۔ اس حادثے میں کار پر سوار جوڑے اور اس کے دو بچوں کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی جائے وقوع پر پہنچی پولیس نے سبھی لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور حادثہ کی تفتیش میں لگ گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک کنبہ دہلی سے مہاکمبھ میلے میں اسنان کرنے کے لیے پریاگ راج گیا تھا۔ اسنان کے بعد دہلی لوٹتے وقت کنبہ دردناک حادثے کا شکار ہوگیا۔

وقف ترمیمی بل کو جے پی سی کی منظوری، اپوزیشن کی تجاویز مسترد

حکمراں جماعت کی 14 ترامیم پاس، حزب اختلاف کا اظہارِ ناراضگی، چیئرمین پر جمہوری عمل کو 'پلٹنے' کا الزام عائد

نئی دہلی: (ایجنسی) 'وقف (ترمیمی) بل 2024' پر تبادلہ خیال کر رہی پارلیمنٹ کی جوائنٹ کمیٹی (جے پی سی) نے برسراقتدار بی جے پی کی قیادت والے این ڈی اے اراکین کے ذریعہ مجوزہ سبھی ترامیم کو پیر کے روز منظوری دے دی۔ اس کمیٹی نے اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ کے ذریعہ پیش کردہ تجاویز کو خارج کر دیا جس پر اپوزیشن نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ جے پی سی چیئرمین جگدمبیکا پال نے آج میٹنگ ختم ہونے کے بعد نامہ نگاروں کو بتایا کہ کمیٹی کے ذریعہ منظور کردہ ترامیم سے قانون مزید بہتر اور مفید ہوگا۔ حالانکہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے میٹنگ کی کارروائی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا جگدمبیکا پال پر جمہوری عمل کو 'پلٹنے' کا الزام عائد کیا۔

بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال، جو پارلیمانی کمیٹی کے سربراہ ہیں، نے کہا کہ این ڈی اے کے ارکان کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کو قبول کر لیا گیا ہے۔ وقف ترمیمی ایکٹ پر پیر کو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کا اجلاس ہوا۔ اجلاس میں 44 ترامیم پر غور کیا گیا۔ بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے کے ارکان پارلیمنٹ کی ترامیم کو قبول کرلیا گیا جبکہ اپوزیشن کی ترامیم کو یکسر مسترد کردیا گیا۔ پارلیمانی کمیٹی کی سربراہی کرنے والے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال نے کہا کہ این ڈی اے کے ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے پیش کردہ 14 ترامیم کو قبول کرلیا گیا جبکہ اپوزیشن کی طرف سے پیش کی گئی تمام ترامیم کو مسترد کردیا گیا۔

کمیٹی کی طرف سے تجویز کردہ ایک بڑی ترمیم یہ تھی کہ موجودہ وقف املاک پر صارفین کے ذریعہ وقف کی بنیاد پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا۔ آج کمیٹی کے اجلاس میں ہونے والی ووٹنگ میں حکمراں حکومت کے 16 ارکان پارلیمنٹ نے ترامیم کے حق میں جبکہ 10 اپوزیشن ارکان نے اس کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ اپوزیشن کی ترامیم میں اپوزیشن کو بل کی 44 شقوں پر اعتراضات تھے لیکن انہیں مسترد کر دیا گیا۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ جے پی سی کا کہنا ہے کہ اس کی مسودہ رپورٹ 28 جنوری کو گردش میں آئے گی، جب کہ اسے سرکاری طور پر 29 جنوری کو اپنایا جائے گا۔ اس میٹنگ کے بعد ٹی ایم سی ایم پی کلیان بنرجی نے کہا کہ آج انہوں نے وہی کیا جو انہوں نے طے کیا تھا۔ اس نے ہمیں بولنے کا وقت بھی نہیں دیا۔ کسی اصول یا طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا۔ یہ کمیٹی 8 اگست کو لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل پیش کیے جانے کے فوراً بعد تشکیل دی گئی تھی۔ اپوزیشن جماعتوں نے اس بل میں مجوزہ ترامیم پر کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے مسلم کمیونٹی کے مذہبی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا۔ ساتھ ہی حکمراں بی جے پی کا کہنا ہے کہ ان ترامیم سے وقف بورڈ کے کام کاج میں شفافیت آئے گی اور انہیں جوابدہ بنایا جائے گا۔

پی ایم مودی نے امریکی صدر ٹرمپ سے فون پر بات کی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے فون پر بات کی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چند روز قبل ٹرمپ کی حلف برداری کے بعد دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ پہلی بات چیت ہے۔ اگر ڈونلڈ ٹرمپ فرانسیسی صدر کی میزبانی میں مصنوعی ذہانت سربراہی اجلاس کے لیے پیرس کا دورہ کرتے ہیں تو مودی اور ٹرمپ کے درمیان فروری کے وسط میں ملاقات ہونے کا امکان ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ اگر ٹرمپ اے آئی سربراہی اجلاس میں شرکت نہیں کرتے ہیں تو پی ایم مودی

دونوں رہنماؤں کے درمیان پہلی ملاقات کے لیے فروری میں واشنگٹن ڈی سی کا سفر کر سکتے ہیں۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ ابھی تک کوئی تاریخ طے نہیں کی گئی ہے اور غیر قانونی تارکین وطن اور ٹیرف پر ممکنہ کشیدگی کے پس منظر میں تمام آپشنز پر غور کیا جا رہا ہے۔ حتمی فیصلہ ٹرمپ انتظامیہ کے ساتھ کچھ اضافی ملاقاتوں کے بعد کیا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پی ایم مودی اے آئی سمٹ میں شرکت کریں گے اور ٹرمپ کو سمٹ میں مدعو کیا گیا ہے اور اگر ٹرمپ سمٹ میں شریک ہوتے ہیں تو دونوں کی ملاقات ہو سکتی ہے۔ صدر ٹرمپ نے آخری بار فروری 2020 میں ہندوستان میں وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی تھی اور دونوں کے درمیان بہترین ہم آہنگی ہے۔ امریکی صدر اس سال کے آخر میں ہندوستان کا دورہ کریں گے جب ہندوستان کواڈ سمٹ کی میزبانی کرے گا۔

امت شاہ نے لگائی عقیدت کی ڈبکی، سی ایم یوگی رہے موجود

مہاکمبھ نگر۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پیر کو مہاکمبھ میں تروینی سنگم پر عقیدت کی ڈبکی لگائی اور بعد میں کنبے کے ساتھ پوجا ارچنا کی۔ اس موقع پر شاہ کی بیوی سونل شاہ، بیٹا جئے شاہ، بہو رشا کے علاوہ ان کے دو پوتے اور ایک پوتی موجود رہے۔ سبھی نے روایتی انداز میں پوجا پاٹ کیا اور آرتی اتاری۔ بعد میں شاہ نے کنبے کے ساتھ اکشے وٹ کا درشن پوجن کیا اور لیٹے ہوئے ہنوما کا درشن کیا۔ شاہ کے بیٹے اور آئی سی سی چیئرمین جئے شاہ اتوار کی رات ہی پریاگ راج پہنچ گئے تھے۔ تروینی اسنان کے دوران شاہ کے ساتھ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، برجیش پاٹھک بھی موجود رہے۔ شاہ کے بعد مرکزی وزیر کی سیکورٹی کے لئے سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے ہیں۔ شاہ چار گھنٹے سے زیادہ وقت تک میلہ میں رہیں گے۔ اپنے مختصر دورے میں وہ سوامی اودھیشانند گری جی مہاراج، آچاریہ مہامنڈلیشور جونا اکھاڑا اور دیگر سنتوں کے ساتھ کھانا کھائیں گے۔

سپریم کورٹ سے جھارکھنڈ حکومت کی عرضی خارج

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے نشی کانت دوبے، بابولال مرانڈی، ارجن منڈا سمیت 28 بی جے پی رہنماؤں کو بڑی راحت دے دی ہے۔ سپریم کورٹ نے جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے جھارکھنڈ حکومت کی اپیل کو خارج کر دیا ہے۔ سکریٹریٹ کے گھیراؤ کے معاملے میں پولیس نے ایف آئی آر درج کی تھی، جسے ہائی کورٹ نے خارج کردیا تھا۔ 2003 میں بی جے پی کے سکریٹریٹ گھیراؤ پروگرام میں ہوئے ہنگامہ کے بعد 3 سابق وزیر اعلیٰ، 5 رکن پارلیمنٹ سمیت 41 لوگوں پر دھروا تھانہ میں معاملہ درج کیا گیا تھا۔ جس کا سانحہ نمبر 107/2023 ہے۔ ان بی جے پی رہنماؤں پر ہنگامہ کرنے، تشدد بھڑکانے، حکومت کی ہدایات کی خلاف ورزی کرنے، سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے، جرم کے لیے اکسانے اور دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے سے متعلق دفعات لگائی گئی تھیں۔ لیکن ہائی کورٹ نے یہ مقدمہ خارج کردیا تھا۔

متنازعہ 'یکساں سول کوڈ' اتراکھنڈ میں نافذ

پورٹل بھی لانچ کیا گیا، ایس ٹی کو چھوڑ کر ریاست سے باہر رہنے والے اتراکھنڈ کے رہائشیوں پر بھی ہوگا نافذ، کانگریس نے کئی سوالات اٹھائے

دہرادون (ایجنسی) اتراکھنڈ حکومت نے پیر کے روز یکساں سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کر دیا۔ یہ قانون درج فہرست قبائلیوں کو چھوڑ کر پورے اتراکھنڈ کے ساتھ ہی ریاست سے باہر رہنے والے اتراکھنڈ کے رہائشیوں پر نافذ ہوگا۔ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے بعد، اتراکھنڈ ملک کی پہلی ریاست بن گئی ہے جہاں یو سی سی نافذ کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں، تمام پراسیس بشمول شادی کی رجسٹریشن، طلاق رجسٹریشن، وصیت وغیرہ یو سی سی قوانین میں دی گئی دفعات کے مطابق کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ دھامی نے اعلان کیا ہے کہ آج ریاست میں یکساں سول کوڈ کے طور پر منایا جائے گا۔ پورٹل پر پہلی رجسٹریشن سی ایم پشکر سنگھ دھامی نے کی ہے۔ چیف سیکرٹری نے پہلا سرٹیفکیٹ بھی وزیر اعلیٰ کو دیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، یو سی سی کے نفاذ کے لیے دیہی علاقے میں ایس ڈی ایم رجسٹرار اور گاؤں کی پنچایت کے ترقیاتی افسر سب رجسٹرار ہوں گے۔ جبکہ نگر پنچایتوں اور میونسپل کارپوریشنوں میں متعلقہ ایس ڈی ایم رجسٹرار اور ایگزیکٹو آفیسر سب رجسٹرار ہوں گے۔ اسی طرح میونسپل کارپوریشن میں میونسپل کمشنر رجسٹرار اور ٹیکس انسپکٹر سب رجسٹرار ہوں گے۔ جبکہ چھاؤنی علاقے میں متعلقہ چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) رجسٹرار اور رہائشی میڈیکل آفیسر یا سی ای او کی جانب سے مجاز افسر سب رجسٹرار ہوں گے۔ ان سب کے اوپر رجسٹرار جنرل ہوں گے، جو سیکریٹری سطح کے افسر اور رجسٹریشن کے انسپکٹر جنرل ہوں گے۔

اس معاملے میں اب سیاسی بیان بازیاں کا دور شروع ہوگیا ہے۔ اتراکھنڈ کانگریس کے سابق صدر گنیش گودیال نے یو سی سی معاملے پر بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انھوں نے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا ہے کہ "میں وزیر اعلیٰ دھامی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ یو سی سی سے ریاست میں خوشحالی کس طرح لائیں گے؟" گنیش گودیال نے یہ سوال خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات چیت کے دوران پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ "میں یو سی سی نافذ ہونے کا استقبال کرتا ہوں، لیکن ریاستی حکومت سے میرے کئی سوالات بھی ہیں۔ یو سی سی بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ کشمیر میں 370 دفعہ ہٹا کر 'جملہ' دیا گیا کہ اب تو پورے ملک میں خوشحالی آنے والی ہے۔ یو سی سی بھی دفعہ 370 کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس تعلق سے تنازعہ کھڑا کر ریاستی حکومت اپنی تمام ناکامیوں کو چھپانا چاہتی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "ریاست میں بے روزگاری سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ اس کے علاوہ بدعنوانی بھی عروج پر ہے اور سرکاری محکموں و انتظامیہ میں بیٹھے لوگوں کے ذریعہ اسے انجام دیا جا رہا ہے۔ انہی مسائل سے دھیان بھٹکانے کے لیے یو سی سی نافذ کیا جا رہا ہے۔"

یو سی سی کے عمل کے حوالے سے رجسٹرار جنرل کی ذمہ داریاں بھی متعین کی گئی ہیں۔ اس کے مطابق، اگر رجسٹرار مقررہ وقت میں کارروائی نہیں کر پاتے ہیں تو معاملہ خود بخود رجسٹرار جنرل کے پاس جائے گا۔ اسی طرح، رجسٹرار یا سب رجسٹرار کے حکم کے خلاف رجسٹرار جنرل کے پاس اپیل کی جا سکے گی، جو 60 دن کے اندر اپیل کا فیصلہ کر کے حکم جاری کریں گے۔ اس کے علاوہ، رجسٹرار کی ذمہ داری ہے کہ وہ سب رجسٹرار کے حکم کے خلاف اپیل پر 60 دن میں فیصلہ کرے اور لیو ان قانون یا شادی کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی اطلاع پولیس کو دینی ہوگی۔ نافذ کردہ ضوابط کے تحت، طلاق یا شادی کی عدم قانونی حیثیت کے لیے درخواست دیتے وقت، شادی کے اندراج، طلاق یا شادی کی عدم قانونی حیثیت کے فیصلے کی تفصیلات عدالت کے کیس نمبر، حتمی حکم کی تاریخ، بچوں کی تفصیلات، اور عدالت کے حتمی حکم کی کاپی جمع کرانی ہوگی۔ جبکہ وصیت کی بنیاد پر وراثت کے لیے تین قسم کی وصیت ممکن ہوگی، جو پورٹل پر فارم بھر کر، ہاتھ سے لکھی یا ٹائپ کی گئی وصیت اپ لوڈ کر کے یا تین منٹ کی ویڈیو میں وصیت بول کر اپ لوڈ کی جا سکے گی۔ سرکاری معلومات کے مطابق، یو سی سی کے نفاذ کی عملی منصوبہ بندی کے تحت، آن لائن درخواست کے لیے پورٹل ucc.uk.gov.in تیار کیا گیا ہے۔

یو سی سی قانون کا نفاذ انصاف دشمنی کا مظہر: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے اتراکھنڈ میں نافذ کردہ یونیفارم سول کوڈ کو آئین میں موجود مذہبی آزادی کے خلاف بتاتے ہوئے کہا کہ یہ ایکٹ مسلمانوں کو ہرگز منظور نہیں ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ متعلقہ فریق بالخصوص مسلم اقلیت کے موقف کو نظر انداز کر کے اس قانون کا نفاذ انصاف دشمنی کا مظہر ہے۔ لاء کمیشن آف انڈیا کے طلب کردہ عوامی مشوروں میں یہ حقیقت واضح ہوگئی تھی کہ ملک کی اکثریت اس طرح کے کوڈ کو منظور نہیں کرتی۔ چنانچہ لاء کمیشن نے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ یکساں سول کوڈ نہ مطلوب ہے اور نہ اس کی کوئی ضرورت ہے۔ اس کے باوجود عوامی مشوروں اور لاء کمیشن کی سفارشات کو نظر کرتے ہوئے سرکار نے ایک آمر حکمراں کی طرح اس قانون کو عوام پر تھوپ کر جمہوریت کا قتل کیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم نے حکومتوں کے سامنے اس مسلمہ حقیقت کو بارہا پوری قوت سے پیش کیا ہے کہ ملک کے معماروں اور آئین سازوں نے پرسنل لاء کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا، اگر حکومت اس وعدے سے دغا کرتی ہے تو ہم اس کے خلاف جمہوریت کے دائرے میں رہ کر ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارا ملک کثرت میں وحدت کی اعلیٰ مثال ہے، اس کو نظر انداز کر کے جو بھی قانون بنایا جائے گا، اس کا براہ راست اثر ملک کی وحدت اور سالمیت پر پڑے گا۔ یہ اپنے آپ میں یکساں سول کوڈ کی مخالفت کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارا عزم ہے کہ مسلمان شریعت اسلامیہ پر پوری طرح ثابت قدم رہیں گے اور اس راہ میں حائل ہونے والے کسی بھی قانون کی پروا نہیں کریں گے۔

ایک دن پورے ملک میں نافذ ہوگا یو سی سی: دھنکھڑ

نئی دہلی۔ آج اتراکھنڈ وہ پہلی ریاست بن گیا جہاں یو سی سی یعنی یونیفارم سول کوڈ باضابطہ طور پر نافذ ہوگیا ہے۔ اس تعلق سے ہندوستان کے نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے آئین بنانے والوں کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے والا قدم بتایا۔ انھوں نے کہا کہ یہ ایک تاریخی لمحہ ہے جو نہ صرف ملک کے آئین میں موجود پالیسی کے ہدایتی اصولوں کو نافذ کرتا ہے، بلکہ ملک میں جنسی مساوات اور سماجی توازن کو بھی فروغ دے گا۔ نائب صدر نے یہ تبصرہ راجیہ سبھا انٹرنشپ پروگرام کے پانچویں بیچ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپنی تقریر کے دوران انھوں نے کہا کہ "آج کا دن ٹھیک اشارہ لے کر آیا ہے۔ اتراکھنڈ نے یونیفارم سول کوڈ کو اپنا کر آئین کے آرٹیکل 44 کو زمین پر اتارا ہے۔ یہ وہ آرٹیکل ہے جو ہندوستانی شہریوں کے لیے پورے ملک میں یکساں قانون یقینی کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔" اتراکھنڈ حکومت کی دوراندیشی کی تعریف کرتے ہوئے انھوں نے امید ظاہر کی کہ جلد ہی پورا ملک اس سمت میں قدم بڑھائے گا۔

بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمہ کو توڑے جانے کے معاملے پر زبردست ہنگامہ

امرتسر۔ پنجاب کے امرتسر میں آئین ساز بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو ہتھوڑا مار کر نقصان پہنچانے کا ایک سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس واقعہ نے اب طول پکڑتے ہوئے سیاسی ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ امرتسر واقع سورن مندر کی طرف جانے والی ہیریٹیج اسٹریٹ پر ٹاؤن ہال میں بی آر امبیڈکر کی مورتی کو توڑا گیا۔ اس سلسلے میں احتجاج کرتے ہوئے لوگ سڑکوں پر اتر چکے ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ واقعہ کو لے کر ایف آئی آر درج کرنے کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آگے کی جانچ جاری ہے۔ اس واقعہ کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکا ہے۔

عآپ نے 15 گارنٹیوں کا انتخابی منشور جاری کیا

دہلی ایک بار پھر جھاڑو کا انتخاب کرے گی: کیجریوال

نئی دہلی۔ عام آدمی پارٹی (آپ) نے آج اپنا انتخابی منشور جاری کیا جس میں ملازمت اور خواتین کے احترام کی اسکیم سمیت 15 گارنٹیاں شامل ہیں۔ منشور جاری کرتے ہوئے پارٹی کے قومی کنوینر اور سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے کہا کہ کیجریوال کی پکی گارنٹی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں 24 گھنٹے مفت بجلی، مفت پانی، مفت تعلیم، بزرگوں کے لیے مفت یاترا، خواتین کے لیے مفت بس سفر، اسپتالوں اور محلہ کلینک میں مفت علاج جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے لیڈروں اور ترجمانوں نے اپنی تقریروں میں واضح کر دیا ہے کہ اگر ان کی حکومت بنتی ہے تو دہلی میں مفت اسکیموں کو روک دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی حکومت بنتی ہے تو دہلی کے نوجوانوں کے لئے روزگار کی گارنٹی ہوگی۔ مہیلا سمان یوجنا کے تحت ہر خاتون کو اس کے بینک اکاؤنٹ میں ہر ماہ 2100 روپے دیے جائیں گے۔ سنجیونی یوجنا کے تحت 60 سال سے زیادہ عمر کے بزرگ شہریوں کے علاج کی گارنٹی دی گئی ہے، جس کے تحت دہلی حکومت علاج کے تمام اخراجات برداشت کرے گی۔ پانی کے غلط بل معاف کیے جائیں گے، 24 گھنٹے صاف پانی، جمنا کی صفائی، دہلی کی سڑکوں کو عالمی معیار کا بنانا، ڈاکٹر امبیڈکر اسکالرشپ اسکیم کے تحت کسی بھی غیر ملکی یونیورسٹی میں دلت بچوں کا داخلہ، طلبہ کو مفت بس اور دہلی میں میٹرو کے کرایہ میں 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔ پجاری اور گرنتھی اسکیم کے تحت اور 18,000 روپے کا اعزازیہ ہر ماہ دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ کرایہ داروں کو بجلی کے بل اور پانی کے بل کا بھی فائدہ ملے گا۔ مسٹر کیجریوال نے کہا کہ کئی جگہوں پر گٹر بند ہیں۔ نئی حکومت کے قیام کے 15 دن کے اندر اس کی اصلاح کی جائے گی۔ اس کے علاوہ راشن کارڈ بھی کھولے جائیں گے جس سے غریبوں کو فائدہ پہنچے گا۔ آپ حکومت آٹو، ٹیکسی اور ای رکشہ ڈرائیوروں کی بیٹیوں کی شادی کے لیے ایک لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرے گی۔ اس کے علاوہ 10 لاکھ روپے کا لائف انشورنس اور 5 لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس دیا جائے گا۔ دہلی میں امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے آر ڈبلیو اے کو پرائیویٹ سیکورٹی گارڈز رکھنے کی گارنٹی دی جائے گی۔ ہم اگلے پانچ برسوں میں 15 گارنٹیاں پوری کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ مفت بجلی، پانی، تعلیم، علاج، خواتین کے لیے بس سفر اور بزرگوں کے لیے تیرتھ یاترا کی سہولت پہلے کی طرح جاری رہے گی۔ آپ حکومت کے تحت، ہر خاندان کو ماہانہ 25 ہزار روپے کا فائدہ مل رہا ہے۔

مہاکمبھ میں حکومت کے انتظام ناکافی: اکھلیش

لکھنؤ۔ مہاکمبھ میں سرکاری انتظام کو ناکافی بتاتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) صدر اکھلیش یادو نے کہا کہ مہاکمبھ میں جو انتظام ہونا چاہئے تھا اس کا 20 فیصدی بھی کام نہیں ہوا۔ یادو نے پریاگ راج میں مہاکمبھ کے موقع پر سنگم میں اپنے بیٹے ارجن یادو کے ساتھ عقیدت کی ڈبکی لگائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ کی جو عقیدت اور روایت ہے اسی کے تحت وہ یہاں اسنان کرنے آئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ میں نظم انتظام ہونا چاہئے تھا اس کا 20 فیصدی بھی کام نہیں ہوا۔ بی جے پی حکومت نے شنکر آچاریہ اور دیگر اہم سادھو سنتوں کے بجائے حکومت کے وزراء کے ہی پوسٹر لگا رکھے ہیں۔ عقیدت کے ساتھ کھلواڑ نہیں ہونا چاہئے۔ ایس پی صدر نے کہا 'ہمیں یاد ہے جس وقت سماج وادی پارٹی کی حکومت تھی ہمیں مہاکمبھ کا انعقاد کرنے کا موقع ملا تھا۔ ہماری حکومت اور متعلقہ محکموں نے کم سے کم وسائل میں مہاکمبھ تیوہار کا بہتر طریقے سے انعقاد کیا تھا۔ اس مہاکمبھ کے وقت جو کام کیا گیا تھا اس کا ہارورڈ یونیورسٹی کی ٹیم نے بھی مطالعہ کیا تھا۔ یادو نے کہا کہ مرکز کو اترپردیش حکومت کو مزید عوامی سہولیات کے لئے رقم دینی چاہئے تاکہ مہاکمبھ تیوہار کا نظم مزید بہتر ہو۔ بزرگوں کو دور سے سامان لے کر نہ آنا پڑے۔ سبھی عقیدت مندوں اور سنتوں، مہاتماؤں کے لئے مزید سہولیات میسر ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ کمبھ علاقے میں واقع قلعہ مرکزی حکومت سے اترپردیش کو ملنا چاہئے۔ یہی اکشے وٹ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاکمبھ 144 سال میں ایک بار آتا ہے۔ وہ بھی سنگم کے کنارے ہی۔ مطلب زندگی میں ایک بار اور وہ بھی ندیوں کے ملنے کے مقام پر۔ اس لئے اس سے یہ عزم لینا چاہئے کہ ہمیں جو زندگی ملی ہے وہ الگ الگ سمتوں سے آتی ہوئی لہروں کے ملنے سے ہی اپنا صحیح معنی اور مطلب پا سکتا ہے۔ ہمیں سنگم کی طرح زندگی بھر میل جول کا مثبت پیغام دینا چاہئے۔ جب بھی کسی شخص کے اندر ہم آہنگی اور رواداری کی تروینی کا سنگم جب جب افراد کے اندر ہوگا تب تب ہم سب مہاکمبھ کا تجربہ کریں گے۔

'آزادی سے قبل کا ہندوستان چاہتی ہے بی جے پی-آر ایس ایس'

راہل گاندھی کا 'جئے باپو، جئے بھیم، جئے آئین' ریلی سے خطاب

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس رہنما راہل گاندھی پیر کو مدھیہ پردیش کے مہو پہنچے۔ یہاں انہوں نے 'جئے باپو، جئے بھیم، جئے آئین' ریلی سے خطاب کیا۔ اس دوران ان کے ساتھ کانگریس پارٹی کے صدر ملکارجن کھڑگے بھی موجود تھے۔ راہل گاندھی نے آئین کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ریلی میں بی جے پی پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمانی انتخاب سے قبل بھی بی جے پی لیڈران نے کہا تھا کہ اگر انتخاب میں 400 سیٹیں آ گئیں تو وہ آئین کو بدل دیں گے۔ لیکن بی جے پی کے سامنے کانگریس اور 'انڈیا اتحاد' کے لیڈران و کارکنان کھڑے ہو گئے۔ نتیجتاً پارلیمنٹ میں نریندر مودی کو آئین کے سامنے جھکنا پڑا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں آئیڈیالوجی کی لڑائی ہے۔ ایک طرف کانگریس ہے جو آئین کو مانتی ہے اور اس کے لیے لڑ رہی ہے، اور دوسری جانب آر ایس ایس-بی جے پی ہے جو آئین کے خلاف ہے۔ یہ لوگ آئین کو کمزور کرتے ہیں اور اسے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی نے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "آئین صرف ایک کتاب نہیں ہے اس میں ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی فکر ہے۔ اس میں امبیڈکر جی، مہاتما گاندھی، بھگوان بدھ اور پھولے جی جیسے عظیم انسانوں کی آوازیں ہیں۔" راہل گاندھی نے آگے کہا کہ "کچھ روز قبل آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے کہا تھا کہ ہندوستان کو 15 اگست 1947 کو آزادی نہیں ملی، وہ جھوٹی آزادی تھی۔ یہ براہ راست آئین پر حملہ ہے۔ یاد رکھیے جس روز آئین ختم ہو گیا اس دن ملک کے غریبوں کے لیے کچھ نہیں بچے گا۔" راہل گاندھی نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ "آئین ختم ہوا تو دلتوں کے لیے، قبائلیوں کے لیے اور پسماندہ طبقات کے لیے کچھ نہیں بچے گا۔ آپ دیکھیے دو تین ارب پتیوں کو سارے کانٹریکٹ دے دیے جاتے ہیں۔ آئین میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے تمام شہری برابر ہیں۔ آئین میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ہندوستانی کو خواب دیکھنے اور مستقبل بنانے کا حق ہونا چاہیے۔" علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ "50 سال میں سب سے زیادہ بے روزگاری آج ہندوستان میں ہے۔ یہ نوٹ بندی جو انہوں نے کی اور جو جی ایس ٹی انہوں نے نافذ کیا ہے، وہ ہندوستان کے غریب لوگوں کو ختم کرنے کا آلہ ہے۔" راہل گاندھی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے ارب پتیوں کے 16 لاکھ کروڑ روپے قرض معاف کیے ہیں۔ مہنگائی اور بے روزگاری کے حوالے سے راہل گاندھی نے کہا کہ بین الاقوامی مارکیٹ میں پٹرول کی قیمت کم ہوتی ہے۔

ٹرمپ کا غزہ تعمیر نو کی آڑ میں فلسطینیوں کو دربدر کرنے کا منصوبہ ناکام

حماس اور عرب ممالک نے تجویز مسترد کردی

غزہ (ایجنسی)۔ٹرمپ نے مصر اور اردن پر فلسطینی پناہ گزینوں کو اپنے یہاں پناہ دینے کا دباؤ بنایا تھا حماس اور عرب ممالک نے انکار کر دیا۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تجویز پیش کی تھی مصر اور اردن جنگ زدہ غزہ کی پٹی سے فلسطینیوں کو اپنے یہاں لے جائیں۔ لیکن دونوں امریکی اتحادیوں کے ساتھ ساتھ خود فلسطینیوں نے ٹرمپ کی اس تجویز کو سختی کے ساتھ مسترد کر دیا۔مصر، اردن اور خود فلسطینیوں کو اس بات کا ڈر ہے کہ اسرائیل کبھی انہیں واپسی کی اجازت نہیں دے گا۔ٹرمپ نے ہفتے کے روز یہ تجویز پیش کرتے ہوئے عرب ممالک کے رہنماؤں پر زور دیا تھا کہ غزہ کی صفائی اور تعمیر نو تک غزہ کی بے گھر آبادی کو اپنے یہاں پناہ دیں۔ امریکی صدر نے مزید کہا تھا، کہ غزہ کی 2.3 ملین سے زیادہ تر آبادی کو دوبارہ آباد کرنا عارضی یا طویل مدتی ہو سکتا ہے۔ٹرمپ نے حماس کے ساتھ اسرائیل کی 15 ماہ کی جنگ کی وجہ سے ہونے والی تباہی کا حوالہ دیا تھا۔ٹرمپ نے کہا تھا، میں اس (غزہ) کے بجائے کچھ عرب ممالک کے ساتھ شامل ہو کر ایک مختلف جگہ پر مکانات تعمیر کروں گا، جہاں وہ (فلسطینی) تبدیلی کے لیے امن سے رہ سکیں۔حماس اور مغربی حمایت یافتہ فلسطینی اتھارٹی نے امریکی صدر کے اس خیال کی سختی سے مذمت کی ہے۔اردن کے وزیر خارجہ ایمن صفادی نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کے ملک کی طرف سے فلسطینیوں کی مجوزہ منتقلی کو مسترد کرنا مضبوط اور غیر متزلزل ہے۔مصر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ فلسطینیوں کی عارضی یا طویل مدتی منتقلی سے خطے میں تنازعات کو پھیلانے اور اس کے لوگوں کے درمیان امن اور بقائے باہمی کے امکانات کو نقصان پہنچتا ہے۔حالانکہ، اسرائیل کی جانب سے اس معاملے میں فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کے انتہائی دائیں بازو کے حکمران شراکت داروں نے طویل عرصے سے اس بات کی وکالت کی ہے۔ اسرائیل کے وزیر خزانہ نے ٹرمپ کی تجویز کو ایک عظیم خیال قرار دیا۔انسانی حقوق کے گروپس پہلے ہی اسرائیل پر نسل کشی کا الزام لگا چکے ہیں۔اقوام متحدہ کے ماہرین نے اسے ایک نسلی یا مذہبی گروہ کی طرف سے مخصوص علاقوں سے دوسرے گروہ کی شہری آبادی کو تشدد اور دہشت گردی سے متاثر کرنے والے طریقوں سے ہٹانے کے لیے وضع کردہ پالیسی کے طور پر بیان کیا ہے۔ہیومن رائٹس واچ کے اسرائیل اور فلسطین کے ڈائریکٹر عمر شاکر نے کہا کہ ٹرمپ کی تجویز، اگر نافذ ہوتی ہے تو، فلسطینی عوام کی نسلی صفائی میں خطرناک حد تک اضافہ ہوگا اور ان کے مصائب میں تیزی سے اضافہ ہو گا۔اسرائیل کی تخلیق کے ساتھ ہی 1948 کی جنگ سے پہلے اور اس کے دوران، تقریباً سات لاکھ فلسطینی موجودہ اسرائیل سے نقل مکانی کر گئے یا اپنے گھروں سے نکال دیے گئے۔ یہ ایک ایسا واقعہ تھا جسے فلسطینی نکبہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔اسرائیل نے انہیں کبھی قبول نہیں کیا اور آج تک انھیں واپس جانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ اس کا ماننا ہے کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس کی سرحدوں میں فلسطینیوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ پناہ گزینوں اور ان کی اولادوں کی تعداد اب تقریباً چھ ملین ہے۔ان پناہ گزین فلسطینیوں کی ایک بڑی تعداد غزہ میں، اسرائیل کے زیر قبضہ مغربی کنارے میں اور اردن، لبنان اور شام میں ہے۔ 1967 کی مشرق وسطیٰ کی جنگ میں جب اسرائیل نے مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی پر قبضہ کیا تو مزید 300,000 فلسطینی بھاگ کر اردن چلے گئے۔سالوں پرانا پناہ گزینوں کا بحران اسرائیل اور فلسطین کے تنازعہ کا مرکز رہا ہے اور یہ امن مذاکرات کے سب سے نازک مسائل میں سے ایک تھا جو آخری بار 2009 میں ٹوٹ گیا تھا۔ فلسطینی واپسی کے حق کا دعویٰ کرتے ہیں، جبکہ اسرائیل کا کہنا ہے کہ انہیں پڑوسی عرب ممالک کو پناہ دینی چاہیئے۔بہت سے فلسطینی غزہ کی تازہ ترین جنگ کو ایک نئے نکبہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کیونکہ جنگ کے دوران غزہ کے پورے محلوں پر گولہ باری کی گئی ہے اور 90 فیصد آبادی کو اپنے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔انہیں خدشہ ہے کہ اگر بڑی تعداد میں فلسطینی غزہ سے نکل گئے تو شاید وہ بھی کبھی واپس نہ آسکیں۔اپنی سرزمین پر ثابت قدم رہنا فلسطینی ثقافت کا مرکز ہے، اور اتوار کو غزہ میں اس کی واضح مثال دیکھنے کو ملی جب ہزاروں افراد نے علاقے کے سب سے زیادہ تباہ شدہ حصے شمالی غزہ میں واپس جانے کی کوشش کی۔

بے گھر فلسطینیوں کے شمالی غزہ میں واپسی کا راستہ اب صاف ہو گیا ہے: قطر

دیر البلاح (ایجنسی)۔غزہ کی پٹی: غزہ جنگ بندی معاہدے میں ثالثی کا کردار ادا کر رہے قطر کو ایک بہت بڑی کامیابی ملی ہے۔قطر نے آج (27 جنوری) اعلان کیا کہ، بے گھر فلسطینیوں کے شمالی غزہ میں واپسی کا راستہ اب صاف ہو گیا ہے۔قطر نے پیر کی صبح اعلان کیا کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان نازک جنگ بندی کے پہلے بڑے بحران کو کم کرتے ہوئے، ایک اسرائیلی شہری یرغمالی کو رہا کرنے کے بدلے فلسطینیوں کو شمالی غزہ واپس جانے کی اجازت دینے کے لیے ایک معاہدہ طے پا گیا ہے۔غزہ کی پٹی کے شمالی حصے میں اپنے گھروں کو واپسی کے انتظار میں بے گھر فلسطینی الرشید اسٹریٹ پر ایک روڈ بلاک کے قریب اپنے سامان کے ساتھ جمع ہیں۔ جنگ بندی مذاکرات میں ثالثی کرنے والے قطر کے بیان میں کہا گیا ہے کہ حماس، شہری یرغمال اربیل یہود کو جمعے سے پہلے دو دیگر یرغمالیوں کے ساتھ اسرائیل کے حوالے کردے گی۔اور پیر کو اسرائیلی حکام فلسطینیوں کو شمالی غزہ واپس جانے کی اجازت دیں گے۔اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاہو کے دفتر سے ایک بیان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ، یرغمالیوں کی رہائی، جس میں سپاہی اگام برجر بھی شامل ہوں گے جمعرات کو ہوگی۔ بیان میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ فلسطینی پیر کو شمال کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔اسرائیلی فوج نے کہا کہ لوگ صبح سات بجے سے پیدل گزرنا شروع کر سکتے ہیں۔ جنگ بندی معاہدے کے تحت، اسرائیل نے ہفتے کے روز فلسطینیوں کو شمالی غزہ واپس جانے کی اجازت دینا شروع کرنا تھا۔لیکن اسرائیل نے یرغمال اربیل یہود کی وجہ سے اسے روک دیا۔ اسرائیل کا کہنا تھا کہ یہود کو ہفتے کے روز رہا ہونا چاہیے تھا۔حماس نے اسرائیل پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا۔یہود اور دو دیگر کی رہائی اگلے ہفتے کے لیے پہلے سے طے شدہ ایک کے علاوہ ہے، جب تین یرغمالیوں کو رہا کیا جانا چاہیے۔غزہ کی پٹی کے شمالی حصے میں اپنے گھروں کو واپسی کے انتظار میں بے گھر فلسطینی الرشید اسٹریٹ پر ایک روڈ بلاک کے قریب اپنے سامان کے ساتھ جمع ہیں۔ مزید برآں، حماس نے ایک بیان میں کہا کہ تنظیم نے جنگ بندی کے چھ ہفتے کے پہلے مرحلے میں رہا کیے جانے والے تمام یرغمالیوں کے بارے میں مطلوبہ معلومات کی فہرست حوالے کر دی ہے۔

لبنان کے مومن اور مخلص عوام کے سامنے تمام سیاسی اور مادی اندازے مغلوب ہو گئے: رہبر انقلاب اسلامی

تہران (ایجنسی)۔جنوبی لبنان میں غاصب صیہونی حکومت کی تمام تر جارحیتوں اور دھمکیوں کے باوجود وہاں مکینوں کی اپنے گھروں کی جانب شجاعانہ واپسی کی خبر عام ہونے کے بعد رہبر انقلاب اسلامی نے اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ان کی بہادری کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔صیہونی ٹینکوں اور فوجیوں کے مقابلے میں لبنانی باشندوں بالخصوص ایک خاتون کی عدیم المثال شجاعت و بہادری کی ویڈیو عام ہونے کے بعد رہبر انقلاب اسلامی کے آفیشل ایکس ہینڈل پر ایک پوسٹ ڈالی گئی جس میں آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کا ایک جملہ تحریر کیا گیا ہے۔ ایکس پوسٹ میں آیا ہے کہ آج تمام سیاسی اور مادی اندازے جنوبی لبنان کے مومن اور مخلص عوام کے سامنے مغلوب ہو گئے کہ جنہوں نے صیہونی فوج کو ہیچ سمجھتے ہوئے اللہ کے وعدوں پر بھروسہ کیا اور جذبہ ایثار سے لبریز ہو کر میدان میں پہنچ گئے۔باوجودیکہ اتوار اور پیر کی درمیانی شب جنوبی لبنان سے انخلا کے لئے صیہونی حکومت کو دی گئی مہلت ختم ہو چکی ہے مگر غاصب صیہونی بدستور بعض علاقوں میں موجود اور پسپائی سے گریزاں ہیں۔مگر جنوبی لبنان کے باشندے انہیں خاطر میں لائے بغیر اپنے مکانات کی جانب لوٹ آئے ہیں۔

فلسطینی اسلامی جہاد اور اسرائیل کے درمیان یرغمالی خاتون اربیل کی رہائی کا معاہدہ طے پا گیا

رام اللہ، 27 جنوری (یو این آئی) مقبوضہ فلسطین کی مزاحمتی تنظیم اسلامی جہاد اور اسرائیل کے درمیان یرغمالی خاتون اربیل یہود کی رہائی کا معاہدہ طے پا گیا۔غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی خاتون یرغمالی کو 30 فلسطینی قیدیوں کے بدلے اگلے ہفتے سے پہلے رہا کیے جانے کا امکان ہے۔اسرائیل نے اربیل یہود کی رہائی تک ہزاروں فلسطینیوں کو شمالی غزہ جانے سے روکا ہوا تھا۔ فلسطینی اسلامی جہاد کا کہنا ہے کہ یرغمالی اربیل یہود کو اگلے ہفتے سے پہلے کسی وقت رہا کیا جائے گا، اربیل یہود کی رہائی 30 فلسطینی قیدیوں کے بدلے میں ہوگی، فلسطینیوں کو شمالی غزہ جانے کی عملی اجازت کی یقین دہانی کے منتظر ہیں۔واضح رہے کہ اسرائیل نے الزام عائد کیا تھا کہ حماس نے جنگ بندی اور یرغمالیوں کے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے کیونکہ اس نے ہفتے کو اربیل یہود کو رہا نہیں کیا اور اس کے بجائے 4 خاتون فوجیوں کو رہا کیا۔عرب میڈیا کے مطابق 29 سالہ اربیل یہود کو اس کے بوائے فرینڈ کے ساتھ 7 اکتوبر کو اس کے گھر سے یرغمال بنایا گیا تھا۔اربیل یہود کو حماس نہیں بلکہ اسلامی جہاد گروپ کے پاس رکھا گیا۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ اربیل یہود فلسطینی اسلامی جہاد کے قبضے میں ہے اور حماس کی جانب سے اس کی رہائی میں ناکامی کے لیے متعدد تکنیکی وجوہات پیش کی گئی تھیں۔یاد رہے کہ فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے ہفتے کو غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت مغویوں کی رہائی کے دوسرے مرحلے میں 4 خواتین اسرائیلی فوجیوں کو رہا کیا تھا۔جس کے بعد اسرائیل نے بھی ہفتے کو غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت مزید 200 فلسطینی قیدی رہا کر دیے۔

امریکہ نے تمام تر غیر ملکی امداد روک دی

واشنگٹن، 27 جنوری (یو این آئی) متحدہ امریکہ کی طرف سے دی جانے والی تمام غیر ملکی امداد روک دی گئی ہے۔امریکی محکمہ خارجہ کے ایک تحریری بیان کے مطابق وزارت خارجہ اور ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی (یو ایس ایڈ) کے ذریعے فراہم کی جانے والی تمام موجودہ غیر ملکی امداد کو معطل کر دیا گیا ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ بیرونی ممالک کو ادائیگیوں میں کٹوتی ان امدادی پروگراموں کی کارکردگی اور امریکی خارجہ پالیسی کے ساتھ ان کی تعمیل کا جائزہ لینے کے لیے کی گئی ہے۔بیان میں کہا گیا ہے کہ امداد کا جائزہ لینا اور ان کو منظم کرنا ایک "اخلاقی ذمہ داری" ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان اخراجات سے امریکی عوام کو فائدہ پہنچنا چاہیے۔امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد 21 جنوری کو غیر ملکی امداد کے حکم نامے پر دستخط کر دیے تھے۔

عراق پی کے کے کو دہشت گرد تنظیم قبول کرے: فیدان

انقرہ، 27 جنوری (یو این آئی) وزیر خارجہ خاقان فیدان نے کہا کہ عراق سے ہماری حتمی توقع یہ ہے کہ وہ پی کے کے کو جسے اس نے کالعدم تنظیم قرار دیا ہے اُسے ایک دہشت گرد تنظیم کے طور پر تسلیم کرے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے عراق کے دارالحکومت بغداد کے دورے کے دوران عراقی وزیر خارجہ فواد حسین سے ملاقات کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔مسٹر فیدان نے کہا کہ عراق جتنا زیادہ طاقتور اور امیر ہوگا، ترکیہ کی خوشحالی اتنی ہی بڑھے گی۔ جب عراق زیادہ محفوظ اور مستحکم ہوگا تو ہمارے خطے میں امن و سکون بڑھے گا۔اس تناظر میں ہم عراق کو زیادہ خوشحال اور محفوظ ملک بنانے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔ہم عراق کے ان اقدامات میں شامل ہیں جن کا مقصد ہمارے خطے میں اپنا امن بحال کرنا ہے۔انہوں نے اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ عراق میں مستقل استحکام اور خوشحالی کے قیام کے لئے سلامتی کو مکمل طور پر یقینی بنانا ضروری ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے حال ہی میں سلامتی اور انسداد دہشت گردی کے میدان میں عراق کے ساتھ جو مفاہمتی اتحاد حاصل کیا ہے وہ اس تناظر میں بہت قیمتی ہے خاص طور پر، دہشت گردی کے ساتھ ہمارا تعاون اور داعش اور پی کے کے خلاف ہماری لڑائی انتہائی اہم ہے، پی کے کے ترکیہ، عراق اور شام کو نشانہ بناتی ہے۔ہمیں اپنے خطے کے مستقبل، سکون اور خوشحالی کے لیے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جنگ لڑنی ہوگی۔ ہمیں اپنے تمام وسائل کو یکجا کرنا ہوگا اور داعش اور پی کے کے دونوں کو تباہ کرنا ہوگا، عراق سے ہماری حتمی توقع یہ ہے کہ وہ پی کے کے جسے اس نے کالعدم تنظیم قرار دیا ہے اُسے ایک دہشت گرد تنظیم کے طور پر تسلیم کرے۔فواد حسین نے کہا کہ ان کے ترکیہ کے ساتھ مضبوط دوطرفہ تعلقات ہیں انہوں نے کہا کہ وہ وزیر فدان کے دورہ بغداد سے خوش ہیں۔دوسری جانب وزیر خارجہ فیدان نے بغداد میں عراقی وزیر دفاع سبط عباسی سے بھی ملاقات کی۔

چینی اے آئی ایپ نے چیٹ جی پی ٹی سمیت دیگر کے لیے خطرے کی گھنٹی بجادی

بیجنگ، 27 جنوری (یو این آئی) چینی اسٹارٹ اپ ڈیپ سیک کی مصنوعی ذہانت (اے آئی) اسسٹنٹ اپنے سب سے بڑے حریف چیٹ جی پی ٹی کو پیچھے چھوڑتے ہوئے امریکہ میں ایپل کے ایپ اسٹور پر دستیاب ٹاپ ریٹڈ مفت ایپلی کیشن بن گئی ہے، جس سے امریکی ٹیک مارکیٹ میں تشویش پائی جاتی ہے۔ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق 10 جنوری کو ریلیز کیے جانے والے ڈیپ سیک کے وی 3 ماڈل کے حوالے سے اس کے تخلیق کاروں کا دعویٰ ہے کہ وہ 'اوپن سورس ماڈلز' میں سرفہرست ہے اور عالمی سطح پر جدید ترین 'کلوزڈ سورس ماڈلز' کا مقابلہ کر رہا ہے۔ایپ ڈیٹا ریسرچ فرم سینسر ٹاور کا کہنا ہے کہ ڈیپ سیک-وی 3 ماڈل سے چلنے والی مصنوعی ذہانت کی ایپلی کیشن ریلیز کے بعد سے امریکی صارفین میں مسلسل مقبول ہو رہی ہے۔ڈیپ سیک کی مقبولیت میں غیر معمولی اضافے نے سلیکون ویلی پر گہرا اثر چھوڑا ہے، جس سے مصنوعی ذہانت کے میدان میں امریکی بالادستی کا بیانیہ کمزور پڑ رہا ہے اور واشنگٹن کے چین کی جدید چپ اور مصنوعی صلاحیتوں کے برآمدی کنٹرول کا سبب بھی واضح ہو رہا ہے۔چیٹ جی پی ٹی سے ڈیپ سیک تک اے آئی ماڈلز کو موثر انداز میں کام کرنے کے لیے جدید چپس کی ضرورت پیش آتی ہے۔بائیڈن انتظامیہ نے 2021 کے بعد سے ان چپس کو چین کو برآمد کرنے سے روکنے اور چینی کمپنیوں کے مصنوعی ذہانت کے ماڈلز کو تربیت دینے کے لیے استعمال ہونے والی پابندیوں کا دائرہ وسیع کر دیا تھا۔تاہم، ڈیپ سیک کے محققین نے گزشتہ ماہ ایک مقالے میں تحریر کیا تھا کہ ڈیپ سیک-وی 3 نے تربیت کے لیے این ویڈیا کے ایچ 800 چپس کا استعمال کیا ہے، جس پر 60 لاکھ ڈالر سے بھی کم لاگت آئی۔تاہم، اس دعوے کو متنازع اس لیے کہا جا رہا ہے کہ واشنگٹن جدید ترین این ویڈیا مصنوعات سے چین کو دور رکھنے کے لیے پہلے ہی پابندیاں عائد کر چکا ہے۔چین کے شہر ہانگچو میں قائم ڈیپ سیک کمپنی کے حوالے سے محدود معلومات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ 2023 میں چینی زبان کے سرچ انجن بیڈو کی جانب سے پہلے لارج اے آئی لینگویج ماڈل کی ریلیز کے وقت قائم ہوئی تھی۔اس کے بعد سے تاحال چین کی چھوٹی اور بڑی درجنوں کمپنیوں کی جانب سے اے آئی ماڈلز جاری کیے جا چکے ہیں، تاہم ڈیپ سیک وہ پہلی کمپنی ہے جسے امریکی ٹیکنالوجی صنعت کی طرف سے پذیرائی بھی ملی اور وہ امریکی ماڈلز کو سخت مقابلہ بھی دے رہی ہے۔

جنوبی کوریا کے سابق صدر پر فرد جرم عائد

سیئول، 27 جنوری (یو این آئی) جنوبی کوریا کے سابق صدر یون سک یول پر 3 دسمبر کو ملک میں مختصر مارشل لاء لگانے پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق جنوبی کوریا کے پراسیکیوٹرز کی جانب سے سابق صدر یون سک یول پر فرد جرم عائد کی، اینٹی کرپشن نے گزشتہ ہفتے فرد جُرم عائد کرنے کی سفارت کی تھی۔واضح رہے کہ 3 دسمبر کو جنوبی کوریا کے سابق صدر یون سک یول نے ملک میں مختصر مارشل لاء لگانے کا اعلان کیا تھا، تاہم اپوزیشن جماعتوں اور عوام کے شدید ردعمل کے باعث کچھ گھنٹوں بعد ہی مارشل لاء کا فیصلہ واپس لے لیا گیا تھا۔رپورٹس کے مطابق تحقیقاتی اداروں نے سابق صدر یون سک یول کے خلاف بغاوت اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی تحقیقات شروع کر رکھی تھیں اور سابق صدر یون سک یول کو چند روز قبل حراست میں بھی لے لیا تھا۔تفتیش کار ایک ہزار کے قریب اہلکاروں کے ساتھ صدارتی محل پہنچے تھے، اس دوران تفتیش کاروں اور صدارتی محافظوں کے درمیان جھگڑا بھی ہوا تھا۔جنوبی کوریا کے معطل صدر کے ہزاروں حامیوں کی جانب سے ڈھال بننے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا تھا جبکہ یون سک یول کو حراست میں لے لیا گیا تھا۔

ہزاروں افراد نے ٹرین سانحہ پر انصاف کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا

ایتھنز، 27 جنوری (یو این آئی) یونانی پارلیمنٹ کے باہر اتوار کو تقریباً 30,000 لوگ جمع ہوئے اور وسطی یونان کے شہر ٹیمپے میں 2023 کے ٹرین تصادم کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا۔ٹرین حادثے میں 57 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔اس مظاہرے کا اہتمام، متاثرین کے خاندانوں کی ایک انجمن نے کیا تھا، جسے حزب اختلاف کی جماعتوں اور مزدور یونینوں کی حمایت حاصل تھی۔اہل خانہ نے حکومت پر تحقیقات میں غلط طریقے سے کام کرنے اور اہم تفصیلات کو چھپانے" کا الزام لگایا۔ایسے دعوے کیے گئے تھے کہ متاثرین کی موت تصادم سے لگنے والے زخموں کی بجائے دھماکے کی وجہ سے دم گھٹنے سے ہوئی۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ دھماکہ آتش گیر مادے کی وجہ سے ہوا ہو جو مبینہ طور پر حادثے میں ملوث مال ٹرین میں غیر قانونی طور پر لے جایا گیا تھا۔مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا" یہ کوئی حادثہ نہیں تھا، بلکہ ایک جرم تھا "۔اور پارلیمنٹ کے قریب فٹ پاتھ پر متاثرین کے ناموں کو سرخ رنگ میں پینٹ کیا تھا۔واقعہ کے دوران مبینہ طور پر ایک متاثرہ شخص کا نعرہ تھا میرے پاس آکسیجن نہیں ہے۔" تقریباً 100 یونانی شہروں اور ایک درجن دیگر یورپی مقامات پر اسی طرح کے مظاہروں کی اطلاع دی گئی ہے، جو ایتھنز میں منعقدہ ریلیوں کی بازگشت ہے۔احتجاج نے اس وقت پرتشدد شکل اختیار کر لی جب سرپھرے نوجوانوں کے ایک گروپ نے پولیس پر پتھراؤ اور پٹرول بم پھینکے۔جس کے جواب میں اہلکاروں کو آنسو گیس کے گولے چھوڑنے پڑے۔ یونانی پولیس نے اطلاع دی ہے کہ کم از کم چار پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں اور 12 مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔اس دوران جھڑپ کے دوران ایک فوٹو گرافر زخمی ہو گیا۔ یونان کی فارن پریس ایسوسی ایشن (ایف پی اے) نے زخمی صحافی کے ساتھ اظہار یکجہتی اور پولیس تشدد کی مذمت کرتے ہوئے ایک بیان جاری کیا۔اس نے ان واقعات کی فوری اور مکمل تحقیقات" کا مطالبہ کیا تاکہ مجرموں کی شناخت اور ان کا احتساب کیا جا سکے۔ٹرین حادثے کی وجہ سے جائے حادثہ کے قریب کنٹرول سنٹر میں ڈیوٹی پر موجود ریلوے ملازمین اور اہلکاروں کے خلاف فوجداری الزامات درج کر لیے گئے ہیں۔زندہ بچ جانے والے اور متاثرین کے اہل خانہ بھی سیاستدانوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں، سیکیورٹی نظام میں خامیوں کے لیے وزراء کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں اور ان پر چھپانے" کا الزام لگا رہے ہیں۔

حادثے کا شکار ہونے والے جیجو ایئر کے طیارے کے انجن میں پرندوں کے پنکھ ملے

سیئول، 27 جنوری (یو این آئی(تفتیش کاروں کو جنوبی کوریا میں دسمبر میں گر کر تباہ ہونے والے مسافر طیارے سے پرندوں کے ٹکرانے کے شواہد ملے ہیں جس میں 179 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ابتدائی تحقیقاتی رپورٹس کے مطابق جیجو ایئر لائنز کے طیارے کے دونوں انجنوں پر پائے جانے والے پروں اور خون کے دھبے بیکل ٹیل (ہجرت کرنے والی بطخ کی ایک قسم(سے تعلق رکھتے ہیں، جو بڑے ریوڑ میں اڑتے ہیں۔ یہ طیارہ حادثہ اب پرندوں کے ٹکرانے کے اثرات اور رن وے کے آخر میں واقع کنکریٹ کے ڈھانچے پر توجہ مرکوز کرے گا۔بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق بوئنگ 737-800 کے انجن کو توڑ کر اس کی جانچ کی جائے گی اور کنکریٹ کے ڈھانچے کی بھی جانچ کی جائے گی۔جیجو ایئر کا طیارہ 29 دسمبر کی صبح بنکاک سے اڑان بھرا اور جنوب مغربی کوریا میں موان انٹرنیشنل ایئرپورٹ جا رہا تھا۔ جب پائلٹوں نے مقامی وقت کے مطابق تقریباً 08:57 پر ہوائی اڈے سے رابطہ کیا تو کنٹرول ٹاور نے عملے کو 'برڈ ایکٹیویٹی' کے لیے چوکنا رہنے کا مشورہ دیا لیکن تین منٹ بعد پائلٹ نے اطلاع دی کہ طیارہ ایک پرندے سے ٹکرایا ہے اور مے ڈے سگنل جاری کر دیا ہے۔اس کے بعد پائلٹ نے مخالف سمت میں اترنے کی اجازت طلب کی، جس دوران طیارہ بغیر لینڈنگ گیئر کے اپنے پیٹ پر اتر گیا۔اس کے بعد طیارہ رن وے عبور کرتے ہوئے کنکریٹ کے ڈھانچے سے ٹکرا گیا اور پھٹ گیا۔حکام نے پہلے کہا تھا کہ طیارے کے فلائٹ ڈیٹا اور کاک پٹ وائس ریکارڈرز نے حادثے سے تقریباً چار منٹ پہلے ریکارڈنگ بند کر دی تھی۔حادثے میں ملوث ایک ہی قسم کے طیارے کو اڑانے والے ماہرین نے رن وے کے ساتھ کنکریٹ کی رکاوٹوں کی موجودگی پر بھی سوال اٹھایا ہے۔کچھ لوگوں نے یہ بھی تجویز کیا کہ اگر یہ ٹھوس رکاوٹیں قائم نہ ہوتیں تو ہلاکتوں کی تعداد کم ہو سکتی تھی۔جنوبی کوریا کی وزارت ٹرانسپورٹ نے کہا تھا کہ یہ نظام ملک کے دیگر ہوائی اڈوں اور یہاں تک کہ غیر ملکی ہوائی اڈوں پر بھی پایا جا سکتا ہے۔گزشتہ ہفتے، حکام نے اعلان کیا کہ وہ ملک بھر کے سات ہوائی اڈوں پر نیویگیشن کے لیے استعمال ہونے والے ٹھوس رکاوٹوں کو تبدیل کریں گے۔مزید برآں، ان سات ہوائی اڈوں پر رن وے کے حفاظتی علاقوں کو بھی جائزہ لینے کے بعد بہتر بنایا جائے گا۔ایک ابتدائی رپورٹ اقوام متحدہ کے ہوابازی کے ادارے اور امریکہ، فرانس اور تھائی لینڈ کے حکام کو پیش کر دی گئی ہے۔

اسرائیل کی غیر متزلزل حمایت جاری رکھیں گے: امریکہ

واشنگٹن، 27 جنوری (یو این آئی) امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگ سیتھ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے ساتھ رابطے کے دوران اسرائیل کے لیے اپنے ملک کی غیر متزلزل حمایت پر زور دیا۔امریکی امور دفاع پینٹاگون کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہیگ سیتھ اور نیتن یاہو کے درمیان فون پر بات چیت ہوئی۔بات چیت کے دوران ہیگ سیتھ نے کہا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی سربراہی میں امریکہ اسرائیل کو اپنے دفاع کے لیے درکار وسائل فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔بات چیت کے دوران جاری خطرات کے پیش نظر مشترکہ سلامتی کے اہداف کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا گیا جبکہ دونوں ممالک کے درمیان غیر متزلزل تعلقات پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ہیگسیتھ اور نیتن یاہو نے قریبی رابطے میں رہنے پر اتفاق کیا۔اسرائیلی وزیر اعظم کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ نیتن یاہو نے ہیگ سیتھ کو ان کے نئے عہدے پر مبارکباد دی ہے۔

نائیجیریا: فوجی بیس پر خودکش حملہ، 27 فوجی ہلاک

ابوجا، 27 جنوری (یو این آئی(نائیجیریا کے صوبہ 'بورنو' کی فوجی بیس پر دہشت گرد تنظیم 'بوکوحرام' کے خودکش حملے میں 27 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔نائیجیریا فوج سے، نام کو پوشیدہ رکھتے ہوئے، ایک شخصیت نے مقامی ذرائع ابلاغ کے لئے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ 'بوکوحرام' کے دہشت گردوں نے صوبہ بورنو کی فوجی بیس پر خودکش حملہ کیا ہے۔ حملے میں 27 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔اس دوران فوج کی طرف سے 16 تا 25 جنوری میں صوبہ بورنو سے منسلک علاقے ٹمبکٹو میں بوکوحرام کے خلاف کئے گئے آپریشنوں میں 70 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔نائیجیریا وزارت دفاع میڈیا آپریشن ڈائریکٹر 'ایڈورڈ بوبا' نے جاری کردہ تحریری بیان میں کہا ہے کہ تنظیم کے خلاف آپریشنوں میں 3 سرغناؤں سمیت 70 دہشت گردوں کو غیر فعال کر دیا گیا ہے۔آپریشنوں میں 22 فوجی ہلاک اور متعدد میں زخمی ہو گئے ہیں۔واضح رہے کہ 2000 کی دہائی کے آغاز سے ہی بوکوحرام نائیجیریا میں تخریبی کارروائیاں کر رہی ہے اور 2009 سے تاحال کئے گئے وسیع پیمانے کے دہشت گردانہ حملوں میں ہزاروں انسانوں کو ہلاک کر چکی ہے۔دہشتگرد تنظیم 2015 سے سرحدی ہمسایہ ممالک کیمرون، چاڈ اور نائجر میں بھی تخریبی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔

افغانستان میں دھماکے سے ایک بچہ ہلاک، پانچ زخمی

گردیز، 27 جنوری (یو این آئی) افغانستان کے مشرقی پکتیا صوبے کے زازئی آریوب ضلع میں اتوار کو دھماکہ خیز ڈیوائس سے کھیلتے ہوئے اچانک دھماکے میں ایک بچہ ہلاک اور پانچ دیگر زخمی ہو گئے۔صوبائی پولیس کے ترجمان منیب زدران نے پیر کے روز بتایا کہ ایک غیر پھٹنے والا دھماکہ خیز آلہ جو پچھلی جنگوں کے دوران استعمال نہیں کیا گیا تھا زمین میں پڑا تھا۔اتوار کے روز بچوں نے دھماکہ خیز ڈیوائس کو کھلونا سمجھ کر اس سے کھیلنا شروع کر دیا کہ اچانک یہ پھٹ گیا جس سے بچہ موقع پر ہی جاں بحق اور پانچ افراد زخمی ہو گئے۔زخمیوں میں سے تین کی حالت تشویشناک ہے۔ جنگ زدہ افغانستان دنیا کے سب سے زیادہ بارودی سرنگوں سے آلودہ ممالک میں سے ایک ہے، جہاں پچھلی دہائیوں میں جنگوں سے بچ جانے والے دھماکہ خیز آلات کے پھٹنے سے ہر ماہ سینکڑوں لوگ مارے جاتے ہیں۔ان میں زیادہ تر بچے ہیں۔جو یا تو مارے گئے یا معذور۔اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور کی جانب سے گزشتہ سال اکتوبر میں جاری کردہ ایک رپورٹ کے مطابق افغانستان میں 2024 کے پہلے چھ مہینوں میں بارودی سرنگوں اور دھماکہ خیز آلات کے دھماکوں سے 292 افراد جان کی بازی ہار گئے۔

مدارس اسلامیہ اور مختلف تنظیموں کے زیراہتمام 76ویں یوم جمہوریہ تزک واحتشام سے منایا گیا

دارالعلوم فرنگی محل میں یوم جمہوریہ

وطن عزیز دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ یہ ملک متعدد مذہبوں، تہذیبوں، نسلوں، رنگوں اور رسم ورواج کا حامل ملک ہے۔ یہاں کثرت میں وحدت ہے۔ یہ رنگارنگی اور بوقلمونی ہمارے ملک کو اقوام عالم میں نمایاں کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار ناظم دارالعلوم فرنگی محل مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ آج یوم جمہوریہ کے موقع پر دارالعلوم فرنگی محل میں دارالعلوم کے طلبہ اور شاہین اکیڈمی کے طلبہ وطالبات کے درمیان پرچم کشائی کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مکمل آزادی، عدل وانصاف، مساوات اور اخوت جمہوریت کے بنیادی ارکان ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا اور ان پر عمل کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ مولانا فرنگی محلی نے کہا کہ ہمارے وطن عزیز کا آئین دنیا کا سب سے ضخیم تحریری دستور ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین ساز کمیٹی نے ۲۶ رنومبر ۱۹۴۹ء کو اس آئین کو اختیار کیا اور ۲۶ رجنوری ۱۹۵۰ء کو ملک کے تمام شہریوں نے اس کو اپنے اوپر نافذ کیا۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے اسلاف نے اس ملک کا طریقہ حکمرانی جمہوری منتخب کیا تھا۔ اس کی اہمیت وافادیت آج بھی برقرار ہے۔ اس موقع پر دارالعلوم میں منعقد سہ روزہ تقریبات میں کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو دارالعلوم کے مہتمم مولانا نعیم الرحمن صدیقی کے ہاتھوں انعامات دیے گئے۔

حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ میں یوم جمہوریہ

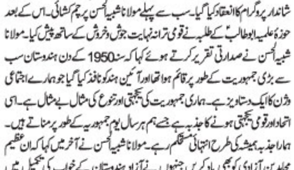

لکھنؤ 26 رجنوری 2025 حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ میں یوم جمہوریہ کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے مولانا شبیہ الحسن پرچم کشائی۔ اس کے بعد حوزۂ علمیہ ابوطالبؑ کے طلبہ نے قومی ترانہ نہایت جوش وخروش کے ساتھ پیش کیا۔ مولانا شبیہ الحسن نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سن 1950 کے دن ہندوستان سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر قائم ہوا تھا اور آئین ہند کو نافذ کیا گیا جو ہمارے اجتماعی وژن کا ایک دستاویز ہے۔ ہماری جمہوریت کی یکجہتی اور تنوع کی مثال بے مثال ہے۔ اسی اتحاد اور قومی یکجہتی ہونے کا جذبہ ہے جسے ہم ہر سال یوم جمہوریہ کے طور پر مناتے ہیں۔ ہمارا جذبہ ہمیشہ کی طرح انتہائی مستحکم رہے۔ مولانا شبیہ الحسن نے آخر میں کہا کہ ان عظیم مجاہدین آزادی کو بھی یاد کریں جنہوں نے آزاد ہندوستان کے خواب کی تکمیل میں بے مثال ہمت وشجاعت کا مظاہرہ کیا تھا اور اس جدوجہد کے لئے لوگوں کو ترغیب دی تھی۔ آج کے دور میں تمام لوگوں کو وطن کے تئیں بیدار رہنا چاہئے اپنے وطن سے محبت کرنا اور اس پر جان قربان کرنے کا جذبہ ہی ایک سچے ہندوستانی کی علامت ہے۔

مدرسہ جامعہ شیخ البنات میں یوم جمہوریہ

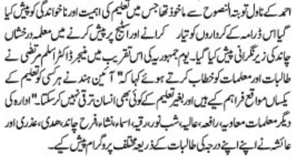

لکھنؤ (پریس ریلیز) 76 یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسہ کی روح رواں محترمہ چاند فاطمہ کے ہاتھوں پرچم کشائی کے بعد طالبات کے ذریعہ قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد یوم جمہوریہ کے متعلق دیگر ثقافتی پروگرام پیش کیے گئے جس میں "مولک ادھیکار" کو کلثوم، علمہ، زیبا، رمشاء، سکینہ، مریم، انشاء اور تسنیم کی کردار نگاری اور مکالمہ نگاری کو سراہا گیا اس ڈرامے کو شایستہ میم اسٹیج کرایا۔ دوسرا ڈرامہ جو اسٹیج پر پیش کیا گیا وہ ڈپٹی نذیر احمد کے ناول توبۃ النصوح سے ماخوذ تھا جس میں تعلیم کی اہمیت اور ناخواندگی کو پیش کیا گیا اس ڈرامہ کے کرداروں کو تیار کرانے اور اسٹیج پر پیش کرنے میں معلمہ درخشاں چاند کی زیر نگرانی پیش کیا گیا۔ یوم جمہوریہ کی اس تقریب میں منیجر ڈاکٹر اسلم مرتضی نے طالبات اور معلمات کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "آئین ہند نے ہر کسی کو تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کیے ہیں اور بغیر تعلیم کے کوئی بھی انسان ترقی نہیں کر سکتا۔" ادارہ کی دیگر معلمات معاویہ، رافعہ، عالیہ، شب نور، رقیہ، اسماء، انشاء، فرح چاند، ہدی، عذری اور عائشہ نے اپنے اپنے درجہ کی طالبات کے ذریعہ مختلف پروگرام پیش کیے۔

مدرسہ تجویدالقرآن سلیم پتورہ میں یوم جمہوریہ

مدرسہ تجویدالقرآن سلیم پتورہ میں ہر سال کی طرح امسال بھی یوم جمہوریہ کا جشن جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ جشن کی صدارت قاری عبدالرزاق صاحب رحمانی اور سرپرستی حافظ اعجاز صاحب نے فرمائی۔ جشن کا آغاز مدرسے کے مہتمم مولانا سرور صاحب ندوی کی تلاوت سے ہوا۔ پرچم کشائی مولانا جنید صاحب رحمانی کے ہاتھوں سے کی گیء۔ اس موقع پر مدرسہ کے بانی قاری مشتاق صاحب عرفانی نے یوم جمہوریہ کے عنوان سے تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے بتایا کہ سال میں دو قومی تیوہار بہت ہی اہم ہیں جس میں ایک یوم آزادی جو 15 اگست کو منایا جاتا ہے اور دوسرا 26 جنوری ہے جو یوم جمہوریہ کے نام سے منایا جاتا ہے۔ 1950 میں قانون بنا کر نافذ کیا گیا اور ہمارا ملک تب ہی سے جمہوری ملک کے حیثیت رکھتا ہے۔ اس موقع پر حافظ سعیدالرحمن صاحب حافظ امتیاز صاحب محمد تجمل جناب اظہار علی حامد علی یونس بھائی محمد عثمان اور تمام اہل محلہ اور دیگر برادران وطن بھی شامل رہے۔

شاہ مینا اسکول میں ۷۶ واں یوم جمہوریہ

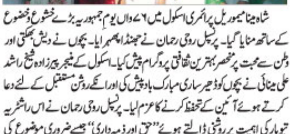

شاہ مینا میموریل پرائمری اسکول میں ۷۶ واں یوم جمہوریہ بڑے خشوع وخضوع کے ساتھ منایا گیا۔ پرنسپل روحی رحمان نے جھنڈا لہرایا۔ بچوں نے دیش بھکتی اور وطن سے محبت پر منحصر بہترین ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ اسکول کے منیجر پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے بچوں کو ڈھیر ساری مبارک باد پیش کی اور انکے روشن مستقبل کے لئے دعا کرتے ہوئے آئین کے تحفظ کرنے کا عزم لیا۔ پرنسپل روحی رحمان نے اس راشٹریہ تیوہار کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے "حق اور ذمہ داری" جیسے ضروری موضوع کی طرف بچوں کا رجحان بڑھایا۔ پروگرام تیار کرنے میں ٹیچرس شاہدہ بانو اور افروز فاطمہ نے اہم کردار نبھایا۔

مدرسہ رحمانیہ مکارم نگر میں ثقافتی جلسے کا انعقاد

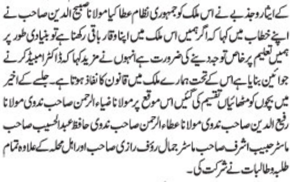

یوم جمہوریہ کے موقع پر آج بتاریخ 26 جنوری 2025 کو مدرسہ رحمانیہ مکارم نگر میں ثقافتی جلسے کا باضابطہ آغاز درجہ درجہ چہارم کے طالب علم صادق امین کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جس کی صدارت صدر مدرس مسعود عالم صاحب ندوی نے کی انہوں نے اپنی صدارتی خطاب میں کہا کہ ہمارے علماء کرام کی قربانیوں اور ان کے ایثار وجذبے نے اس ملک کو جمہوری نظام عطا کیا مولانا صبیح الدین صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر ہمیں اس ملک میں اپنا وقار باقی رکھنا ہے تو بنیادی طور پر ہمیں تعلیم پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے انہوں نے مزید کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے جو آئین بنایا ہے اس کے تحت ہمارے ملک میں قانون کا نفاذ ہوتا ہے۔ جلسے کے اخیر میں بچوں کو مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اس موقع پر مولانا ضیاء الرحمن صاحب ندوی مولانا رفیع الدین صاحب ندوی مولانا عطاء الرحمن صاحب ندوی حافظ عبدالحسیب صاحب ماسٹر حبیب اشرف صاحب ماسٹر جمال روف رازی صاحب اور اہل محلہ کے علاوہ تمام طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔

جامعۃ الامام محمد علی المنگیری میں یوم جمہوریہ

لکھنؤ پریس ریلیز۔ جامعۃ الامام محمد علی المونگیری امٹھیا سلیم پور، کاکوری، لکھنؤ یوپی ملحقہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں شان وشوکت اور پروقار انداز میں منائی گئی۔ اس موقع پر جامعہ میں ایک ثقافتی پروگرام منعقد ہوا جس میں طلباء وطالبات نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ محمد جاوید وجواد علی کے ہاتھوں پرچم کشائی ہوئی۔ جامعہ کے طلبہ سعد میاں کی تلاوت کلام اللہ سے جلسہ کا آغاز ہوا، محمد شاداب وامیر الحسن نے قومی ترانہ اور اصغر علی نے یوم جمہوریہ کے عنوان سے پر مغز خطاب کیا۔ جامعہ کے ناظم فہیم صدیقی ندوی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ آج کا دن تاریخ ہند کا ایک یادگار دن ہے اور یہ دن ہم سب کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس دن دستور ہند نافذ ہوا تھا اور اس ہندوستانی دستور کو دنیا کا سب سے بہترین دستور مانا جاتا ہے۔

بزم خواتین کے زیراہتمام یوم جمہوریہ

لکھنؤ۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر بزم خواتین کی جانب سے پروگرام کو خطاب کرتے ہوئے بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ غیر یکجہتی میں یکجہتی، سماجی، تہذیبی، ثقافتی، لسانی اور مذہبی رنگ برنگ رواداری، بھائی چارہ ہی ہمارے ملک کی پہچان ہے، صحتمند جمہوریت کیلئے برداشت، صبر اور ایک دوسرے کی عزت واحترام ضروری ہے، حکومتیں اچھے کام کرتی رہیں مگر خواتین اور بچوں کی سلامتی، تحفظ، تعلیم کے لئے ابھی بھی زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جس سے خواتین کو اعزاز ملے اور بچے بچپن کا فائدہ اٹھا سکیں۔ اس موقع پر مدرسہ کی بچیوں نے ترانے اور حب الوطنی گیت پیش کئے۔ جلسے میں آفرین صدیقی، انور جہاں، عرشیہ بانو، رضوانہ مجید، مہر النساء وغیرہ نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کئے۔ جلسے کی نظامت نشاط حیات اللہ نے کی۔

مدرسہ شیخ العالم میں یوم جمہوریہ

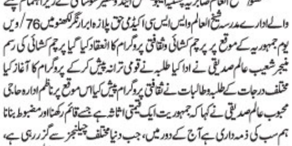

لکھنؤ/ شیخ العالم صابریہ چشتیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے زیراہتمام چلنے والے ادارے مدرسہ شیخ العالم وایس ایس سی اکیڈمی حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ میں 76/ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر پرچم کشائی وثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا پرچم کشائی کی رسم منیجر شعیب عالم صدیقی نے ادا کیا طلبہ نے قومی ترانہ پیش کرکے پروگرام کا آغاز کیا مختلف درجات کے طلبہ وطالبات نے ثقافتی پروگرام پیش کیا اس موقع پر ناظم ادارہ حاجی محبوب عالم صدیقی نے کہا کہ جمہوریت ایک قیمتی اثاثہ ہے جسے قائم رکھنا اور مضبوط بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے آج کے دور میں، جب دنیا مختلف چیلنجز سے گزر رہی ہے، جمہوری اقدار کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔ یوم جمہوریہ ہمیں ان چیلنجز کا سامنا کرنے اور اپنی جمہوریت کی حفاظت کے لیے پرعزم ہونے کی ترغیب دیتا ہے مولانا اشتیاق احمد قادری نے کہا کہ جشن جمہوریہ صرف ایک تہوار نہیں، بلکہ یہ پوری دنیا میں ہم ہندوستانیوں کے انفرادی پہچان وشان کے اظہار کا دن ہے۔

شعاع فاطمہ گرلس کالج میں یوم جمہوریہ کا انعقاد

لکھنو: شعاع فاطمہ گرلس انٹر کالج میں آج 26 جنوری کے موقع پر جشن یوم جمہوریہ کا انعقاد کیا گیا۔ کالج کے منیجر سید اصغر حسین کاظمی نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر انھوں نے اپنے خطاب میں آئین میں مندرج فرائض پر عمل کرنے تلقین کی اور بچوں میں ملک کے تئیں خدمت کے جذبے متحرک کیا۔ انھوں نے کہا ہر ہندوستانی کا فریضہ ہے کہ وہ یہاں کے آئین پر عمل کرے اور اس کی کثرت میں وحدت کا احترام کرے۔ ہمیں آئین کی بنیادی خصوصیات کی طرف توجہ دینے اور اس یکجہتی اور محبت کو فروغ دینے کی بھی ضرورت ہے جس پر ہمارا آئین زور دیتا ہے۔ اس پروگرام میں حب وطن کے جذبے سے سرشار ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ اختتام پر کالج کی پرنسپل میرا ترپاٹھی نے طلبہ، مہمانوں، سرپرستوں اور ٹیچرس کا شکریہ ادا کیا جن کی ہدایت پر بچوں نے پرگرام تیار کئے تھے۔ جشن کے بعد شرکا میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

دارالعلوم عثمانیہ درگا گنج میں جشن یوم جمہوریہ

لکھنؤ (پریس ریلیز): یوم جمہوریہ کے موقع پر دارالعلوم عثمانیہ درگا گنج کاکوری میں جشن یوم جمہوریہ بہت ہی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، مہتمم مدرسہ مولانا صلاح الدین ندوی نے قومی پرچم لہرایا اور محمد شائق ومحمد غالب نے راشٹریہ گان اور ترانہ ہند پیش کیا۔ بعدہ مولانا صلاح الدین ندوی نے کہا کہ یوم جمہوریہ کا دن صرف ہماری قومی آزادی کی یاد ہی نہیں دلاتا ہے بلکہ یہ ہمیں اپنے ملک کی عظمت اور آئین کے وقار کا احساس بھی دلاتا ہے وہیں یہ قومی تقریب جنگ آزادی کے ان جیالوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک حسین موقع ہوتا ہے۔ اس موقع پر مولانا ایاز عالم ندوی، مولانا سید ابراہیم حسینی ندوی سمیت مدرسہ کے اساتذہ وطلباء موجود تھے۔

یونٹی پی جی کالج میں 76ویں یوم جمہوریہ

76 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر یونٹی پی جی کالج، بسنت کنج آئی آئی ایم بائی پاس روڈ لکھنؤ میں کالج (چیئرمین) عزت مآب جسٹس امتیاز مرتضی نے قومی ترانے کے بعد پرچم کشائی کی اس موقع پر طلباء نے حب الوطنی کے گیت گائے۔ کالج کے چیئرمین نے طلباء کو یوم جمہوریہ کی اہمیت کے بارے میں بتایا اور کہا کہ یہ دن ہندوستانیوں کے لئے بڑے فخر اور اعزاز کا دن ہے۔ اس موقع پر نائب صدر مسز سمین امتیاز مرتضی، کوآرڈینیٹر محترمہ اسماء جاوید، پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون، اساتذہ، عملہ اور طلباء موجود تھے۔

یونیٹی کالج میں یوم جمہوریہ کی تقریب

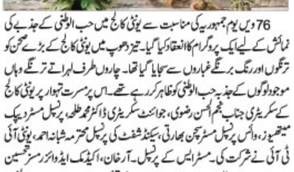

76 ویں یوم جمہوریہ کی مناسبت سے یونٹی کالج میں حب الوطنی کے جذبے کی نمائش کے لیے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ تیز دھوپ میں یونٹی کالج کے بڑے صحن کو ترنگوں اور رنگ برنگے غباروں سے سجایا گیا تھا۔ چاروں طرف لہراتے ترنگے وہاں موجود لوگوں کے جذبہ حب الوطنی کو ظاہر کررہے تھے۔ اس پرمسرت تہوار پر یونٹی کالج کے سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی، جوائنٹ سکریٹری ڈاکٹر محمد طلحہ، پرنسپل مسٹر دیپک میتھیوز، وائس پرنسپل مسٹر سچن بھارتی، سیکنڈ شفٹ کی پرنسپل محترمہ شبانہ احمد، یونٹی آئی ٹی آئی نے شرکت کی۔ مسٹر ایس کے پرنسپل۔ آر خان، اکیڈمک ایڈوائزر مسز تحسین زیدی، اساتذہ اور طلباء موجود تھے۔ یوم جمہوریہ کے تئیں اپنے احترام اور حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یونٹی کالج اور یونٹی کالج سیکنڈ شفٹ کے طلباء نے ہندی اور انگریزی میں تقاریر اور حب الوطنی کے گیت پیش کئے۔ پروگرام کے اختتام پر کالج سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جب بھی کوئی نئی چیز بنتی ہے تو سب مل کر اسے مکمل کرتے ہیں۔ چاہے وہ مذہبی متن ہو یا ہمارا آئین۔ ہمیں آئین کی اہمیت کو سمجھنا چاہیے اور اس میں دی گئی ہدایات کو سمجھ کر اپنے اور اپنے ملک کے مستقبل کو روشن بنانا چاہیے۔ آخر میں پرنسپل مسٹر دیپک میتھیوز نے یوم جمہوریہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

سنی انٹر کالج میں یوم جمہوریہ

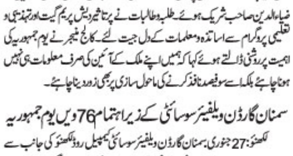

لکھنؤ۔ سنی انٹر کالج میں یوم جمہوریہ ہر سال کی طرح اس سال بھی پورے تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ پرچم کشائی کالج کے منیجر محمد سعد صدیقی نے کی۔ اس موقع پر سیدنا صدیق اکبر ہال میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد بھی ہوا جس کی صدارت محمد احمد خاں ادیب اور نظامت وائس پرنسپل انور قادر نے کی۔ بطور مہمان خصوصی محمد وکیع صدیقی اور ضیاء الدین صاحب شریک ہوئے۔ طلبہ وطالبات نے پرتاثیر دیش پریم گیت اور تہذیبی و تعلیمی پروگرام سے اساتذہ ومعلمات کے دل جیت لئے۔ کالج منیجر نے یوم جمہوریہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کے آئین کی صرف معلومات ہی نہیں ہونا چاہئے بلکہ اسے سوفیصد نافذ کرنے کی ماحول سازی پر بھی زور دینا چاہئے۔

سمنان گارڈن ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام 76ویں یوم جمہوریہ

لکھنؤ: 27 جنوری۔ سمنان گارڈن ویلفیئر سوسائٹی کیمپبیل روڈ لکھنؤ کی جانب سے 76 واں یوم جمہوریہ بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی ڈاکٹر عالمین علی سابق سکریٹری اقلیتی کمیشن تھے۔ پروگرام کی نظامت محمد انیس جی نے کی۔ جناب محمد انیس سمنان گارڈن ویلفیئر سوسائٹی کے سرپرست بھی ہیں۔ اس موقع پر سوسائٹی کے اب تک کیے گئے کاموں کا تذکرہ سوسائٹی کے صدر جناب سلیم بیگ جی نے کیا اور مستقبل میں کیے جانے والے کاموں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مذکورہ پروگرام میں کمیٹی کے سکریٹری جناب انور عالم جی نے اشعار پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

سجاد ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام پرچم کشائی

لکھنؤ 27 جنوری۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر پرانے لکھنؤ کے بنیاد باغ میں سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام لیڈی فاطمہ چلڈرن اکیڈمی میں پورے جوش وخروش اور خوشی کے ساتھ پرچم کشائی کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر لیڈی فاطمہ چلڈرن اکیڈمی کے بچوں نے قومی ترانہ اور وندے ماترم گایا، جس کے بعد کئی تعلیمی مقابلوں کا بھی انعقاد کیا گیا، جن میں جیتنے والی پانچ طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام لیڈی فاطمہ چلڈرن اکیڈمی میں پرچم کشائی کا پروگرام منعقد کیا گیا، اس موقع پر لیڈی فاطمہ چلڈرن اکیڈمی کے بچوں نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے کئی مقابلوں میں حصہ لیا اور انعامات بھی اپنے نام کیے۔ اس موقع پر لیڈی فاطمہ چلڈرن اکیڈمی کے پرنسپل اسٹاف سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے، سجاد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر جمال مرزا نے تمام جیتنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔

لینگویج یونیورسٹی میں یوم جمہوریہ

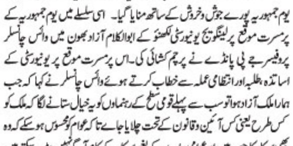

لکھنؤ، ۲۶ جنوری ۲۰۲۴، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں 76 واں یوم جمہوریہ پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اسی سلسلے میں یوم جمہوریہ کے پرمسرت موقع پر لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ کے ابوالکلام آزاد بھون میں وائس چانسلر پروفیسر جے پی پانڈے نے پرچم کشائی کی۔ اس پرمسرت موقع پر یونیورسٹی کے اساتذہ، طلبہ اور انتظامی عملہ سے خطاب کرتے ہوئے وائس چانسلر نے کہا کہ جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو سب سے پہلے قومی سطح کے رہنماؤں کو یہ خیال ستانے لگا کہ ملک کو کس طرح یعنی کس آئین وقانون کے تحت چلایا جائے تاکہ عوام کو محسوس ہو سکے کہ وہ بھی سرکار کا حصہ ہیں اور عوامی رائے کے بغیر سرکار کے کام آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں چنانچہ اس موقعے پر آئین ترتیب دینے والوں نے ایک ایسا نظام قایم کرنے کا فیصلہ کرلیا جس میں حکومت سازی کا حق عوام کو دیا گیا یعنی حکومتوں کی تشکیل میں عوام کی مرضی اور منشا کارفرما ہو۔ اس کو مدنظر رکھ کر ملک کے لئے سب سے مناسب اور معقول نظام یعنی جمہوری طرز حکومت کو اپنانے کا فیصلہ کیا گیا اور پھر سال میں ۲۶ جنوری کو ایک خصوصی قرارداد کے ذریعے بھارت کو جمہوریہ قرار دیا گیا یعنی عوامی حکومت کا قیام عمل میں لانے کا اعلان کیا گیا۔ ہمارے آئین کی اہم خوبی یہ ہے کہ یہ آئین اسمبلی میں ان لوگوں کے ذریعے سے پاس ہوا تھا جنہوں نے اس ملک کی آزادی میں بہت اہم کردار ادا کیا تھا۔ انھوں نے اپنی بامعنی تقریر میں ونسٹن چرچل اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان کے جمہوری نظام ان دونوں کے نظریے کو غلط ثابت کیا۔ وائس چانسلر پروفیسر جے پی پانڈے نے آئین سازی کے مشکل ترین مراحل کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا آئین بہت سی مشکلات اور مسائل کے ایک سمندر کو عبور کرتے ہوئے یہ آئین ہمارے پاس پہنچا ہے لہذا اس آئین پر عمل کرنا اور اس کا تحفظ کرنا ہر ہندوستانی شہری کی اہم ترین اور اولین ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی جمہوریت کئی معنوں میں انگلینڈ اور امریکہ سے الگ ہے کیونکہ ہندوستان میں جمہوریت کی روایت زمانہ قدیم سے رہی ہے۔ وائس چانسلر نے اساتذہ اور عملہ سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ آئین جہاں ہمیں حقوق عطا کیا ہے وہیں، بہت سے فرائض اور ذمہ داریاں بھی نافذ کرتا ہے اور ہمیں ان کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ ہندوستان کے آئین کے ساتھ ہی ہمیں اپنی یونیورسٹی کے آئین کو بھی پڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ اپنے حقوق کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرسکیں۔ یوم جمہوریہ کے اس پرمسرت موقع پر ڈاکٹر وبھا اور ان کی ٹیم کی طرف سے قومی گیت اور قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ لینگویج یونیورسٹی کے رجسٹرار ڈاکٹر مہیش کمار نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یونیورسٹی کے تمام اساتذہ، عملہ اور طلبہ نے اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کے ذریعے یونیورسٹی کو اس مقام تک پہنچانے کا کام کیا ہے مگر ابھی مزید راستوں کو طے کرنا ہے لہذا ہم سب کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تقریب کی نظامت ڈاکٹر نلنی مشرا نے کی۔ اس اہم موقع پر ڈاکٹر بھاؤنا مشرا، پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر احتشام احمد، پروفیسر چندنا ڈے، پروفیسر فخر عالم، پروفیسر ثوبان سعید، پروفیسر حیدر علی اور افسر مالیہ ساجد اعظمی کے علاوہ تمام اساتذہ اور عملہ کے ساتھ کثیر تعداد میں طلبہ موجود تھے۔

ایرا یونیورسٹی میں یوم جمہوریہ منایا گیا

ایرا یونیورسٹی نے 76 واں یوم جمہوریہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ منایا۔ یونیورسٹی کی عمارت کے احاطے میں منعقدہ تقریب میں فیکلٹی ممبران، اسٹاف اور طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا افتتاح عزت مآب وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر عارف علوی نے کیا۔ تقریب کا آغاز عباس علی مہدی کے ہاتھوں قومی پرچم لہرانے سے ہوا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے طلباء نے قومی ترانہ اور کچھ حب الوطنی کے گیت گائے۔ اس کے بعد معزز وائس چانسلر نے وہاں موجود لوگوں سے خطاب کیا۔ پرو عباس علی مہدی نے اپنی تقریر میں اس دن کی اہمیت اور یوم جمہوریہ 26 جنوری کو کیوں منایا جاتا ہے اس کی وضاحت کی۔ انہوں نے اس دن آئین کی موافقت کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا آئین نہ صرف ملک کا سپریم لا ہے بلکہ یہ حکومت اور اس کے اداروں کا ڈھانچہ، طریقہ کار، اختیارات اور فرائض بھی متعین کرتا ہے اور شہریوں کے حقوق وفرائض کا بھی تعین کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا آئین ہندوستان کو ایک خودمختار، سوشلسٹ، سیکولر اور جمہوری جمہوریہ قرار دیتا ہے اور شہریوں کو انصاف، مساوات اور آزادی کے حقوق دیتا ہے اور بھائی چارے کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے آئین کی ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے کردار اور آئین کے بارے میں دیگر تفصیلات کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ پرو مہدی نے گزشتہ ایک سال کے دوران ایرا یونیورسٹی کی طرف سے کی گئی پیش رفت کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے میڈیکل کالج میں حکومت ہند نے ایم بی بی ایس کی سیٹوں کو 150 سے بڑھا کر 200 کرنے کی منظوری دی ہے، نرسنگ کالج کو اتر پردیش حکومت نے میڈیو انسٹی ٹیوٹ کے طور پر نامزد کیا ہے۔ انہوں نے گزشتہ ایک سال کے دوران میڈیکل کالج، فارمیسی کالج اور یونیورسٹی کے دیگر اداروں کی مختلف تعلیمی کامیابیوں کے بارے میں بھی بتایا۔

بے سہارا گائے پناہ گاہوں کو خودکفیل بنانے کی کوششیں تیز ہوں: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 27 جنوری۔ اتر پردیش کے وزیر برائے مویشی پروری اور دودھ ترقیات جناب دھرم پال سنگھ نے کہا ہے کہ جانوروں کے ویکسینیشن پروگرام کو مقررہ مدت کے اندر مکمل کیا جانا چاہیے اور ویکسین اور دیگر ادویات کے معیار کو مکمل طور پر یقینی بنایا جانا چاہیے۔ اگر ادویات وغیرہ کے معیار میں کوئی کوتاہی پائی جاتی ہے تو متعلقہ ادارے کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انفراسٹرکچر کے کاموں میں معیار اور وقت کا پورا خیال رکھا جائے۔ وزیر موصوف نے آج ودھان بھون میں اپنے دفتر کے کمرے میں منعقدہ میٹنگ میں یہ ہدایات دیں۔ میٹنگ میں جناب سنگھ نے کہا کہ گائے کے پیشاب اور گوبر کے صحیح استعمال کے لیے کام تیز رفتاری سے ہونا چاہیے۔ گائے کی مصنوعات سے تیار کردہ کاؤ پینٹ، کاؤ کاسٹ، ورمی کمپوسٹ وغیرہ کے لئے مختلف گائے پناہ گاہوں اور خود امدادی گروپ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے اور ان سے متعلق بیداری مہم چلائی جانی چاہیے۔ جناب سنگھ نے کہا کہ بے سہارا مویشیوں کا تحفظ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے اور گائے کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ہمیں گائے پناہ گاہوں کو بھی خود انحصار بنانا ہے۔ بے سہارا گائے پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے کی کوششیں تیز کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پناہ گاہوں کی تعمیر کا کام جلد مکمل کیا جائے اور باؤنڈری وال بھی تعمیر کی جائے۔ جناب سنگھ نے ہدایت دی کہ مصنوعی حمل کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے مزید کوششیں کی جائیں۔ مصنوعی حمل کے اہداف کے حصول کے لیے فروری مہینے میں اضلاع میں تین روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ ٹریننگ میں میتری کارکنوں کو مناسب اور سائنسی طریقوں سے آگاہ اور تربیت دی جانی چاہئے۔ جناب سنگھ نے کہا کہ محکمہ کو بکری پروری، بھیڑ پروری، پولٹری پروری اور دیگر اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرنی چاہیے جو خاص طور پر چھوٹے کسانوں اور مویشی پروروں کے لیے فائدہ مند ہوں اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا جائے تاکہ ان کی آمدنی میں اضافہ ممکن ہو۔ میٹنگ میں محکمہ کے پرنسپل سکریٹری جناب کے رویندر نائک نے وزیر موصوف کو محکمہ جاتی اسکیموں کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں معلومات دی۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ گائے پناہ گاہوں کے تعمیراتی کام میں معیار پر پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ مویشیوں کی صحت کے لیے چارے، بھوسے، ادویات اور ویکسین کے خاطر خواہ انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ مہاکمبھ میں محکمہ کی اسکیموں کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی جارہی ہے۔ میٹنگ میں محکمہ کے اسپیشل سکریٹری جناب دیویندر پانڈے، ڈائریکٹر (ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ) ڈاکٹر یوگیش کمار پانڈے، ڈائرکٹر (ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ) ڈاکٹر یوگیندر پوار، جوائنٹ ڈائرکٹر ڈاکٹر پی کے سنگھ اور سی ای او ایل ڈی بی ڈاکٹر نیرج گپتا اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے دفتر پر پرچم کشائی

لکھنؤ۔ یوم جمہوریہ 26 جنوری 2025 کے مبارک موقع پر، آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ، لکھنؤ کے ریاستی دفتر میں ایک عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پرچم کشائی میٹروپولیٹن کے صدر فیض محمد کی صدارت میں ہوئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی ڈاکٹر سنتوش کمار ترویدی نے یوم جمہوریہ کی اہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں سماجی مساوات اور حقوق ہمارے آئین کی وجہ سے ہی ممکن ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 26 جنوری 1950 کو نافذ کئے گئے آئین نے ہندوستان کو حقیقی معنوں میں ایک جمہوریہ بنا دیا۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر فیاض احمد فیضی نے اپنے خطاب میں کہا کہ آئین کی وجہ سے آج پسماندہ مسلمان کسی بھی آئینی عہدے پر پہنچ سکتے ہیں لیکن کم تعلیم کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے آل انڈیا پسماندہ مسلم مہاج کے اقدام کی تعریف کی جو پسماندہ برادری کو ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق آئینی حقوق فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ قومی پرنسپل جنرل سکریٹری معروف علی انصاری نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ تنظیم پسماندہ مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہے۔ یہ لڑائی سماج کو تقسیم کرنے کی نہیں بلکہ اسے متحد کرنے کی ہے۔ اس موقع پر محمد اسحاق ممبئی، یوسف ادریسی کو ممبئی میٹروپولیٹن کا ممبر اور نسیم احمد ادریسی کو گونڈہ کا ضلع سکریٹری مقرر کیا گیا۔

افغانستان حکومت کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کی ہندوستانی پہل

اسدمرزا

گزشتہ ہفتے ہندوستان کی قیادت نے ایک غیر معمولی سفارتی پیش رفت کے تحت ہندوستان کے اعلیٰ ترین سفارتی افسر، خارجہ سکریٹری وکرم مصری کو 8 جنوری 2024 کو دبئی میں افغانستان کے قائم مقام وزیر خارجہ مولوی امیر خان متقی کے ساتھ ایک ملاقات کے لیے بھیجا۔

یہ ملاقات پاکستان اور افغانستان میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پس منظر میں ہوئی ہے اور بہت سے لوگ اسے افغانستان کی سیاست سے پاکستان کو باہر نکالنے کے لیے ہندوستان کے اقدام کے طور پر دیکھتے ہیں۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان نے کبھی بھی افغانستان یا طالبان سے اپنے تعلقات ختم نہیں کیے۔ درحقیقت، غیر سرکاری طور پر ہندوستانی انتظامیہ نے طالبان کے ساتھ 1996 میں طالبان 1.0 کے افغانستان کے سیاسی منظر نامے پر ابھرنے کے بعد سے ان کے ساتھ رابطے کا سلسلہ مسلسل قائم رکھا ہے۔عملی طور پر ہندوستان نے طالبان کو بالکل نظر انداز نہیں کیا۔درحقیقت، 2017 کے ماسکو ڈائیلاگ اور 2020 میں دوحہ میں ہونے والے انٹرا افغان امن مذاکرات میں، ہندوستانی نمائندے موجود تھے،مزید قطر میں ہندوستان کے سفیر نے طالبان کے نمائندوں سے ان کے دوحہ دفتر میں ملاقات کی تھی۔ جون 2022 میں پاکستان، افغانستان اور ایران کے جوائنٹ سکریٹریوں نے کابل میں ہندوستانی سفارت خانے میں ایک تکنیکی ٹیم بھیجنے کے لیے اہم طالبان رہنماؤں سے ملاقات کی۔اس کے بعد ہندوستان نے طالبان کو ممبئی میں افغان قونصل خانے میں نیا قونصل جنرل تعینات کرنے کی اجازت بھی دے دی۔کابل اور نئی دہلی کے درمیان تعلقات میں حالیہ گرمجوشی کوئی اچانک پیش رفت نہیں ہے بلکہ افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے خاموش سفارت کاری کا نتیجہ ہے اور ہندوستان نے طالبان حکومت کے ساتھ غیر رسمی بات چیت شروع کی ہے۔

اگرچہ نئی دہلی کی طرف سے طالبان کی حکومت کو باضابطہ طور پر ابھی تک تسلیم نہیں کیا گیا ہے،لیکن ہندوستان نے غیر جانبدارانہ اور غیر فیصلہ کن انداز اپنا رکھا ہے۔سیکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ طالبان حکومت نے اس عدم مداخلت کو سراہا ہے، جس سے باہمی رضامندی کی سمجھ پیدا ہوئی ہے۔

مزید برآں، پاکستان کے اثر ورسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہندوستان کی سلامتی اور تزویراتی مفادات کی صف بندی بھی اتنی ہی اہم ہے۔سیکیورٹی حکام اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ ہندوستان نے ماضی کے تجربات سے سیکھا ہے،اور اب وہ پڑوسی ریاستوں کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کی اہمیت کو زیادہ بہتر سمجھتا ہے، جب تک کہ تعلقات منسوخ کرنے کی واضح اور معتبر وجوہات نہ ہوں۔ اس تناظر میں، نئی دہلی ایک ایسے وقت میں اپنے قومی سلامتی کے مفادات کو محفوظ بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے جب خطے میں جغرافیائی سیاست عروج پر ہے۔

اطلاعات کے مطابق، خارجہ سکریٹری نے میٹنگ میں افغان عوام کے ساتھ ہندوستان کی دیرینہ دوستی اور دونوں ممالک کے درمیان گہرے ثقافتی اور سماجی تعلقات کو اجاگر کیا۔انہوں نے افغانستان کو اپنے لوگوں کی فوری ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہندوستان کی حمایت اور عزم کا بھی یقین دلایا۔

بات چیت میں افغانستان میں جاری ہندوستانی انسانی امداد کے پروگراموں کا جائزہ شامل تھا۔افغان وزیر نے افغان عوام کے ساتھ غیر متزلزل حمایت اور حکومتی تبادلوں پر ہندوستان کا شکریہ ادا کیا۔موجودہ ترقیاتی چیلنجوں کو تسلیم کرتے ہوئے، دونوں فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ہندوستان اپنی موجودہ انسانی کوششوں کی تکمیل کرتے ہوئے جلد ہی اضافی ترقیاتی پروجیکٹوں کی نشان دہی کرے گا۔

2021 سے افغانستان کے لیے ہندوستان کی انسانی امداد وسیع اور متنوع ہے۔ افغانستان کی درخواست کا جواب دیتے ہوئے، ہندوستان نے مزید مادی امداد، خاص طور پر صحت کے شعبے اور پناہ گزینوں کی بحالی کے لیے عہد دہرایا اور دونوں فریقین نے کھیلوں میں اپنے تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔مزید برآں، انہوں نے تجارت کو بڑھانے اور افغانستان کو انسانی امداد فراہم کرنے کے لیے چابہار بندرگاہ کے استعمال کو فروغ دینے پر اتفاق کیا۔

درحقیقت چابہار بندرگاہ کئی وسطی ایشیائی جمہوریہ کے علاوہ ایران اور افغانستان دونوں کے ساتھ کثیر الجہتی دوستی کو فروغ دینے کی بندرگاہ ثابت ہوسکتی ہے۔ چابہار سے زاہدان کے راستے کابل کا فاصلہ سڑک یا ریل کے ذریعے صرف 1196 کلومیٹر ہے۔ اس طرح، یہ بندرگاہ افغانستان کے ساتھ ایک اہم رابطے کے طور پر کام کرسکتی ہے جب کہ پاکستان ہندوستان کو بار بار اپنے سڑک یا ریل نیٹ ورک کا استعمال کرنے کی اجازت دینے سے گریز کرتا رہا ہے۔ چابہار بندرگاہ پاکستان کو شامل کیے بغیر زاہدان کے راستے افغانستان کو براہ راست راستہ فراہم کرتی ہے۔ نتیجتاً، اس سے تجارت کے لیے افغانستان کا پاکستان پر انحصار بھی کم ہوتا ہے اور ہندوستان کے ساتھ مضبوط اقتصادی تعلقات استوار کرنے میں مدد ملتی ہے اور جس کے ذریعے تجارت کو ہموار اور زیادہ موثر بنایا جاسکتا ہے۔

تزویراتی طور پر، طالبان کے ساتھ بڑھتے ہوئے تعلقات سے ہندوستان کو چین کے BRI پروجیکٹ کے ذریعے افغانستان اور دیگر وسطی ایشیائی ممالک میں چینی دباؤ کا مقابلہ کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ مزید، بات چیت کا بڑھتا ہوا طریقہ کار ہندوستان کو افغانستان سے کام کرنے والے مخالف عناصر جیسے لشکر طیبہ (LeT)، جیش محمد (JeM) اور اسلامک اسٹیٹ خراسان صوبہ (ISKP) کو روکنے کے لیے طالبان پر اثر انداز ہونے میں مدد کرسکتا ہے۔

اس سلسلے میں یہ ہندوستان کے لیے زیادہ بہتر ہوگا اگر وہ شیر محمد عباس ستانکزئی جیسے طالبانی رہنماؤں کے ساتھ مل کر طالبان 2.0 کے سینئر عہدے داروں اور رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کے لیے نیا طریقہ وضع کرتا ہے۔ ستانکزئی کو کافی بڑی حد تک ہندوستان نواز مانا جاتا ہے کیونکہ انھوں نے بطور ایک ملٹری افسر انڈین ملٹری اکیڈمی میں تربیت حاصل کی تھی، بالکل اسی طرح جیسے ہندوستان کے پرانے دوست حامد کرزئی نے بھی ہندوستان میں تعلیم حاصل کی تھی۔

ایک اور ادارہ جو ہندوستان اپنے فائدے کے لیے طالبان رہنماؤں پر کسی قسم کا مذہبی دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کرسکتا ہے، وہ ہے دارالعلوم، دیوبند کا معروف ہندوستانی مدرسہ۔ بہت سے پرانے طالبان رہنماؤں کو پاکستان میں دیوبندی مدارس اور افغانستان-پاکستان کے سرحدی علاقے میں قائم مدرسوں سے تربیت حاصل ہوئی ہے۔جنہیں کئی سابق دیوبندی طالب علم چلا رہے ہیں۔ تاہم، اس سلسلے میں ہندوستان کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ دارالعلوم کے سیاسی رہنماؤں سے نہیں بلکہ مذہبی رہنماؤں سے اس سلسلے میں مدد حاصل کرسکتا ہے، کیونکہ ایسے سیاسی رہنماؤں کا طالبانی رہنماؤں کے ساتھ نہ تو کوئی ربط ہے اور نہ ہی کوئی موثر اثر۔

نومبر 2024 میں ممبئی میں افغان قونصل خانے میں اکرام الدین کامل کو قائم مقام قونصل کے طور پر تعینات کرکے، طالبان کی قیادت نے بھی اسی طرح کا نقطہ نظر ظاہر کیا ہے، جو ہندوستان میں طالبان کی جانب سے اس طرح کی پہلی تقرری۔ کرزئی کی طرح کامل نے سات سال تک ہندوستان میں تعلیم حاصل کی، MEA کی طرف سے فراہم کردہ اسکالرشپ پر نئی دہلی میں ساؤتھ ایشیا یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کے ساتھ۔

لہٰذا، اگر طالبان رہنما ایسے لوگوں کو استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں جن کا ہندوستان سے کوئی تعلق ہے، اسی طرح ہندوستان بھی ایسے لوگوں کو استعمال کرکے بہت کچھ حاصل کرسکتا ہے جن کا طالبان قیادت سے تعلق ہوسکتا ہے۔ یہ دونوں کے لیے اپنے مشترکہ دشمن پاکستان کو پیچھے چھوڑ کر جیت کی صورت حال بنانے میں اور افغانستان کی تعمیر نو کو فعال طور پر مکمل کرنے میں ایک اہم قدم ثابت ہوسکتا ہے۔

(www.asadmirza.in:۔رابطہ کے لیے)

مسلمانوں کی بدحالی کا مجرم کون؟

معصوم مرادآبادی

مسلمانوں کے تعلق سے ملک کے موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے تو وہ کئی اعتبار سے بہت پریشان کن ہیں۔یوں تو آزادی کے بعد سے ہی یہ تکلیف دہ سلسلہ جاری ہے اور اس کا سبب ملک کی تقسیم کا المناک واقعہ ہے۔فرقہ وارانہ منافرت، خونیں فسادات اور منفی پروپیگنڈے نے انھیں حرف غلط بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔فرقہ پرست اور فسطائی طاقتیں انھیں دیوار سے لگانے میں مسلسل مصروف رہی ہیں،لیکن ان حالات سے لڑنے کے لیے مسلمانوں کو جس حکمت سے کام لینا چاہئے تھا، وہ نہیں لیا گیا۔اس عرصے میں مسلم قیادت نے بھی انھیں محض جذباتی مسائل میں الجھا کر مخالفین کے ایجنڈے کو دانستہ یا نادانستہ طور پر پورا کیا۔اس عرصے میں مسلمانوں کی عملی قوت کو بروئے کار لانے کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔اس کی ذمہ داری اس مسلم قیادت پر زیادہ عائد ہوتی ہے جس نے صالح قیادت کا کردار ادا کرنے کی بجائے مسلمانوں کو ایک سیاسی ریوڑ کی طرح اپنے حقیر مفادات کے لیے استعمال کیا۔

مسلمانوں میں سیاسی اور سماجی شعور کے فقدان نے ایک ایسی صورتحال کو جنم دیا ہے، جس کا کوئی مداوا نظر نہیں آتا۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان سیاسی، سماجی، تعلیمی اور معاشی بھنور میں پھنس گئے ہیں۔ملک کی آزادی میں بے مثال اور سرفروشانہ خدمات انجام دینے کے باوجود آج ملک میں ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔وہ بیگانوں جیسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔وہ سیکولر پارٹیاں جنھیں مسلمانوں نے اپنا مسیحا سمجھا تھا، انھیں منجھدار میں چھوڑ دیا ہے۔ان کا ووٹ حاصل کرنے کے باوجود ان کی بدحالی دور کرنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

آنجہانی اندرا گاندھی کے دور میں 'وزیراعظم کے پندرہ نکاتی پروگرام' کی بہت دھوم تھی، جو اقلیتوں کی فلاح وبہبود کے لیے وضع کیا گیا تھا اور ریاستوں کو اس کے نفاذ کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، لیکن اس کا نتیجہ صفر ہی رہا۔البتہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی وزارت عظمیٰ کے زمانے میں سچر کمیٹی بنائی گئی، جس نے ملک گیر سطح پر مسلمانوں کی سیاسی، سماجی، معاشی اور تعلیمی بدحالی کا جائزہ لے کر بڑی دردناک تصویر پیش کی۔اس کمیٹی کی کوکھ سے ملک میں پہلی بار اقلیتی امور کی مرکزی وزارت وجود میں آئی، جس نے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی اور فنی استعداد کو فروغ دینے کے لیے کچھ عملی اقدامات کئے،لیکن مودی سرکار آنے کے بعد اس وزارت کے بال و پر کتر دیئے گئے اور اس کا وزیر بھی ایک غیر مسلم کو بنادیا گیا۔موجودہ حکومت کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ نہ ہی اس حکومت کو مسلمانوں سے کوئی سروکار ہے۔وہ مسلم مسائل پر گفتگو کرنا بھی پسند نہیں کرتی کیونکہ اس کے نزدیک یہ 'ناز برداری' ہے۔آج مسلمان دوہرائے پر کھڑے ہیں۔نہ تو ان کے پاس کوئی مضبوط قیادت ہے اور نہ ہی مستقبل کی کوئی منصوبہ بندی۔ جو کچھ ٹوٹی پھوٹی قیادت تھی، اسے دار وگیر کے مراحل سے دوچار کرکے عضو معطل بنادیا گیا ہے۔حکومت صرف ہندوراشٹر کے منصوبے میں رنگ بھرنے میں لگی ہوئی ہے۔

گزشتہ دس برسوں میں صورتحال بہت سنگین ہوگئی ہے۔ اس حکومت نے مسلمانوں کو اجنبی بنانے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ ان کے پرسنل لاء پر حملہ کرکے یکساں سول کوڈ کی راہ ہموار کی جارہی ہیں۔مسلمانوں کی شدید مخالفت کے باوجود طلاق ثلاثہ کو قابل سزا جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ مذہب کی تبلیغ جس کی اجازت ملک کا آئین بھی دیتا ہے، اس پر پہرے بٹھادیئے گئے ہیں اور جو لوگ اس کام میں مصروف تھے، انھیں سنگین دفعات کے تحت جیل میں ڈال دیا گیا ہے۔'لوجہاد' کی نام نہاد اصطلاح وضع کرکے بین المذاہب شادیوں پر پابندی لگادی گئی ہے۔کھربوں روپوں کے اوقاف کا تیاپانچہ کرنے کے لیے وقف ایکٹ میں ترمیم کی جارہی ہے۔اوقاف کو 'زمین مافیا' کہا جارہا ہے۔سب سے خطرناک حملے مسجدوں اور درگاہوں پر ہورہے ہیں۔ ہر عالیشان تاریخی مسجد کے نیچے ایک مندر ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے۔ملک کی عدلیہ اس کام میں معاون کا کردار ادا کررہی ہے۔غرضیکہ ان حالات پر نظر ڈالئے تو خوف وہراس کے سوا کچھ پیدا نہیں ہوتا مگر حقیقت یہ بھی ہے کہ حالات چاہے کتنے ہی سنگین کیوں نہ ہوں، ان کے آگے سپر نہیں ڈالنا چاہئے۔مایوسی کفر ہے اور ناامیدی گناہ۔سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مخالفین کی سازشوں اور منافقین کی یورشوں کے باوجود مسلمان اپنی دنیا میں مست ہے۔ صرف چند لوگ ہیں جو حالات کی کلائی مروڑنے کی سعی ناکام کرتے رہتے ہیں، مگر موجودہ ماحول میں عام مسلمانوں کے اندر جو بیداری نظر آنی چاہئے، اس کی بے حد کمی محسوس ہوتی ہے۔ کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ مسلمان اپنی صفوں کو درست کریں؟

یہاں سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آخر مسلمان کریں تو کیا کریں اور وہ مسلمان امت واحدہ اور صالحہ کیسے بنیں؟ اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ مسلمان اپنے کردار کو درست کریں۔ان کے اندر اسلامی تعلیمات کو اختیار کرنے کی کمی سب سے زیادہ ہے۔ جھوٹ فریب، بے ایمانی اور بدمعاملگی ان کی پہچان بن گئی ہے۔وہ مسلمان جو کسی زمانے میں سچائی اور ایمانداری کا پیکر کہلاتے تھے، بے ایمانی، جھوٹ، فریب اور سودخوری جیسے گناہوں میں ڈوب گئے ہیں۔ اسلامی وضع قطع اختیار کرنے والے لوگوں کے معاملات بھی درست نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نصرت الٰہی سے محروم ہیں۔ان کی عبادتیں اور دعائیں رائیگاں جارہی ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے کردار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں۔دوسرے ان کے اندر جو فروعی اختلافات ہیں انھیں دور کیا جائے۔علمائے کرام کی جو توانائی مسلکی تنازعات میں صرف ہوتی ہے، وہ مسلمانوں کو تعلیم یافتہ اور باشعور بنانے میں صرف کی جائے۔

ذات پات کے نظام اور عصبیت کو ختم کرکے سب کو ایک ڈوری میں پرویا جائے۔ مسلمانوں میں تعلیم کا زبردست فقدان ہے۔اس کے ساتھ مسلم آبادیوں میں طبی سہولتوں کی بہت کمی ہے۔ متمول مسلمان اپنی دولت شادیوں اور مکانوں کی تعمیر پر خرچ کرنے کی بجائے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور مسلم علاقوں میں نرسنگ ہوم کھولنے پر خرچ کریں۔ یہ کام پیشہ ورانہ بنیادوں پر بھی کیا جاسکتا ہے۔ مجلس اتحادالمسلمین نے حیدرآباد میں اعلیٰ تعلیم کے اداروں اور بہترین اسپتالوں کا جو جال پھیلایا ہے، اس سے وہاں کے لوگ بہت استفادہ کررہے ہیں۔

برادرم اسدالدین اویسی نے ایک روز حیدرآباد میں مجھے ان اداروں کا نظارہ کرایا تو میں حیرت زدہ رہ گیا۔کاش شمالی ہند کے مسلمان بھی اس کی پیروی کرسکتے۔شمالی ہند میں جماعت اسلامی نے دہلی کے اوکھلا علاقہ میں الشفاء اسپتال قائم کرکے ایک اچھی پہل کی ہے۔ایسے مزید اسپتال کھولنے چاہئیں۔ مسلم خواتین بچوں کی پیدائش کے دوران سرکاری اسپتالوں میں جن رسوائیوں سے دوچار ہوتی ہیں، ان کا ازالہ اپنے میٹرنٹی ہوم کھول کر کیا جاسکتا ہے۔

اپنے بچوں کی تربیت پر خاص دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ وہ کس قسم کے ماحول میں رہتے ہیں اور ان کا رابطہ کن ہم جولیوں کے ساتھ ہے۔ مسلم علاقوں میں گالی گفتاری کا ماحول عام ہوتا ہے، جس کا بہت برا اثر ذہنی اور شعوری تربیت پر پڑتا ہے۔ رات گئے تک نوجوان لڑکے خواہ مخواہ سڑکوں پر مٹرگشتی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آوارگی بہت سے مسائل کو جنم دیتی ہے۔اس سے حتی المقدور اپنے بچوں کو محفوظ رکھیں۔ایک بڑا مسئلہ مسلم دانشوروں کے درمیان تال میل قایم کرنے کا بھی ہے۔ان کی صلاحیتوں سے بھی فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ علمائے کرام کو چاہئے کہ اختلافی موضوعات کی بجائے ان موضوعات پر گفتگو کریں جس سے اتحاد بین المسلمین کا تصور عام ہو۔ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کی روش ترک کردینی چاہئے،کون جنت میں جائے گا،کون دوزخ کا ایندھن بنے گا، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کو کرنے دیں کہ یہ اسی کا اختیار ہے۔ان امور پر عمل پیرا ہوکر ہی امت واحدہ اور امت صالحہ کا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔بقول مولانا ظفر علی خان

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

☆☆☆

سنبھل کے مقدمے میں تاخیر کا سبب

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

"تاریخ کبھی نہیں فراموش کرے گی کہ چندرچوڑ نے Idea of India کو کتنا نقصان پہنچایا ہے" یہ کہنا ہے ایک سینئر وکیل اندرا جے سنگھ کا۔ بلاشبہ سابق چیف جسٹس چندرچوڑ کے غیر متوقع تبصرے کے بعد جس طرح مسجد ومندر کے سنگین مسائل پیدا کیے جارہے ہیں وہ آج ملکی ومعاشرتی امن وآشتی کے قیام اور گنگا-جمنی مشترکہ تہذیب کی بقا کے لیے بے حد خطرناک ہیں۔ ۱۹ر نومبر ۲۰۲۴ کو سنبھل میں حالات اُس وقت بد سے بدتر ہوگئے تھے جب شاہی مسجد کے خلاف دائر ایک مقدمے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ اُس جگہ صدیوں پہلے ہری مندر تھا۔ حیرت انگیز بات یہ رہی کہ ضلع عدالت نے اُس مقدمے کو نہ صرف قبول کیا بلکہ سروے کا حکم بھی صادر کردیا۔ حالات اِس قدر کشیدہ ہوئے کہ چار مسلم نوجوان شہید کردیے گئے۔ معاملہ عدالت عظمیٰ تک جا پہنچا اور چیف جسٹس سنجیو کھنہ نے ۲۹ر نومبر ۲۰۲۴ کو ضلع عدالت پر کسی بھی طرح کی کاروائی کرنے پر روک لگادی، البتہ! سروے رپورٹ کو مہر بند لفافے میں پیش کرنے کی اجازت دی۔ وہیں دوسری طرف مسجد کمیٹی سے کہا کہ وہ الہ آباد عدلیہ سے رجوع کرے۔ ۸ر جنوری ۲۰۲۵ کو یہ معاملہ زیر بحث آیا اور الہ آباد عدلیہ نے بھی ضلع عدالت پر پابندی عائد کردی کہ وہ سنبھل مقدمے پر کوئی فیصلہ نہ لے۔ اسی کے ساتھ اِس مقدمے کو دیکھ رہے جسٹس روہت رنجن اگروال نے اگلی تاریخ ۲۵ر فروری ۲۰۲۵ مقرر کی ہے اور سبھی فریق سے ۴ر ہفتے کے اندر کاغذات داخل کرنے کو کہا ہے۔

ایسے میں سوال یہ ہے کہ سنبھل شاہی مسجد ودیگر مذہبی پیلسز کے خلاف مقدمہ قانوناً کہاں تک درست ہے اور کیا "پیلسز آف ورشپ ایکٹ (۱۹۹۱)" کے ہوتے ہوئے اس طرح کے مقدمات کی سماعت آئین اور قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ اگر یہ قانون کے مطابق ہے، تو پھر اس مقدمے کو ضلع عدالت کے ذریعے حتمی مرحلے تک پہنچنے دیا جانا چاہیے اور اگر واقعی یہ سب کچھ قانون کے مطابق ہی تھا، تو پھر عدالت عظمیٰ نے ۲۴ر نومبر ۲۰۲۴ کو ضلع عدالت کی کاروائی پر بندش کیوں لگائی؟ مسجد کمیٹی کو الہ آباد عدالت سے رجوع کرنے کی ہدایت کیوں دی اور سروے رپورٹ مہر بند لفافے میں پیش کرنے کی اجازت کیوں دی؟ اور ۸ر جنوری ۲۰۲۵ کو الہ آباد عدالت کی طرف سے بھی روک کیوں لگائی گئی اور تاریخ میں مزید توسیع کیوں کی گئی؟ یہ سب ایسے سوالات ہیں جو ہر آئین پسند شہری کو پریشان کررہے ہیں۔

یوں ہی اگر سنبھل مقدمہ غیر قانونی وغیر جمہوری ہے اور "ورشپ ایکٹ (۱۹۹۱)" کے واقعی خلاف ہے، تو پھر ایک طرف بندش اور دوسری طرف اجازت کا سلسلہ کیوں چل رہا ہے؟ اِس مقدمے کو سرے سے خارج کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟ کسے پتا نہیں کہ سنبھل معاملہ تشویشناک حد تک حساس ہوتا جارہا ہے، لہٰذا ہونا تو یہ چاہیے کہ قانوناً مقدمے کی درستگی کی صورت میں ضلع عدالت کو کاروائی آگے بڑھانے کی اجازت دی جاتی، یا پھر غیر قانونی ہونے کی صورت میں مقدمے کو خارج کردیا جاتا، تاکہ یہ معمہ حل ہوتا۔ ملکی ومعاشرتی سطح پر جو افراتفری اور انتشار کا ماحول بنا ہوا ہے اُس کا خاتمہ فی الفور ہوتا۔ نیز بین الاقوامی سطح پر ہمارے وقار میں بھی اضافہ ہوتا۔ واضح رہے کہ ۲۴ر نومبر ۲۰۲۴ء کو عدالت عظمیٰ نے اور ۸ر جنوری ۲۰۲۵ء کو الہ آباد عدلیہ نے جو بندش کا طریقہ اختیار کیا ہے اُس سے کچھ لمحے کے لیے راحت تو مل گئی ہے، مگر ملکی ومعاشرتی سطح پر مستقبل میں کشیدگی کے امکانات اپنی جگہ بدستور قائم ہیں اور بالخصوص اقلیتی طبقہ عدالتی رویے کو لے کر گزشتہ دس-بارہ برسوں سے جس تذبذب کی صورتحال سے دوچار ہے وہ ہنوز برقرار ہے۔ لہٰذا جس طرح ماضی میں عدالت عظمیٰ نے اپنے تاریخی فیصلوں کے ذریعے ایک شناخت چھوڑی ہے اُس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے سنبھل مقدمے کو فوراً خارج کردینا چاہیے۔ بصورت دیگر اگر اسے خارج نہیں کیا گیا تو ملکی محبت ومودت پر اس کے کتنے منفی اثرات مرتب ہوں گے، یہ ہر دانشمند بخوبی جانتا ہے۔

یہ پہلو بھی قابل ذکر ہے کہ جب ملک کے اکثر ماہرین قانون سنبھل معاملے کو غیر قانونی قرار دیتے ہیں، اس کے باوجود عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ کی طرف سے ضلع عدالت کی کاروائی پر بندش لگانا اور بذات خود اُس مقدمے کی کاروائی کو آگے بڑھانا چہ معنی دارد؟ بلاشبہ عدلیہ کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے، حساس وسنسنی خیز معاملے پر وہ پھونک پھونک کر قدم بڑھاتی ہے اور اُس کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ بہرحال انصاف قائم ہو۔ لیکن اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے کہ ملک وقوم کے اندر ایک طبقہ ایسا بھی موجود ہے جو ایوان سے لے کر دیوان تک حاوی ہے، جس کے نزدیک قانون وانتظامیہ کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی وہ قانون کو کسی خاطر میں لاتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں گزشتہ دہائی میں کسی نہ کسی سطح پر دیکھنے میں آہی جاتی ہیں۔ عدالت عظمیٰ نے ۱۷ر دسمبر ۲۰۲۴ء کو شیکھر یادو کو بلایا اور اُن سے پوچھ-تاچھ بھی کی، لیکن اُن پر کسی طرح کی کوئی کاروائی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس کے برعکس عدالت عظمیٰ کو دیے گئے اپنے جواب میں شیکھر یادو نے کہا کہ وہ آج بھی اپنے بیان پر قائم ہے اور "مجھے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ ملک اکثریت کے مطابق چلے گا۔" اب دیکھنا یہ ہے کہ اُن کے اِس جواب پر عدالت عظمیٰ کیا رُخ اختیار کرتی ہے؟

علاوہ ازیں بہت سارے ایسے معاملے بھی ہیں، جن میں عدالت عظمیٰ نے واضح طور پر فیصلے سنا رکھے ہیں اور حکم نامے بھی صادر کررکھے ہیں لیکن حکومت وعدلیہ دونوں اُن احکامات اور فیصلوں کو لے کر غیر سنجیدہ نظر آئیں۔ ایک معاملہ مدھیہ پردیش میں پیش آیا جب ریاستی حکومت نے عدالت عظمیٰ کے بلڈوزر فیصلے کے خلاف عمل کیا، پھر بھی اُس پر کسی قسم کی کوئی تادیبی کاروائی نہیں ہوئی محض خبردار کرکے چھوڑ دیا گیا۔ اِسی طرح ایک اور معاملہ سامنے آیا کہ عدالت عظمیٰ کے واضح احکامات کے باوجود اراضی پر مبنی ایک مقدمے کی شنوائی نہیں کی گئی اور عدالت عظمیٰ کی طرف سے راحت دیے جانے کے باوجود اپیل کنندہ کو کوئی راحت نہیں ملی، جس کے پیش نظر عدالت عظمیٰ نے الہ آباد عدلیہ کی سخت سرزنش کی ہے اور اپنی برہمی کا اظہار کیا ہے۔ نیز ۲۴ر نومبر ۲۰۲۴ء کو عدالت عظمیٰ نے جو یہ عام حکم دیا کہ سنبھل فیصلہ آنے تک کوئی اور مقدمہ نہ قبول کیا جائے نہ سماعت ہو، پھر بھی علی گڑھ کی عدالت نے مسجد کے خلاف مقدمہ قبول کرلیا، تو کیا ماہرین قانون کے اُن الزامات کو تسلیم کرلیا جائے کہ عدلیہ کے شعبوں میں ہر سطح پر مخصوص فکر کے افراد بحال کیے جارہے ہیں اور اس کے ذمہ دار صاحبانِ اقتدار وعدلیہ دونوں ہیں؟

بہرکیف! سنبھل شاہی مسجد کے ہری مندر ہونے پر جو دلیل دی جارہی ہے وہ قانوناً کہاں تک درست ہے اُس پر منصفانہ غور کرنا ہوگا اور جس "آئین اکبری" کی روشنی میں یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ سنبھل شاہی مسجد دراصل ہری مندر ہے، تو اُس کی تہہ میں بھی پہنچنے کی ضرورت ہے۔ رہ گئی "آئین اکبری" کی بات، تو اس کے صفحہ ۲۸۱ پر ہری مندر کے بارے میں صرف اتنا درج ہے کہ "سنبھل شہر میں ہری منڈل نام کا ایک مندر ہے جو ایک برہمن کا ہے اور اُس کی نسلوں میں سے دسویں اوتار یہاں ظاہر ہوگا۔" اس میں کہیں اِس کا ذکر نہیں ہے کہ ہری مندر توڑ کر سنبھل کی شاہی مسجد بنائی گئی، جب کہ انگریزی حکومت پہلے ہی اِس مقدمے کو خارج کرچکی ہے۔ کیا یہ فیصلہ ہمارے لیے نظیر نہیں؟ یا پھر انگریز کے دور میں جتنے بھی فیصلے آئے ہیں اُن سب پر نظر ثانی ہوگی؟ اِس بات کی وضاحت بھی ہوہی جانی چاہیے تاکہ لوگوں کو حالات کے رُخ کا اندازہ ہوجائے اور وہ اپنے ذہن کو اُسی کے مطابق بنالیں۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ حالیہ کھودائی میں جس طرح سے اسلامی آثار ظاہر ہوئے ہیں اُن سے بھی مقدمے کی حقیقت سامنے آجاتی ہے۔ پھر جب ابھی تک ایکٹ (۱۹۹۱) موجود ہے، تو سنبھل مقدمے کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔ لہٰذا الہ آباد عدلیہ کو چاہیے کہ اِس مقدمے کو پہلی فرصت میں کالعدم قرار دے، لیکن اس معاملے میں کیا ہوگا اور کب تک ہوگا، یہ دیکھنا بھی بے حد دلچسپ ہوگا۔

☆☆☆

اودھ نامہ

غرور کا سر نیچا ہوا

ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکہ کی مسند صدارت پر دوسری بار اپنا قبضہ جمایا اور صدارتی الیکشن میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔اور آنے والی رکاوٹوں کو انھوں نے اپنی خوبی تدبیر اور خوبی تقدیر سے دور کیا۔گزشتہ بیس جنوری کو انھوں نے باقاعدہ عہدۂ صدارت کا حلف بھی اٹھالیا۔اور کئی اعلانات بھی کئے۔جس میں امریہ میں رہ رہے غیر ملکیوں کو باہر کا راستہ دکھانا یعنی انھیں ان کے مملک واپس بھیجنا۔امریکہ میں پیدا ہونے ہر بچے کو امریکہ شہریت نہ دینے کا اعلان کرنا۔اسرائیل اور مصر کے علاوہ ہر ملک کی امداد کو روک دینا اور سب سے اہم اعلان دنیا مین امن وامان کی فضا کو ہموار کرنا اور ہو رہی جنگوں کو بند کرانا شامل تھا۔اس کے نتیجے میں سب سے پہلے انھوں نے دباؤ ڈال کر اسرائیل اور حماس کے مابین جنگ کو فی الحال بند کرادیا۔یہ معاہدہ فی الحال عارضی ہے لیکن امید ہے کہ یہ جنگ بندی مستقل ہوگی۔تعجب ہے کہ جو اسرائیل کسی بھی صورت میں جنگ بند نہ کرنے اور حماس اور غزہ کو ختم کرنے کے درپے تھا وہ کیسے جنگ بندی کے لئے تیار ہوگیا اور تین کے بدلے پچانوے اور چار کے بدلے دوسو یرغمالیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔اس نے جنگ بندی فارمولے پر ہونے والے مذاکرات کے لئے موساد کے چیف کو بھیجا۔اسرائیل کے اس عمل سے یہ صاف اشارہ مل گیا کہ ٹرمپ کا ان پر کتنا دباؤ تھا۔اور یہ بھی صاف ہوگیا کہ سابق صدر اپنے رویوں اور پالیسیوں میں دوغلے پن کا اظہار کرتے رہے۔جنگ بندی کی باتیں بھی کرتے رہے اور ایک سے ایک ہتھیار بھی سپلائی کرتے رہے اور یہ دعوی بھی کرتے رہے کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہے اور رہے گا۔امید کی جاتی ہے کہ روس اور یوکرین کے مابین چلی آرہی لڑائی بھی اب جلد ہی بند ہوگی۔کیونکہ ٹرمپ کے اعلان کے مطابق اب یوکرین کی امداد بھی بند ہوگی جس کا اثر سیدھے سیدھے یوکرین کی عسکری صلاحیتوں پر پڑے گا۔

اسرائیل اور حماس کے درمیان 15 ماہ اور 12 دن بعد جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے پہلے دن رہا کیے جانے والے 3/اسرائیلی قیدیوں کے عوض 95 فلسطینی قیدی رہا ہوئے۔اس طرح صہیونیوں نے اپنے فوجیوں کے مقابلے جتنے گنا بے قصور لوگوں کو شہید کیا حماس نے اسرائیل قیدیوں کے عوض اتنے ہی گنا عمر قید کی سزا بھگتنے والے فلسطینیوں کو چھڑا بھی لیا۔خبر ہے کہ اس اقدام سے ناراض ہوکر سخت گیر قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن گویر اور ان کی قوم پرست مذہبی جماعت سے تعلق رکھنے والے 2 دیگر وزرا نے غزہ جنگ بندی معاہدے پر وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا۔اوتزما یہودت نے جنگ بندی کے معاہدے کو 'حماس کے سامنے ہتھیار ڈالنے' کا نام دے کر غزہ میں 'سیکڑوں قاتلوں کی رہائی' اور 'جنگ میں (اسرائیلی فوج کی) کامیابیوں کو ترک کرنے' کی مذمت کی۔(یاد رہے کہ جنگ بندی کو امریکی سدارتی امیدوار کملا ہیرس نے بھی ہتھیار ڈالنے سے تعبیر کیا تھا)اس طرح گویر کی پارٹی اب حکمران اتحاد سے باہر ہوگئی لیکن اس کے باوجود وہ نیتن یاہو کی حکومت کو گرانا بھی نہیں چاہتی کیونکہ اگر یہ سرکار گر جائے تو جو دایاں اتحاد اقتدار سنبھالے گا وہ تو امن کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہے۔اس کے آتے ہی بن گویر جیسے لوگوں کے جیل میں جانے کی نوبت آجائے گی۔لیکن یہ آج نہیں تو کل ہوکر رہے گا،اور انھیں اپنے دوغلے ریوں ی سزا مل کر رہے گی۔

یوں تو ہر ملک میں سیاسی جماعتوں کے فیصلے توابن الوقتی کے تحت لئے جاتے ہیں۔ان کا کوئی اصلو نہیں ہوتا کوئی ضابطہ نہیں ہوتا،جدھر فائدہ دیکھا ادھر جھک گئے۔لمحوں میں وفاداریاں تبدیل ہوتی ہیں۔اور راتوں رات حکومتیں بدل جاتی ہیں۔اس کی مثال مین ایک دو نہیں متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں،مگر اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹننٹ جنزل ہیرزی ہیلوی کا استعفیٰ شکست کا بین" اعتراف ہے کیونکہ جنگ کے بعد فاتح جرنیل کی تو پذیرائی ہوتی ہے اور ہارنے والا یا تو خودکشی کرلیتا ہے یا اپنے عہدے سے سبکدوش ہوجاتا ہے۔

ایک فوجی اور سیاستداں کے درمیان یہ بڑا فرق ہے کہ اسرائیل کی ایک کثیر آبادی عرصۂ دراز سے وزیر اعظم نیتن یاہو کا استعفیٰ مانگ رہی ہے۔اس کے لیے بے شمار احتجاجی مظاہرے ان کے دفتر، گھر اور سڑکوں پر ہوچکے ہیں مگر اپنے آپ کو عوام کا نمائندہ کہنے والے نیتن یاہو ٹس سے مس نہیں ہوتے اس کے برعکس ہیلوی نے بغیر کسی مطالبے کے لیے معذرت کرلی لیکن ان کا آگے کا منصوبہ وزیر اعظم کی نیند اڑانے والا ہے۔اسرائیلی فوج کے سربراہ نے کہا ہے کہ وہ بقیہ عرصے میں اندرونی تحقیقات پوری کرائیں گے۔یہ نیتن یاہو کی ایک دُکھتی رگ ہے جس کو چھیڑنے سے وہ بے چین ہوجاتے ہیں۔

پاسداران نے اپنے بیان میں "طوفان الاقصیٰ" کو شاندار، تاریخی اور باعث افتخار آپریشن کہہ کر پذیرائی کی ہے۔اس نے اسرائیل کے اہداف کو یاد دلاتے ہوئے کہا وہ "قیدیوں کو عسکری کارروائیوں کے ذریعے آزاد کرانا، حماس کا مکمل خاتمہ، اور شمالی بستیوں کے آبادکاروں کو واپس لانا" چاہتے تھے لیکن 463 دن کے ظلم وبربریت کے بعد اسے ان تینوں محاذ پر شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ 50 ہزار کے قریب شہادت، لاکھوں مکینوں کے زخمی اور 80 فیصد سے زیادہ بنیادی ڈھانچے کی تباہی کے باوجود غزہ کے جیالوں کے بے مثال صبر واستقامت نے ظالموں کو جھکنے پر مجبور کردیا۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی-وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

بعثت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولانا سید علی ہاشم عابدی

ملک عرب کے نامور شہر مکہ مکرمہ میں ایک پہاڑ ہے جسے ''حرا'' کہتے ہیں۔جسکی بلندی پر ایک چھوٹی سی غار ہے جس کے آدھے حصے میں سورج کی روشنی پہنچنے کے سبب روشنی ہوتی ہے باقی آدھا حصہ تاریک رہتا ہے۔ حج بیت اللہ یا خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جولوگ جاتے ہیں وہ اس غار کی زیارت کے لئے بھی ضرور جاتے ہیں۔کیا آپ جانتے ہیں کہ پوری دنیا سے مکہ مکرمہ جانے والے فرزندان توحید کیوں غار حرا کی زیارت کے لئے جاتے ہیں؟ کیوں کہ یہاں ہمارے حضور سرور انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے تشریف لے جاتے تھے، وہاں اللہ کی عبادت کرتے، اس سے دعا مانگتے، راز و نیاز کرتے۔یعنی حبیب اپنے محبوب کو یہاں یاد کرتے تھے۔

حبیب خدا کے معمول میں تھا کہ جب بھی اپنے محبوب خدا سے راز و نیاز کی ضرورت محسوس کرتے تو غار حرا چلے جاتے اور اس گوشہ تنہائی میں ایک عاشق جو عشق کی حقیقت کو جانتا بھی تھا اور اسے حاصل بھی تھا حسب دستور ماہ رجب المرجب میں اپنے معبود سے محو گفتگو تھا۔ظاہر ہے زمان و مکان دونوں خدا کا تھا شہر مکہ حرم خدا ہے اور رجب ماہ خدا ہے یعنی دونوں لحاظ سے رحمت کا ایک سلسلہ تھا۔مکان پر رحمت کا میزاب ہے تو زمان میں موسلا دھار رحمت ہے۔اسی ماہ خدا و ماہ رحمت کی ستائسویں تاریخ تھی عبد اپنے معبود، عاشق اپنے معشوق، حبیب اپنے محبوب کے سامنے حاضر ہوکر محو گفتگو تھا کہ معشوق و محبوب و معبود خدا کا فرشتہ جو فرشتوں کا سردار ہے یعنی سید الملائکہ جبرئیل امین ظاہر ہوئے، قریب گئے، اور قریب گئے، چہرے سے ظاہر ہے کہ کوئی اہم خبر لائے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ حضور نے پہلی بار کسی فرشتہ کو دیکھا ہو یا آپ فرشتہ کی آمد سے خوف زدہ ہو گئے ہوں کیوں کہ جس کے دل میں خدا ہوتا ہے نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ ہی کسی سے مانگتا ہے۔وہ بھی رسول جس کی رسالت کا کلمہ پڑھ کر جناب ابراہیم علیہ السلام خلیل خدا ہوئے ہوں تو جب کلمہ گو فرشتے سے نہ گھبرایا اور نہ ہی اس سے کچھ مانگا تو جس کا کلمہ پڑھا گیا وہ کیسے خوف زدہ ہوتا اور ایسا تصور ہی شان رسالت کے منافی ہے کہ مخدوم خادم سے خوف کھا جائے۔بہرحال محبوب کے سفیر نے حبیب سے، معبود کے قاصد نے عبد سے کہا ''اقْرَأْ'' پڑھو! عبد نے پوچھا کیا پڑھوں؟ جبرئیل امین نے آیات الٰہی کو پیش کر دیا۔

''اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ'' (سورہ علق، آیت ۱ تا ۵)

''اس خدا کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا ہے، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ہے، اور انسان کو وہ سب کچھ بتا دیا ہے جو اسے نہیں معلوم تھا۔'' حضورؐ نے ان آیات کی تلاوت کی تو جبرئیل امین نے آپؐ کو مژدہ بعثت دیا کہ اب آپؐ کو اللہ نے رسالت کے لئے مبعوث کر دیا ہے۔

اللہ نے آسمان کے دروازوں کو کھول دیا اور ملائکہ گروہ در گروہ آتے اور بعد درود و سلام بعثت کی مبارکباد پیش کر کے رخصت ہو جاتے۔آخر جبرئیل امینؑ بھی اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بعد چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیت الشرف جانے کے لئے غار سے نکلے، دل میں خیال آیا کہ کیا میں اس عظیم ذمہ داری کی ادائیگی میں کامیاب ہو جاؤں گا، کہیں قریش میری جانب جنون کی نسبت نہ دیں اور کار رسالت کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنیں، اسی وقت وحی نازل ہوئی ''قریش کی تکذیب سے پریشان نہ ہوں، عنقریب آپؐ کے دین میں وسعت آئے گی، لوائے حمد آپؐ کے ہاتھ میں ہے آپؐ کے بعد علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا، اللہ نے علیؑ کو آپؐ کے بعد تمام انبیاء و اولیاء پر فضیلت دی ہے۔

حضورؐ کے دل میں خیال آیا کہ کیا اس ''علی'' سے مراد میرا بھائی ''علیؑ'' ہی ہے تو دوبارہ وحی آئی'' ہاں! وہی علیؑ کہ روز قیامت جس کے پرچم کے زیر سایہ تمام انبیاء، اولیاء، صدیقین اور شہداء نعمتوں والی جنت میں داخل ہوں گے۔'' اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے گھر کی جانب روانہ ہوئے تو جس پہاڑ یا پتھر کے پاس سے گزرتے وہاں سے آواز آتی

''السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ''

(بحار الانوار، جلد ۱۷، صفحہ ۳۰۹)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ''بعثت رسولؐ'' کے سلسلہ میں سوال ہوا تو آپؑ نے فرمایا: میں نے یہی سوال اپنے والد ماجد امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تھا تو انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت کے بعد اپنے گھر واپس آئے تو جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے دیکھا کہ آپؐ کا وجود نور سے منور ہے تو انہوں نے اس تبدیلی کے سلسلہ میں دریافت کیا تو حضورؐ نے فرمایا: اے خدیجہ! میں مبعوث بہ رسالت ہو گیا ہوں۔ جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: میں برسوں سے اس دن کی منتظر تھی اور وہ آپؐ پر ایمان لائیں۔

اس روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا اور امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے فرمایا: جان لو کہ اسلام کی کچھ شرطیں ہیں، آپؐ نے ایک ایک شرط بیان کی جسے ان دونوں نے قبول کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ایمان قبول نہیں ہوگا جب تک کہ تم میری زندگی میں ہی میرے بعد امام اور میرے جانشین کو نہ پہچان لو اور اسے مان نہ لو۔'' ان دونوں نے اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے خدیجہؑ! میرے بعد امام، میرے جانشین اور میرے وصی ہونے کے عنوان سے علیؑ کی بیعت کرو۔'' جناب خدیجہ سلام اللہ علیہا پہلی خاتون ہیں جنہوں نے مولا علی علیہ السلام کی بیعت کی۔

(بحار الانوار، جلد ۱۸، صفحہ ۲۳۲)

مذکورہ روایات سے چند نکات واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ فرشتہ کوئی پہلی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس نہیں آیا تھا کہ جس سے آپ وحشت زدہ ہو جاتے۔

۲۔ جب جبرئیل امینؑ نے آپؐ سے پڑھنے کو کہا تو آپؐ نے پوچھا کہ کیا پڑھوں اور جب انہوں نے وضاحت کی تو آپؐ نے صراحت سے آیات خدا کی تلاوت فرمائی۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم خدا کی تعمیل میں خوف نہیں بلکہ قریش کے ایمان نہ لانے کا خدشہ تھا۔

۴۔ ام المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کو بعثت کا انتظار تھا اور بعثت سے قبل بھی آپؑ کو یقین تھا کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

۵۔ بعثت میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان ہوا وہیں امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا بھی اعلان ہوا۔

۶۔ ایمان کی قبولیت کی اہم شرط امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا اقرار اور اس پر ایمان ہے۔

۷۔ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہر ایک پر واجب ہے چاہے وہ آپؐ کی زوجہ ہی کیوں نہ ہوں اسی طرح امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار بھی سب پر واجب ہے چاہے آپؐ کی زوجہ ہی کیوں نہ ہوں۔اور شائد اسی لئے یوم بعثت کے اعمال میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے وہیں شاہ ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی بھی زیارت اعمال میں شامل ہے۔

یوم بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ خاص افراد کو ہی اسلام کی دعوت دیں اور یہ سلسلہ تین سال تک جاری رہا جسمیں تقریباً چالیس افراد ایمان لائے۔تین سال بعد اسلام کی عمومی دعوت کا حکم ہوا تو حضورؐ نے لوگوں کو عمومی دعوت دی۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں مبعوث بہ رسالت ہوئے۔آپؐ کی رسالت کا مقصد کیا ہے؟

قرآن کریم اور معصومین علیہم السلام کی روایات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے مقاصد بیان ہوئے ہیں جنمیں سے چند کی جانب ہم صرف اشارہ پر اکتفاء کریں گے۔

۱۔ اقدار کا انقلاب: یعنی سماج میں انسانی اقدار کی پاسبانی ہو اور عدل و انصاف قائم ہو۔

۲۔ روح کا تزکیہ و تربیت: کیوں کہ جب تک روح پاکیزہ نہیں ہوگی انسان کامیاب نہیں ہو سکتا اور نہ ہی جسم کی ظاہری طہارت روح کو پاکیزہ بنا سکتی ہے۔

۳۔ انسان کو اس کے مقصد خلقت یعنی عبودیت اور بندگی سے روشناس کرانا۔

۴۔ انسانی اتحاد کا استحکام: اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ مسلمان غیر مسلم کا حق پامال کر دیں۔جیسے پڑوسی اگر غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، وہ پڑوسی کے حق سے محروم نہیں رہے گا۔

۵۔ الٰہی فضل کا ذریعہ: انسان اللہ سے مستقیم (ڈائرکٹ) رابطہ نہیں کر سکتا تو یہ انبیاء و مرسلین اور ائمہ طاہرین علیہم السلام ہی ہیں جو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں اور انہیں کے ذریعہ الٰہی فضل انسان کا نصیب ہوتا ہے۔

۶۔ بھولے ہوئے معاہدے کا احیاء: جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے رسولوں کو بھیجا تا کہ وہ انہیں انکی فطرت کے معاہدے کی ادائیگی پر تیار کریں جنھیں وہ بھول گئے ہیں اور نعمتوں کو یاد دلائیں۔

۷۔ اخلاقی خوبیوں کو فروغ دینا: جیسا کہ خود حضورؐ نے فرمایا: ''میں مکارم اخلاق کی تکمیل و توسیع کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔''

۸۔ معاشرہ میں قیام عدل: جس کی دلیل ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کے دور حکومت میں ملتی ہے کہ جہاں سماج میں صرف عدل قائم تھا، کوئی اپنے حق سے محروم نہیں تھا اور انشاء اللہ جب غیبت کی بدلی چھٹے گی تو دنیا ایک بار پھر نظام عدل کا مشاہدہ کرے گی۔

خدایا! ہمیں اپنی، اپنے رسول اور اپنی حجت کی معرفت عطا فرما۔

☆☆☆☆

معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

شوکت محمود شوکت

وہ ہستی پاک ہستی ہے
کہ جس نے آسمانوں کی
کرائی سیر، راتوں رات
اپنے، برگزیدہ ایک بندے کو
فرشتوں کا جہاں جانا نہیں ممکن
جہاں سدرہ نشیں کے پر بھی جلتے ہیں
جہاں اک خاص مرکب کو
کہ رفرف جس کو کہتے ہیں
انھیںؐ کے واسطے بھیجا
جوانؐ کو ساتھ لے کر
بارگاہِ ایزدی پہنچا
پھر اس کے بعد خالق نے
قریب انؐ کو کیا اتنا
کہ تھا وہ فاصلہ قوسین جتنا
یا کچھ اس کم
پھر ان دو برگزیدہ
ہستیوں کے درمیاں باتیں
ہوئیں وہ جو کہ ہونی تھیں
پھر اس کے بعد خالق نے
بہت ہی شان سے
محبوبؐ کو اپنے کیا رخصت
خدائے پاک نے جو شان
بخشی ہے رسول پاکؐ کو شوکت
کسی کو پہلے بخشی تھی
نہ اب تک ایسی بخشی ہے

☆☆☆

نصیحت نامہ

ذکی طارق بارہ

امتی ہو جو نبی کے تو فقط پیار بنو
نفرتوں کا جو کرے قتل وہ تلوار بنو
اپنی جانب تمہیں کر پائے نہ دنیا راغب
تم کو بننا ہے تو یوں عاشقِ سرکار بنو
سنتِ شاہِ مدینہ کو عمل میں لا کر
محفلِ زیست میں صحراؤں سے گلزار بنو
چاہتے ہو جو خدا چشمِ کرم تم پہ کرے
دوستو دل سے غلامِ شہِ ابرار بنو
اپنا موضوعِ سخن نعتِ نبی کو کر کے
شعر گوئی کے جہاں میں شہِ افکار بنو
ہو کے دیوانہء محبوبِ خدائے برتر
جذبہء حب ہے تو پھر عشق کا معیار بنو
ذہن میں جسمِ نبی کا ہو فقط حسنِ جمیل
جب بھی تم مدحِ نگارِ لب و رخسار بنو
فضلِ رب سے ہو ذکیؔ تم تو سخن دانوں میں
کر کے توصیفِ نبی خلد کے حقدار بنو

سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی انڈیا

☆☆☆☆

نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد زاہد رضا بنارسی

ذکرِ آقا دعا ہوگیا ہے
یہ تو اک معجزہ ہوگیا ہے
جس کو نسبت ملی مصطفیٰ سے
خاک تھا کیمیا ہوگیا ہے
کر لیا جس نے راضی نبی کو
اس سے راضی خدا ہو گیا ہے
راہِ سنت پہ ہر چلنے والا
رہبر و رہ نما ہو گیا ہے
ہر نشانِ قدم مصطفیٰ کا
خلد کا راستہ ہو گیا ہے
ان کے عاشق کی چشمِ کرم سے
راہزن پارسا ہو گیا ہے
دشمنی کر کے غوث ورضا سے
ان کا چہرہ سیہ ہو گیا ہے
نعت گوئی کا فن ہم کو ''زاہدؔ''
عشقِ شہہ سے عطا ہوگیا ہے

☆☆☆

حضرت ابوطالبؑ محسن اسلام ومختار کعبہ ہیں

ڈاکٹر شجاعت حسین

آج تک نہ باطل رکا اور نہ حق نے شکست مانی کیونکہ حق کا کام ہی باطل کو شکست دینا ہے۔تاریخ کے ان ہی المیہ میں ایک بحث ایمان ابوطالب علیہ السلام ہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل اپنے اپنے دلائل کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ایمان ابوطالب علیہ السلام کی بحث تو ہر طریقے سے مکمل ہے اور ایمان ابوطالب ع آثار و قرآن سے ثابت شدہ ہے۔

اب کردار ابوطالب، الہام ابوطالب، اخلاق ابوطالب، جمال ابوطالب، شمائل ابوطالب، نطق ابوطالب، کلام ابوطالب، دیوان ابوطالب، فکر ابوطالب، ذکر ابوطالب، عقیدۂ ابوطالب، عمل ابوطالب، میراث ابوطالب، اولاد ابوطالب، اجداد ابوطالب ماحصل یہ کہ سوانح ابوطالب اس بات کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ تقریر یا تحریر اس پر نہیں ہونا چاہیے کہ ابوطالب مومن تھے یا کافر، ان کے ایمان پر گفتگو نہ ہو بلکہ اب تقریر یا تحریر مذکورہ بالا نکتے پر ہی ہو ورنہ سامعین اور قارئین کے وقت کی بربادی مانی جائے گی۔

تحریر کے آغاز سے پہلے حضرت ابوطالب علیہ السلام کی مدح وثنا کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی سعی کرتا ہوں:

بڑا اسہارا دیا آپ نے پیمبر کو
حفاظت نبوی میں لٹا دیا گھر کو
کبھی لٹایا نشست نبی پہ حیدر کو
کبھی عقیل کو طالب کو اور جعفر کو
وہ جس نے دین پہ دولت ہر اک لٹادی ہے
تو اس کے بدلے میں امت نے کربلا دی ہے

حضرت علی علیہ السلام میں موجود نوے 90 انبیاء کرام کے خصائل بتا رہے ہیں کہ علی علیہ السلام شجرے کے لحاظ سے ننھیالی اور ددھیالی حوالوں سے انبیاء کے سلسلے کی کڑی ہیں۔انھیں کڑیوں کی ایک شاخ کا نام شیخ بطحیٰ، سید العرب، مختار کعبہ، محسن اسلام، والیٔ نبی، محافظ رسالت، حضرت عمران لقب بہ ابوطالب ہے۔حضرت ابوطالب کی ذات والا گرامی کے متعلق لکھنا ایسا ہی ہے جیسے آدم ونوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و ختمی مرتبت، تاجدار انبیاء، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ص کے متعلق کچھ لکھنا۔

ابوطالب ابوطالب ہیں۔ان کا کوئی مثل نہیں۔ان کی کوئی نظیر نہیں۔ جب کوئی حضرت ابوطالب ع کے متعلق سوچتا ہے تو ان کے تصور میں نور کے ہالے میں گھری ہوئی ایک وجیہہ وشکیل، مضبوط جسم کی مالک ایک ذات ابھرتی ہے۔جو انبیاء کا داں رے کا نقطۂ پرکار بنا ہوا ہے۔ہر نبی عموماً اور خاتم النبیین مخصوصاً جس کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو اسلام کا اعلان نہ ہو پاتا (دعوت ذوالعشیرہ)، اگر آپ نہ ہوتے تو اسلام نہ پھیل پاتا (حضرت علی علیہ السلام کی جانفشانیاں) اور آپ نہ ہوتے تو اسلام باطل کے حملے سے نہ بچ پاتا (حسین اور کربلا)۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کی ذکاوت، ذہانت، سیادت، شرافت، شجاعت، سخاوت، علم، حلم، تقویٰ، پرہیزگاری اور تمام صفات مستند اور باایمان تاریخی حوالوں سے ثابت ہیں اور یہی تمام اوصاف حضرت ابوطالب علیہ السلام کو ممتاز و ممیز قرار دیتے ہیں۔

محسن اسلام اور محافظ رسالت حضرت ابوطالب علیہ السلام سے بنی امیہ نے بغض وحسد کی انتہا کر دی۔آپ جب کتب بینی میں دلچسپی رکھیں گے اور مطالعہ کا ذوق پیدا کریں گے، تحقیق کرتے ہیں تو حاصل کریں گے کہ آیات و احادیث نبوی اور واقعات سے ثابت ہے کہ حضرت ابوطالب ع کی وحدانیت اور رسالت کے اقرار اور رسول خدا ص کی آغاز بعثت سے ہر قسم کی نصرت، حمایت و حفاظت آخری لمحۂ حیات تک کرتے رہے اور دخول دین اسلام کا مقصد نصرت و حمایت واتباع رسول ص ہے۔دراصل بنی امیہ اور ان کے حامی خاندان حضرت ابوطالب ع اور بنی ہاشم سے بغض و حسد کرتے چلے آئے کہ بنی ہاشم اپنی نیک نفسی، شرافت اور فضیلت سے عرب کے سردار کیوں تسلیم کر لیے گئے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ جب بنی ہاشم میں حضرت محمد مصطفیٰ ص نے اعلان رسالت فرمایا تو بنی امیہ کے قلب پر بجلی گری۔

اب آپ کو غور کرنا ہوگا کہ یہ خاندانی دشمنی نہ تھی بلکہ مذہبی عداوت تھی ورنہ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ کسی مسلمان کا نکاہ کافر نہیں پڑھ سکتا۔تاریخ اسلام کی کتاب کا مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ص کے ساتھ حضرت خدیجہ س بنت خویلد کا نکاح حضرت ابوطالب ع ہی نے پڑھا تھا اور آپ ع کا پڑھا ہوا خطبہ نکاہ کتاب میں موجود ہے۔اس کے علاوہ جن کے گھر قرآن نازل ہوا جو رسول خدا ص کے ساتھ 23 سال نبوت اور رسالت کے پورے وقت اور تاحیات حضرت محمد مصطفیٰ ص کے ساتھ رہے اور جن کی اطاعت کا حکم خدا اور رسول ص نے دیا انہیں خارج ایمان کہنے لگے۔

اے بنی امیہ، بنی عباس، معاویہ لعنت اللہ اور یزید لعنت اللہ کے ماننے والوں اپنے ایمان و آخرت کی فکر کرو۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام ابن عبدالمطلب علیہ السلام، حضرت علی ع اور رسول اکرم ص کے چچا کو کافر کہنے والوں، علی مولا ع کرنے والوں اور منبر سے آپ ع کے ایمان ثابت کرنے والوں سے گزارش ہے کہ ان خصوصیات کا مطالعہ کریں: آپ کے دیوان وصحیفۂ آسمانی، تصدیق نبوت، بنی امیہ کا ابوطالب ع سے حسد، بنی عباس کا آپ سے بغض، آپ کے آباؤ اجداد متولیان کعبہ، آپ مصداق آیات، عالم کتاب، آپ کے وارث حضرت علی ع، ابوطالب ع اور اعلان ذریت ابراہیم، صحیفۂ ابوطالب میں رسول ص کا تعارف، آپ کا قصیدۂ لامیہ اور رسول اکرم ص، آپ کے صحیفے میں قرآنی الفاظ کی مماثلت، کلام ابوطالب میں ارکان حج کی تفصیل، کریمانہ اخلاق، بے مثال ادیب، یادگار اسماعیل ع، آپ پر القائے غیب، معجزانہ کلام، آپ کی خبر کا قرآن میں بیان کہ وہ اللہ کی خبر تھی، اور آپ کا بیان عقل سے کام نہ لینے والوں کے لیے پیغام۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام کی مندرجہ بالا کلمات و خصائص کے علاوہ ان فضائل ومناقب وعظمتوں پر غور وفکر کریں کہ آپ کی خبر کی تصدیق قرآن سے، کعبہ کو اللہ کا گھر قرار دینا، آپ کی پیش گوئی واقعات کربلا، محمد ص کو روشن چراغ سے تشبیہ دینا، آپ نے سب سے پہلے مسجد کا لفظ عبادت گاہ کے لیے استعمال کیا، آپ نے محمد ص کو صادق القول کہا، آپ نے ہی اللہ پاک کو رب المغارب و مشارق کہا تو قرآن میں یہ خبر اللہ کی بیان ہوئی، آپ ہی نعت رسول ص وقصیدہ رسالت لکھنے والوں کے پیشرو وامام ہیں، مصطفیٰ ص کے حوصلہ ابوطالب اور علمائے اہلسنت کی کتابوں سے ابوطالب علیہ السلام کے فضائل، عظمت و ایمان کی پختگی اور شگفتگی کے مطالعہ کے لیے ناگزیر ہے۔

حضرت ابوطالب علیہ السلام پر قارئین کرام کے لیے ایک اجمالی نظر ضروری ہے۔آپ کی ولادت 540 عیسوی میں ہوئی، آپ کے دادا کا نام حضرت ہاشم ابن عبد مناف، دادی حضرت سلمہ بنت عمرو (بنی نجار)※ والد ماجد حضرت عبدالمطلب و والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو مخزومی اور زوجہ حضرت فاطمہ بنت اسد جن کے چار فرزند: حضرت طالب، حضرت عقیل، حضرت جعفر اور حضرت علی علیہم السلام تھے۔ابوطالب علیہ السلام کی بیٹیوں کے نام جناب ام ہانی، جناب جمانہ اور جناب اسماء سلام اللہ علیہا ہیں۔آپ کی وفات 620 عیسوی 26 رجب المرجب کو 80 برس کی عمر میں ہوئی۔اس وقت حضرت محمد مصطفیٰ ص کی عمر 50 سال کی تھی اور حضرت علی علیہ السلام 20 سال کے تھے۔

ابوطالب ع اعتدال پسندی، انصاف پروری اور حلم و بردباری کے جوہر سے آراستہ تھے۔عرب کے نامور حکماء و دانشمند جناب ابوطالب ع سے استفادہ کرتے اور ان سے اخلاق فاضلہ کے درس لیتے تھے۔چنانچہ احنف بن قیس سے جو عرب میں حلم و بردباری کے لحاظ سے شہرہ آفاق تھا پوچھا گیا کہ تم نے یہ حلم و بردباری کس سے سیکھی ہے اس نے کہا کہ قیس ابن عاصم المنقری سے۔اور قیس ابن عاصم سے پوچھا گیا کہ تم نے حلم و بردباری کا سبق کس سے لیا ہے؟ کہا حکیم عرب اکثم ابن صیفی سے اور اکثم ابن صیفی سے پوچھا گیا کہ تم نے حکمت ریاست، حلم و بردباری و سربراہی کے اصول کس سے سیکھے ہیں؟ کہا سردار عرب وعجم، سراپا علم و ادب ابوطالب ابن عبدالمطلب سے۔''

حضرت ابوطالب ع اپنے دور کے ایک مدبر و معلم اخلاق اور مفکر و دانشمند ہی نہ تھے بلکہ ایک بلند پایہ شاعرو سخن دان بھی تھے۔اور ایک دیوان ''دیوان شیخ الاباطح'' کے علاوہ آپ کے اشعار کا ایک کافی ووافی ذخیرہ تاریخ و سیر کی کتابوں میں بکھرا پڑا ہے۔آپ کے اشعار میں روانی وسادگی اور متانت وحسن نظم کے ساتھ ان میں اخلاقی تعلیمات اور حق پرستی وحق نوازی کے زریں درس ہوتے تھے۔اسی لیے حضرت علی علیہ السلام آپ کے اشعار کو علمی واخلاقی سرمایہ قرار دیتے ہوئے فرماتے تھے: ''ان کے اشعار پڑھو اور اپنی اولاد کو پڑھاؤ۔اس لیے کہ ان کے کلام میں علم کا بڑا ذخیرہ ہے۔''

حضرت ابوطالب علیہ السلام اپنی زندگی کے آخری لمحوں میں پیغمبر اکرم ص کی صداقت وامانت کی گواہی دینا اور خیر وسعادت اور رشد وہدایت کو ان کے اتباع سے وابستہ کرنا اعتراف رسالت وتصدیق نبوت نہیں ہے تو کیا ہے۔اور یہ ہدایت آموز و ایمان افروز کلمات ان کے اسلام کے آئینہ دار ہیں۔

زمانے سے ابوطالب کا جب سفر ٹھہرا
بلایا اپنے بھتیجے کو اور پیار کیا
علی کا ہاتھ محمد کے ہاتھ پر رکھا
بسا کے آنکھوں سے آنسو پکارے اے بیٹا
پڑے جو وقت تو گھر بار بھی لٹا دینا
لہو بھی ان کے پسینے پہ تم بہا دینا

پیغمبر ص کا سب سے بڑا ناصر ومددگار اور سرپرست غمگسار 90 برس کی عمر میں جوار رحمت میں پہنچ گیا۔ آنحضرت ص پر کوہ الم ٹوٹ پڑا، آنکھوں میں آنسو امنڈ آئے اور گلوگیر اواز میں علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ! انھیں غسل دو، کفن پہناؤ اور دفن کا سامان کرو۔خدا انھیں مغفرت کرے اور اپنی ان کے شامل حال رکھے۔''

حضرت علی نے غسل وکفن دیا۔حضور اکرم ص تشریف فرما تھے اپنے محسن ومربی چچا کو کفن میں لپیٹا ہوا دیکھ کر بہت غمزدہ ہوئے اور آنسو بہائے۔

حضور اکرم ص نے فرمایا: اے چچا آپ نے بچپن میں پالا، یتیمی میں میری کفالت کی، بڑا ہونے پر میری نصرت وحمایت کی، خداوند عالم میرے طرف سے آپ کو جزائے خیر دے۔

جب جنازے اٹھا کر لے چلے تو آپ کندھا دیتے ہوئے شروع سے آخر تک شریک جنازہ اور اس کوہ صبر و ثبات کو کوہ حجون کے دامن میں دفن کر واپس ہوئے۔

موبائل 7060888223

کرتویہ پتھ پر ملک کی فوجی بہادری، ثقافتی تنوع کا انوکھا سنگم نظر آیا

تقریب میں انڈونیشیا کے صدر پرابوسوبیانتو نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی، ملک کے مختلف حصوں سے موسیقی کے آلات کے ساتھ سارے جہاں سے اچھا بجاتے ہوئے 300 ثقافتی فنکاروں نے مظاہرہ کیا

نئی دہلی۔ملک کے 76ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر اتوار کو کرتویہ پتھ پر ہندوستان کی بھرپور ثقافتی تنوع، اتحاد، مساوات، ترقی اور فوجی صلاحیتوں کا انوکھا امتزاج نظر آیا۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر کرتویہ پتھ پر منعقدہ تقریب میں انڈونیشیا کے صدر پرابوسوبیانتو نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔اس سال قومی اہمیت کی تقریبات میں عوامی شرکت بڑھانے کے حکومت کے مقصد کے مطابق پریڈ دیکھنے کے لئے تقریباً 10,000 خصوصی مہمانوں کو مدعو کیا گیا ہے۔ان میں مختلف شعبوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والے اور سرکاری اسکیموں کا بہترین استعمال کرنے والے شامل ہیں۔یوم جمہوریہ کی پریڈ صبح 10.30 بجے شروع ہوئی اور تقریباً 90 منٹ تک جاری رہی۔تقریبات کا آغاز وزیر اعظم نریندر مودی کے نیشنل وار میموریل کے دورے سے ہوا، جہاں انہوں نے ملک کے ہیروز کو پھول چڑھائے۔ اس کے بعد، وزیر اعظم اور دیگر معززین پریڈ دیکھنے کے لیے کرتویہ پتھ سلامی ڈائس کی طرف بڑھے۔

اس کے بعد صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور انڈونیشیا کے صدر پرابوسوبیانتو روایتی بگی میں سوار ہو کر کرتویہ پتھ پر آئے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ روایت 40 سال کے وقفے کے بعد 2024 میں دوبارہ شروع کی گئی تھی۔صدر کے باڈی گارڈ، ہندوستانی فوج کی سب سے سینئر رجمنٹ کی طرف سے انہیں سکیورٹی فراہم کی گئی۔صدر جمہوریہ کی آمد کے بعد حسب روایت قومی پرچم لہرایا گیا، جس کے بعد 105 ایم ایم لائٹ فیلڈ گن، ایک دیسی ہتھیاروں کے نظام کا استعمال کر کے 21 توپوں کی سلامی دی گئی اور اور قومی ترانہ ہوا۔ پریڈ کا آغاز ملک کے مختلف حصوں سے موسیقی کے آلات کے ساتھ سارے جہاں سے اچھا بجاتے ہوئے 300 ثقافتی فنکاروں کے ذریعہ کیا گیا۔ آلات کا یہ دیسی امتزاج ہر ہندوستانی کے دل میں راگ، تال اور امید سے گونج اٹھا۔ آلات کے اس گروپ میں شہنائی، سندری، نادسورام، بین، مشک بین، رنسنگھے - راجستھان، بانسری، کارڈی مجالو، موہوری، شنکھ، توتاری، ڈھول، گونگ، نشان، چنگ، تاشا، سنبل، چینڈا، اڈکا، لیزم، تھویل، گدم باجا، تالم اور موناباد شامل تھے۔

پرچم کی تشکیل میں 129 ہیلی کاپٹر یونٹ کے ایم آئی 17 وی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔قومی پرچم کے ساتھ ہیلی کاپٹروں کے اس گروپ کی قیادت گروپ کیپٹن آلوک اہلاوت کر رہے تھے۔اس کے بعد پریڈ کا آغاز صدر کی طرف سلامی لینے کے ساتھ ہوا۔اس سال پریڈ کی کمان دہلی ایریا کے جنرل آفیسر کمانڈنگ لیفٹیننٹ جنرل بھونیش کمار نے کی۔ نیز دہلی ایریا ہیڈکوارٹر کے چیف آف اسٹاف میجر جنرل سمت مہتا پریڈ میں سکینڈ ان کمانڈ رہے۔اس کے بعد بہادری کے اعلیٰ ترین ایوارڈز کے فاتحین نے شرکت کی۔ ان میں پرم ویر چکر کے فاتح صوبیدار میجر (اعزازی کیپٹن) یوگیندر سنگھ یادو (ریٹائرڈ) اور صوبیدار میجر سنجے کمار (ریٹائرڈ) اور اشوک چکر کے فاتح لیفٹیننٹ کرنل جس رام سنگھ (ریٹائرڈ) شامل تھے۔قابل ذکر ہے کہ پرم ویر چکر دشمن کے مقابلے میں بہادری اور خود قربانی کے سب سے نمایاں کام کے لیے دیا جاتا ہے، جب کہ اشوک چکر دشمن کے سامنے بہادری اور قربانی کے برابر کاموں کے لئے دیا جاتا ہے۔

اس سال انڈونیشین نیشنل آرمڈ فورسز کی مارچنگ ٹکڑی اور انڈونیشین ملٹری اکیڈمی کے فوجی بینڈ کے ذریعہ مارچ پاسٹ کے ذریعہ کیا گیا۔انڈونیشیا کی مارچنگ ٹکڑی میں 352 ارکان ہوں گے، جس میں فوجی بینڈ میں 190 ارکان شامل تھے۔ ماؤنٹڈ کالم کی قیادت کرنے والی پہلی فوج کی ٹکڑی لیفٹیننٹ اہان کمار کی قیادت میں 61 کیولری کی رہی۔سال 1953 میں تشکیل کردہ 61 کیولری دنیا کی واحد فعال گھوڑسوار رجمنٹ ہے، جس میں تمام ریاستی گھڑسوار یونٹس کا مجموعہ ہے۔اس کے بعد نو مشینی کالم اور نو مارچنگ دستے تھے۔ پریڈ کے دوران ٹینک ٹی- 90 (بھیشم)، بی ایم پی- 2 سرتھ کے ساتھ ناگ میزائل سسٹم، برہموس، پنا کا ملٹی لانچر راکٹ سسٹم، اگنیبان ملٹی بیرل راکٹ لانچر، آکاش ہتھیاروں کا نظام، انٹیگریٹڈ بیٹل فیلڈ سرویلنس سسٹم، آل ٹیرین وہیکل (چیتک)، لائٹ اسپیشلسٹ وہیکل (بجرنگ)، وہیکل ماؤنٹڈ انفنٹری مارٹر سسٹم (ایراوت)، کوئیک ری ایکشن فورس وہیکلز (نندی گھوش اور تریپورانتک) اور شارٹ اسپین برجنگ سسٹم کا بھی کرتویہ پتھ پر مظاہرہ کیا گیا۔کرتویہ پتھ پر بریگیڈ آف دی گارڈز، جاٹ رجمنٹ، گڑھوال رائفلز، مہار رجمنٹ، جموں و کشمیر رائفلز رجمنٹ، کور آف سگنلز وغیرہ کے دستوں نے مارچ کیا۔کرتویہ پتھ پر پہلی بار تینوں فوجوں کا ایک ٹیبلو نکالا جائے گا جو اتحاد اور یکجہتی کے جذبے کو ظاہر کرے گا۔ مضبوط اور محفوظ ہندوستان کے تھیم کے ساتھ، جھانکی میں تینوں افواج کے درمیان نیٹ ورکنگ اور مواصلات کی سہولت فراہم کرنے والے مشترکہ آپریشن روم کو دکھایا گیا۔ مقامی ارجن مین جنگی ٹینک، تیجس اے کے-2 لڑاکا طیارے، جدید ہلکے ہیلی کاپٹر، ڈسٹرائر آئی این ایس وشاکھاپٹنم اور ایک ریموٹلی پائلیٹڈ ایئر کرافٹ کے ساتھ زمین، پانی اور فضا میں ایک مربوط آپریشن کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان جنگ کا منظر پیش کیا، جو ملٹی ڈومین آپریشنز میں تینوں افواج کی ہم آہنگی کو ظاہر کرتا ہے۔اس کے بعد، ریٹائرڈ فوجیوں کی جھانکی نکلی، جو ہمیشہ ترقی یافتہ ہندوستان کی طرف آگے بڑھنا کے موضوع پر مبنی تھی۔ یہ ہمارے سابق فوجیوں کے غیر متزلزل جذبے کو دلی خراج عقیدت ہے، جو نظم و ضبط، لچک اور غیر متزلزل لگن کی علامت ہیں۔اعزازی تقریب میں کھیلوں میں ہندوستان کا نام روشن کرنے والے ایوارڈ یافتہ سابق فوجیوں کو بھی شامل کیا گیا۔ان میں پدم شری ایوارڈ یافتہ صوبیدار مرلی کانت پیٹکر، جن کی کہانی بالی وڈ فلم چندو چیمپئن بنی تھی اور اعزازی کپتان جیتو رائے شامل ہیں۔اس دوران ارجن اور کھیل رتن ایوارڈ یافتہ کرنل بلبیر سنگھ کلر، کیپٹن (آئی این) ہومی موتی والا، ماسٹر چیف پیٹی آفیسر تاجندر تور، ماسٹر وارنٹ آفیسر رام مہر سنگھ اور ونگ کمانڈر گرمیت سندھو بھی موجود تھے۔ ناری شکتی کی نمائندگی تینوں خدمات کی تجربہ کار خواتین افسران نے کی، جن میں لیفٹیننٹ کرنل رویندر جیت رندھاوا، لیفٹیننٹ کمانڈر منی اگروال اور فلائٹ لیفٹیننٹ روچی ساہا شامل تھیں، جنہوں نے ہماری مسلح افواج کی تشکیل میں خواتین کے اہم کردار کو ظاہر کیا۔ پریڈ کے دوران ہندوستانی بحریہ کا دستہ 144 اہلکاروں پر مشتمل تھا، جس کی قیادت لیفٹیننٹ کمانڈر ساحل اہلووالیہ نے کی اور اس میں لیفٹیننٹ کمانڈر اندریش چودھری، لیفٹیننٹ کمانڈر کاجل انیل بھرانی اور لیفٹیننٹ دیویندر پلاٹون کمانڈر شامل تھے۔اس کے بعد ایک بحری جھانکی دکھائی گئی، جس میں ہندوستان کے سمندری مفادات کی حفاظت کرنے کے قابل ایک مضبوط خود انحصار بحریہ کو دکھایا گیا۔اس جھانکی میں ڈسٹرائر آئی این ایس سورت، فریگیٹ آئی این ایس نیلگری اور آبدوز آئی این ایس واگھشیر سمیت نئے مقامی فرنٹ لائن جدید ترین جنگی جہازوں کی نمائش کی گئی، جو مقامی جنگی جہازوں کے ڈیزائن اور تعمیر میں ہندوستان کی تیز رفتار ترقی کو ظاہر کرتے ہیں اور ایک مضبوط اور خود انحصاری دفاعی ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لئے ہندوستانی بحریہ کے عزم کو مضبوط کرتے ہیں۔ ہندوستانی فضائیہ کے دستے میں چار افسران اور 144 اہلکار شامل تھے، جن کی قیادت اسکواڈرن لیڈر مہندر سنگھ گراتی کر رہے تھے، جبکہ فلائٹ لیفٹیننٹ ممپو موئز ظہم، فلائٹ لیفٹیننٹ دامنی دیشمکھ اور فاریسٹ آفیسر ابھینو گوراسی ایڈیشنل آفیسر کے طور پر شامل ہوئے۔اس کے بعد باز فارمیشن میں تین مگ 29 طیارے نے فلائی پاسٹ کیا۔

مبصر کی نگرانی میں کرایا جائے گا چنڈی گڑھ میئر کا الیکشن

سپریم کورٹ نے ویڈیوگرافی کی بھی دی ہدایت

نئی دہلی۔ آئندہ 30 جنوری کو چنڈی گڑھ میں میئر کا الیکشن ہونا ہے۔ گزشتہ بار ہوئی بے ضابطگی کے پیش نظر اس مرتبہ انتخاب کو لے کر کئی طرح کی سختی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ آج سپریم کورٹ نے اس تعلق سے ایک اہم سماعت ہوئی جس میں عدالت عظمیٰ کہا کہ چنڈی گڑھ میئر عہدہ کے لیے غیر جانبدارانہ اور آزادانہ انتخاب یقینی بنایا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے میئر انتخاب سے متعلق معاملے پر سماعت کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ انتخابی طریقہ کار پر گہری نظر رکھی جائے گی اور ہر عمل مبصر کی نگرانی میں انجام دیا جائے گا۔ ساتھ ہی سپریم کورٹ نے میئر الیکشن کی ویڈیوگرافی کرانے سے متعلق بھی حکم جاری کر دیا ہے۔ اس کے لیے مرکز کے زیر انتظام خطہ چنڈی گڑھ کے چیف سکریٹری اور سٹی کمشنر کو نوٹس جاری کیا گیا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے چنڈی گڑھ کے میئر کلدیپ کمار کے ذریعہ داخل عرضی پر آج سماعت کرتے ہوئے ہدایت دی کہ آزاد مبصر کی تقرری کی جائے گی جو انتخابی عمل کے دوران جسمانی طور سے وہاں موجود رہے گا۔ چنڈی گڑھ انتظامیہ کو انتخاب کی ویڈیوگرافی کرنے اور سکیورٹی کے لیے ضروری انتظام کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مدت کار سے متعلق عدالت نے ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے مبصر کا نام بتائے بغیر حکم جاری کیا ہے اور کہا ہے کہ چنڈی گڑھ انتظامیہ مبصر کی اجرت دے گی۔ موجودہ میئر کلدیپ کمار کی طرف سے پیش پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل گرمندر سنگھ نے مشورہ دیا کہ ایک سبکدوش ہائی کورٹ جج کو آزاد مبصر مقرر کیا جا سکتا ہے۔ چنڈی گڑھ انتظامیہ کی نمائندگی کر رہے سالیسٹر جنرل تشار مہتا کا اس تعلق سے کہنا ہے کہ انھیں آزاد مبصر کی تقرری سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، لیکن یہ ایک مثال نہیں بنی چاہیے تا کہ سبھی میونسپل کارپوریشن سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے نہ لگیں۔ عآپ سے منسلک چنڈی گڑھ کے میئر کلدیپ کمار نے ووٹنگ کے عمل میں غیر جانبداری یقینی بنانے کے لیے خفیہ ووٹنگ کی جگہ ہاتھ اٹھا کر ووٹنگ کا مطالبہ کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ حالانکہ بنچ نے اس گزارش کو خارج کر دیا اور کہا کہ وہ اس معاملے پر سپریم کورٹ کی ہدایت میں مداخلت نہیں کرے گی۔

ٹوریس پونزی اسکیم کا ملزم گرفتار، 7 دن کی پولیس تحویل

ممبئی (یواین آئی) پلاٹینم ہرن پرائیویٹ لمیٹڈ کے سی ای او محمد توصیف ریاض عرف جان کارٹر کو کروڑوں کی ٹورس پونزی اسکیم کے مفرور ملزم کو لوناولہ کے ایک ہوٹل سے اقتصادی جرائم ونگ (ای او ڈبلیو) کی ایک ٹیم نے گرفتار کیا۔ اس معاملے کی تحقیقات کر رہی ممبئی پولیس نے پیر کو یہ معلومات دی۔ اس معاملے میں گرفتار پانچویں ملزم ریاض کو بعد میں ممبئی کی ایک عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں اسے 3 فروری تک پولیس حراست میں بھیج دیا گیا۔ پولیس نے اس کے خلاف لک آؤٹ سرکلر (ایل او سی) جاری کیا تھا۔ یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد سے وہ مفرور تھا اور پٹنہ سے ممبئی آیا تھا۔ اس کے ٹھکانے کے بارے میں موصول ہونے والی خفیہ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ ریاض نے شروع میں دعویٰ کیا تھا کہ وہ مخبروں میں سے ایک تھا۔ ممبئی، نوی ممبئی، تھانے اور میرا-بھائیندر کے علاقوں میں ہزاروں لوگوں کو اس دھوکہ دہی میں کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکہ معاملہ: فریقین کی بحث کے بعد فیصلہ محفوظ

ممبئی۔ (یواین آئی) 7/11 ممبئی سیریل لوکل ٹرین بم دھماکہ مقدمہ کی گذشتہ سات ماہ سے جاری سماعت کا آج بامبے ہائی کورٹ میں اختتام عمل میں آیا جس کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ کر لیا۔ عدالت نے فریقین کو بتایا کہ فیصلہ محفوظ کر لیے جانے کے بعد اگر عدالت کو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ مقدمہ کی سماعت مزید کر سکتی ہے لیکن یہ سماعت محض چند گھنٹوں کے لیئے ہی ہوگی۔ آج بامبے ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ کے جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چنڈک نے سینئر سرکاری وکیل راجا ٹھاکرے کی بحث کے اختتام کے بعد مقدمہ کی سماعت مکمل کیئے جانے کا حکم جاری کیا جبکہ دفاعی وکیل یوگ موہت چودھری راجا ٹھاکرے کی بحث کا زبانی جواب دینا چاہتے تھے لیکن عدالت نے انہیں اجازت نہیں دی البتہ عدالت نے انہیں تحریری بحث عدالت میں جمع کرنے کا حکم دیا۔ بامبے ہائی کورٹ نے خصوصی مکوکا عدالت کی جانب سے پانچ ملزمین کو دی جانے والی پھانسی کی سزا کی تصدیق کی عرضداشت اور ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کے خلاف داخل اپیلوں پر یکجا سماعت کی جس کے دوران ملزمین کے دفاع میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی درخواست پر ملک کے مشہور کریمنل وکلاء نے بحث کی جس میں سینئر ایڈوکیٹ ایس ناگامتو (سبکدوش جسٹس مدراس ہائی کورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ مرلی دھر (سبکدوش چیف جسٹس اڑیسہ ہائی کورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن (سپریم کورٹ آف انڈیا)، سینئر ایڈوکیٹ یوگ موہت چودھری (بامبے ہائی) نے بحث کی جبکہ استغاثہ کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ راجا ٹھاکرے نے بحث کی۔ دفاعی سینئر وکلاء کی معاونت ایڈوکیٹ عبدالوہاب خان، ایڈوکیٹ شریف، ایڈوکیٹ انصار تنبولی، ایڈوکیٹ گورو بھوانی، ایڈوکیٹ ادتیہ مہتا، ایڈوکیٹ شاہد ندیم و دیگر نے کی۔ 30/ستمبر 2015/ کو خصوصی مکوکا عدالت کے جج وائی ڈی شندے نے ممبئی لوکل ٹرین بم دھماکہ کا فیصلہ سناتے ہوئے پانچ ملزمین احتشام قطب الدین صدیقی، کمال انصاری، فیصل عطاء الرحمن شیخ، آصف بشیر اور نوید حسین کو پھانسی اور 7/ ملزمین محمد علی شیخ، سہیل شیخ، ضمیر لطیف الرحمن، ڈاکٹر تنویر، مزمل عطاء الرحمن شیخ، ماجد شفیع، ساجد مرغوب انصاری کو عمر قید کی سزا سنائی تھی جبکہ ایک ملزم عبدالواحد دین محمد کو باعزت بری کر دیا تھا۔ بامبے ہائی کورٹ ایک جانب جہاں ریاستی حکومت کی جانب سے داخل کنفرمیشن اپیلوں پر سماعت کر رہی وہیں تمام ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلہ کے خلاف داخل اپیلوں پر بھی سماعت کر رہی۔ پھانسی کی سزا پانے والے کمال انصاری کا کرونا کے دوران ناگپور سینٹرل جیل میں انتقال ہو گیا تھا۔ نچلی عدالت سے سزا ملنے کے بعد استغاثہ نے ملزمین کی پھانسی کی سزا کی تصدیق کے لیئے بامبے ہائی کورٹ میں اپیل داخل کی تھی۔

کیجریوال کے کہنے پر بابا صاحب کا مجسمہ توڑا گیا: بی جے پی

نئی دہلی۔ (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے پنجاب کے امرتسر میں بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی بے حرمتی کے معاملے پر عام آدمی پارٹی (آپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال پر حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ ان کے (مسٹر کیجریوال) کے کہنے پر ہوا ہے۔ بی جے پی کے قومی ترجمان اور لوک سبھا کے رکن سمبیت پاترا نے دہلی اسٹیٹ بی جے پی ہیڈکوارٹر میں نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا "مسٹر کیجریوال کے کہنے پر امرتسر میں بابا صاحب کی توہین کی گئی۔" انہوں نے کہا کہ جب پنجاب میں بابا صاحب امبیڈکر کی توہین ہوتی ہے تو پوری آپ خاموش رہتی ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب مسٹر کیجریوال نے ڈاکٹر امبیڈکر اور دلتوں کی توہین کی ہو۔ پنجاب میں انتخابات سے پہلے مسٹر کیجریوال نے کہا تھا کہ جب ہماری حکومت بنے گی۔

'امرتسر میں ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمہ پر حملہ آئین کو چوٹ پہنچانے کے مترادف'

کانگریس کا سخت حملہ، پنجاب میں عآپ حکومت نے خوف کا ماحول بنا دیا ہے، رات کے وقت عوام کے ساتھ ساتھ پولیس نے بھی باہر نکلنا چھوڑ دیا

نئی دہلی۔"2 فروری 2017 میں کے پی ایس گل جی نے کہا تھا کہ اگر پنجاب میں عآپ کی حکومت آئے گی تو دہشت گردی اور شورش پسندی کو فروغ ملے گا۔ کے پی ایس گل جی کی یہ بات اب سچ ثابت ہو رہی ہے۔" یہ بیان کانگریس کے سینئر لیڈر اجئے ماکن نے آج ایک پریس کانفرنس میں دیا اور گزشتہ روز امرتسر میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمہ کو نقصان پہنچائے جانے پر عآپ حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا۔ اجئے ماکن دراصل 'عآپ کے پاپ' (عام آدمی پارٹی کے گناہ) سلسلہ کے تحت منعقد پریس کانفرنس میں کچھ اہم حقائق سامنے رکھ رہے تھے۔ ان کے ساتھ پنجاب کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سکھجندر رندھاوا اور بھگونت پال وغیرہ بھی موجود تھے۔ اس موقع پر کانگریس کے خزانچی اجئے ماکن نے عآپ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ "کل امرتسر میں جس طرح سے بابا صاحب کے مجسمہ پر حملہ کیا گیا ہے، وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہ آئین پر حملہ ہے۔" "پنجاب کی عآپ حکومت پر حملہ کرتے ہوئے اجئے ماکن نے کہا کہ "پنجاب میں عآپ حکومت نے خوف کا ماحول بنا دیا ہے۔ رات کے وقت عوام کے ساتھ ساتھ پولیس نے بھی باہر نکلنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ حکومت آئین کو بھی نہیں مانتی۔ ملک مخالف عآپ حکومت کو پنجاب اور دہلی سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔" دہلی اسمبلی انتخاب کے لیے عآپ کے انتخابی منشور پر ماکن نے کہا کہ "پہلے کیجریوال گزشتہ انتخابات میں کیے گئے وعدوں پر بات کریں۔" سکھجندر رندھاوا نے بھی میڈیا سے خطاب کیا اور کہا کہ "کیجریوال ملک کو برباد کرنے کا ماڈل لے کر گھوم رہے ہیں۔ آج پنجاب میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے، سب عآپ کی وجہ سے ہے۔ پنّو پر ہم سے کیس چلانے کا مطالبہ رکھا تھا۔ پنّو نے چیلنج پیش کیا تھا کہ اس نے 16 ملین ڈالر یعنی 128 کروڑ روپے کا فنڈ دیا تھا، تشہیر بھی کی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ ہمت ہے تو ہمارے خلاف کچھ کر کے دکھاؤ، لیکن نہ بھگونت مان نے کچھ کیا اور نہ مرکزی حکومت نے۔" رندھاوا کا کہنا ہے کہ "پنجاب میں جگہ جگہ خالصتانیوں کو فروغ مل رہا ہے۔ 31 دسمبر تک پنجاب کے 8 پولیس اسٹیشنوں پر گرینیڈ حملے ہوئے ہیں۔ اب ان کی تعداد 11 ہو گئی ہے۔ یہ گرینیڈ آسٹرین ہیں اور ممبئی حملے میں انہی گرینیڈ کا استعمال ہوا تھا۔ لیکن پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے نہ کوئی پریس کانفرنس کی اور نہ پولیس افسران کے ساتھ کوئی میٹنگ کی۔"

یونیفارم سول کوڈ آئین کے خلاف، مسلمانوں کیلئے ناقابل قبول: ملی کونسل

نئی دہلی۔ اتراکھنڈ میں نافذ کیا گیا یونیفارم سول کوڈ مسلمانوں کے خلاف اور ان کو غیر اسلامی نظام پر عمل کرنے کیلئے مجبور کرنے والا قانون ہے جو واضح طور پر آئین ہند میں دی گئی مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور مسلمان اس کو کبھی بھی قبول نہیں کر سکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار آل انڈیا ملی کونسل کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر محمد منظور عالم نے کیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ شروع سے مسلمانوں کا موقع رہا ہے کہ مسلم پرسنل لاء عمل کرنا ان کا بنیادی اور آئینی حق ہے، آئین میں باضابطہ اس کی صراحت موجود ہے۔ مسلمانوں نے ہمیشہ اس کا اعلان بھی کیا ہے کہ وہ یکساں سول کوڈ کے خلاف ہے اس کے باوجود اس طرح کے قانون کا نفاذ واضح طور پر ناقابل قبول ہے۔ متعدد مرتبہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ملک کی اکثریت اس قانون کی حمایت نہیں کرتی ہے، آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے وفد سے ملاقات کے بعد لاء کمیشن نے بھی اس حوالے سے حکومت کو مشورہ دیا تھا کہ یکساں سول کوڈ کی اس ملک کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی اسے نافذ کرنا چاہیے ہے۔

جمہوریت کی پاسداری اور حفاظت ہمارا قومی فریضہ ہے: ڈاکٹر شمس اقبال

قومی اردو کونسل میں 76ویں یوم جمہوریہ کے موقعے پر تقریب پرچم کشائی

نئی دہلی: جمہوریت ایک عظیم نعمت ہے جس کی پاسداری اور حفاظت ہمارا قومی فریضہ ہے۔ جمہوریت جہاں ہمیں بہت سارے سیاسی و سماجی حقوق سے بہرہ ور کرتی ہے وہیں ہمارے اوپر اس کی بقا اور استحکام کے حوالے سے کچھ ذمے داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جنھیں نبھانا ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار 76ویں یوم جمہوریہ کے موقعے پر پرچم کشائی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے قومی اردو کونسل کے ڈائرکٹر ڈاکٹر شمس اقبال نے کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ آج کا دن محض جشن منانے کا دن نہیں ہے بلکہ یوم احتساب بھی ہے۔ آج کے دن ہمیں ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہیے اور یہ عہد بھی کرنا چاہیے کہ اپنے قومی فرائض کی ادائیگی میں کسی کوتاہی سے کام نہیں لیں گے۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے کہا کہ اردو نثر و نظم کا ہندوستانی جمہوریت کے تحفظ میں غیر معمولی کردار رہا ہے اور ہمارے شاعروں، صحافیوں اور تخلیق کاروں نے قومی شعور بیدار کرنے اور حب الوطنی کے جذبات کو مستحکم کرنے میں تاریخی رول نبھایا ہے۔ قومی اردو کونسل اس زبان کے فروغ و اشاعت کے لیے مختلف سطحوں پر کام کر رہی ہے اور اس زبان کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ قبل ازاں قومی اردو کونسل کے صدر دفتر جسولہ میں پرچم کشائی تقریب کا نہایت تزک و احتشام سے اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے پرچم کشائی کی۔

بچوں کی تربیت سازی بہت ضروری ہے: ڈاکٹر سید فاروق

آل انڈیا ادب اطفال سوسائٹی کی جانب سے، لندن سے تشریف لائے ادیب و شاعر اور کالم نگار فہیم اختر کے اعزاز میں "ایک شام فہیم اختر کے نام" کا انعقاد

نئی دہلی۔ آل انڈیا ادب اطفال سوسائٹی کی جانب سے تسمیہ آڈیٹوریم اوکھلائی دہلی میں، لندن سے تشریف لائے فہیم اختر شاعر ادیب اور کالم نگار کے اعزاز میں "ایک شام فہیم اختر کے نام" سے گفتگو اور شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت تسمیہ آل انڈیا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے چیئرمین ڈاکٹر سید فاروق صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر شہپر رسول صاحب وائس چیئرمین اردو اکیڈمی دہلی اور سابق صدر شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، خلیل الرحمن ایڈووکیٹ سپریم کورٹ مہمان ذی وقار کی حیثیت سے، ان کے علاوہ ڈاکٹر نعیمہ جعفری پاشا مشہور و معروف افسانہ نگار اور بچوں کی ادیبہ، محمد سراج عظیم ادیب الاطفال اور سکریٹری آل انڈیا ادب اطفال سوسائٹی اعزاز فہیم اختر کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔ نظامت کے فرائض پہلے سیشن کے لئے انٹرنیشنل مشاعروں کے ناظم، شاعر و ادیب معین شاداب اور شعری نشست کی انس فیضی معروف طنز و مزاح کے شاعر نے انجام دیئے۔

پروگرام کا آغاز معین شاداب نے عالمی شہرت یافتہ نعت گو شاعر تابش مہدی صاحب کے انتقال پر، خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دو منٹ کے لئے وقفہ میں دعائے مغفرت سے کیا۔ معین شاداب نے اپنے آغاز میں سراج عظیم کو مہمانان کے لئے استقبالیہ کلمات کہنے کے لئے مدعو کرتے ہوئے کہا کہ وہ شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق صدر مرحوم پروفیسر حنیف کیفی کے صاحب زادے ہیں جو ان کی ادبی وراثت کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ سراج عظیم جیسے لوگ ادب اطفال کو اپنا مشق سخن بنائے ہوئے ہیں، وہ سن 78 سے لکھ رہے ہیں۔ انھوں نے آل انڈیا ادب اطفال سوسائٹی کی تشکیل کی جس کے تحت بچوں کے ادب پر متعدد پروگرام، سیمینار اور ورکشاپس منعقد کئے۔ صاحب اعزاز فہیم اختر کے لئے آج کی یہ شام بھی اس سوسائٹی کے بینر سے منعقد کی گئی ہے۔ انھوں نے بچپن کے نام سے ایک واٹس ایپ گروپ بنایا جو برصغیر میں ادب اطفال کی پہچان بن گیا ہے۔ سراج عظیم نے بچوں کے ادب کو تیس نئے لکھنے والے دئے ہیں۔ وہ مستقل بنا کسی ستائش اور صلہ کے ادب اطفال کی ترقی و ترویج کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ سراج عظیم نے مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ سید فاروق صاحب جیسے لوگ اردو کے مخلص، ادب نواز شخصیت ہیں جو ہمہ وقت اردو کی محفلوں کی سرپرستی اور ان کی رونقوں میں روح پھونکتے رہتے ہیں۔

فہیم اختر کا تعارف کراتے ہوئے سراج عظیم نے کہا فہیم اختر پچھلے 34 سال سے لندن میں مقیم ہیں اور وہاں اردو کی محفلیں آراستہ کرتے رہتے ہیں۔ کل ہی جے این یو میں ان کے شعری مجموعہ "خواب پلکوں پہ" کا اجراء ہوا ہے۔ وہ ایک سنجیدہ فکر شاعر افسانہ نگار اور کالم نگار ہیں۔ حالات حاضرہ پر ان کے کالم کئی ممالک کے اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ آپ کا تعلق کلکتہ سے ہے۔ آپ نے ایک ادبی تنظیم اپنے والد کے نام پر صوفی جمیل احمد سوسائٹی بنائی ہوئی جس کے تحت مختلف سرگرمیوں کے علاوہ ہر سال کسی ادبی شخصیت کو صوفی جمیل احمد ایوارڈ دیتے ہیں۔

صدر محفل ڈاکٹر سید فاروق نے اپنی تقریر میں ادب اطفال کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا۔ آج کے دور میں بچوں کی تربیت سازی بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹر فاروق نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بچوں سے محبت سے پیش آنا چاہئے نہ کہ سختی سے۔ انھوں نے فہیم اختر اور تمام مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے فہیم اختر کو مبارکباد پیش کی انھوں نے کہا بچوں کے لئے لکھنا ایک کار احسن ہے ہم سراج عظیم کو اس کے لئے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اس کے بعد شعری نشست کا آغاز ہوا جس کی نظامت انس فیضی نے بڑی خوش اسلوبی سے کی۔ قارعین کے لئے شعراء کے منتخب اشعار پیش ہیں۔

میں نے بھی دیکھنے کی حد کر دی
وہ بھی تصویر سے نکل آیا
پروفیسر شہپر رسول

شوق سے مجھ کو جلاتے رہو ہر شام کے بعد
میں کوئی شمع نہیں ہوں جو پگھل جاؤں گا
فہیم اختر

زندگی کا ہے فسانہ سارا کا سارا غلط
خط غلط معنی غلط املا غلط انشا غلط
خلیل الرحمن

عبادتہائے مخفی، گریہ زاری، اشک افشانی
مگر اک بات جو شور اذاں میں ہے وہ میں جانوں
اخلاق آہن

اس شعری نشست میں کافی تعداد میں سامعین کے علاوہ کئی مقتدر و معزز ادبی شخصات بھی شامل تھیں۔ ان میں ڈاکٹر مظہر محمود، مظفر حسین غزالی، نور الاسلام رحمانی، شارق عباسی، ٹی این بھارتی وغیرہ شامل تھے۔ پروگرام کا اختتام سراج عظیم کے شکریہ پر ہوا۔ پروگرام کے آخر میں سید فاروق کی جانب سے پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

76ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر مدارس اور مختلف تنظیموں نے منایا جشن

دیوبند 27رجنوری (ایچ ایف خان) عالمی شہرت یافتہ دینی دانشگاہ دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبنداوردارالعلوم زکریا دیوبند سمیت دیگر تعلیمی اداروں ،سرکاری دفاتر ،سماجی وسیاسی تنظیموں کے دفاتر میں جشن جمہوریہ روایتی انداز سے منایا گیا۔اس موقع پر جشن جمہوریہ کی تاریخ اور ترانے پیش کرنے کے علاوہ طلباء وطالبات نے بہترین ثقافتی پروگرام بھی پیش کئے۔دارالعلوم دیوبند میں مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے پرچم کشائی کی ،اس کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے صدر گیٹ پر بھی ترنگا لہرایا گیا۔پرچم کشائی کے بعد خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے کہا کہ اس وقت معاشرہ کو پاک وصاف بنانے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اصلاح معاشرہ کے لئے ہمیں سخت جدوجہد کرنی پڑے گی اور نسل نو کو تاریخ سے روشناس کرانا ہوگا۔معروف ادارہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں جشن جمہوریہ کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں یوم جمہور کی اہمیت آزادی کی حصول کے لئے اہل وطن کی قربانیوں اور مسلمانوں کی ایثار اور جانباز علماء دیوبند اور اسلاف کی جدوجہد اور مسلسل کوششوں کو تازہ اور یاد کیا گیا اور پرچم کشائی کی گئی۔اس موقع پر ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے ایک طویل جنگ لڑی گئی۔اس جنگ میں نمایاں کردار علماء اور مسلمانوں کا تھا۔اگر یہ طبقہ آزادی کے لئے اپنی جانوں کی قربانی نہ دیتا اور انگریزوں کے سامنے سینہ سپر نہ ہوتا تو ہندوستان کی آزادی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا تھا،اب ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی میدان میں صدفی صد کامیابی حاصل کی جائے کیوں کہ کسی قوم کی ترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔پبلک گرلز انٹر کالج اور مدنی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں ادارے کے منیجر سہیل صدیقی نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی،اس موقع پر گرلز کالج کی طالبات اور انسٹی ٹیوٹ کے طلباء نے ثقافتی پروگرام پیش کئے،یوم جمہوریہ کی سالگرہ کے موقع پر آزادی کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے پبلک گرلز انٹر کالج کی پرنسپل صباء حسیب صدیقی نے کہا کہ جو خواب آزادی کے متوالوں نے آزاد ہندوستان کا دیکھا تھا وہ ابھی ادھورا ہے وہ تب تک پورا نہیں ہوگا جب تک ہمارے ملک سے غربت ،بے روزگاری اور بدعنوانی کا خاتمہ نہیں ہوجاتا ہے ہمیں یہ عزم کرنا چاہئے کہ ہم ملک کی ترقی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کیلئے گامزن رہیں گے۔جامعہ طبیہ دیوبند میں پرچم کشائی ادارے کے سکریٹری ڈاکٹر انور سعید اور اختر سعید نے مشترکہ طور پر کی اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو جنگ آزادی کی تحریک میں اپنے بزرگوں کے کردار کو عوام کے سامنے نمایاں کرنے کی ذمہ داری خود مسلمانوں کی ہی ہے انہیں اس بات کے اوپر منحصر نہیں رہنا چاہئے کہ ہماری آباؤ اجداد کی تعریف دوسرے لوگ کریں گے،انہوں نے کہا کہ مسلمانوں نے حب الوطنی کی جو تاریخ رقم کی ہے وہ ہندوستان کی کسی دوسری قوم کا نصیب نہیں بن سکتا۔مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند میں یوم جمہوریہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے ادارہ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سید تجمل حسین نے کہا کہ ہندوستان کی جنگ آزادی کا جب ذکر ہوتا ہے تو بعض تنگ نظر مورخین بڑے مجاہدین جنگ آزادی علماء کی قربانیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں،لیکن ان کے ذکر کے بغیر آزادی کی تاریخ نامکمل ہے۔انہوں نے کہا کہ اس ملک کے مسلمان اپنے ملک کے وفادار ہیں اور ملک کی تعمیر وترقی میں شانہ بہ شانہ کھڑے ہوکر بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں۔جامعہ الشیخ حسین احمد مدنی خانقاہ دیوبند کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے ادارہ میں پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کے بعد طلبہ کو بتایا کہ 1857 کی جنگ آزادی ہو یا انیسویں صدی کے اوائل میں جنگ آزادی کی جدوجہد ہوں ان سب میں مدارس کے طلبہ اور علماء کرام نے آزادی کا علم بلند کئے رکھا اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔انہوں نے کہا کہ علماء کرام ہمیشہ ملک وملت اور انسانیت کے سچے بہی خواہ رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس ملک کو آزاد کرانے کے لئے 70ہزار علماء نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کردیا۔نواز گرلز پبلک اسکول میں پرچم کشائی کے بعد طالبات سے خطاب کرتے ہوئے اسکول کے بانی ڈاکٹر نواز دیوبندی نے کہا کہ اپنی زرین تاریخ کو ہم نے خود گرد آلود کردیا،آج ہمارے بچے اس بات سے بے خبر ہیں کہ ان کے بزرگوں نے اس ملک کی آزادی کے لئے کون کون سے تاریخی کارنامے انجام دیئے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اس ملک میں مدارس اور علمائے کرام نے جو بیش بہا قربانیاں دی ہیں وہ اس ملک کی تاریخ کا ایک زرین باب ہے۔مولانا آزاد پیرا میڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی،دارالعلوم فاروقیہ دیوبند کے مہتمم مولانا نورالہدی قاسمی بستوی اور جامعۃ القدسیات للبنات کے مہتمم قاری عامر عثمانی نے اپنے اپنے اداروں میں پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کے بعد کہا کہ موجودہ صورت حال سے قطعی دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے،ہمارے پاس دین واسلام کی روشنی موجود ہے۔اسلام میں ایسی تعلیمات موجود ہیں جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتی رہیں گی اور نئے مسائل کا حل پیش کرتی رہیں گی۔دون بلس اکیڈمی کے چیئر مین پردیپ ورما،سرووئے گیان پبلک اسکول کے پرنسپل روپیش سیتی،اسلامیہ انٹر کالج کے پرنسپل ارشد زماں،سابق میلہ چیئر مین اجے گاندھی اور دارالعلوم اشرفیہ دیوبند کے مہتمم مولانا سالم اشرف قاسمی نے عظیم مجاہد آزادی کی قربانیوں کو یاد کیا اور اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارک باد پیش کی۔معروف دینی ادارہ جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ کے مہتمم مولانا ابراہیم قاسمی قل ہند رابطہ مدارس کے قومی صدر مولانا عبداللہ ابن القمر الحسنی ،الحاج شاہ عالم قاسمی،سابق رکن نگر پالیکا دیوبند ایوب بیگ ،یونانی میڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر قمرالزماں قریشی،ڈاکٹر شمیم دیوبندی اور عیدگاہ وقف کمیٹی کے سکریٹری محمد انس صدیقی نے کہا کہ آزادی تو حاصل کرلی گئی،مگر اس کے لئے بڑی اذیتیں سہیں اور تکلیفیں برداشت کیں مگر اب ہمیں واقعتاً آزادی کو باقی رکھنے کے لئے جدوجہد اور محنت کرنے کی ضرورت ہے۔مدنی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا عبدالحنان قاسمی،سابق ریاستی وزیر قاری راؤ ساجد،معروف روحانی معالج حافظ فہیم عثمانی،سابق ریاستی وزیر سید عیسی رضاء نقوی،جامعہ اسلامیہ اختر المدارس کے مہتمم مفتی سید طاہر میاں،جامعہ الہامیہ مدرسۃ للبنات دیوبند کے منیجر عرشی بیگ اور جمعیت اصلاح ملت ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید علی اصغر میاں نے کہا کہ صرف جذباتی نعرے لگا کر اور آزادی کے گیت گا کر آزادی کا حق ادا نہیں ہوسکتا،آزادی کے تقاضے پورے کرنے کیلئے قومی اتحاد قانون کا احترام کمزوروں کو اوپر اُٹھانا او رو دیانتداری سے محنت کرنا جیسی شرائط لازمی ہیں اگر نفرت،ظلم اور پھوٹ کا لاوا اسی طرح اُبلتا رہا تو ہندوستان کے عوام اور اس ملک کے لئے یہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

اتوار کے روز ملک بھر میں یوم جمہوریہ کا جشن پورے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا،اسی مناسبت سے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم وقف دیوبند میں حسب سابق امسال بھی جشن جمہوریہ کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور مہتمم ادارہ مولانا محمد سفیان قاسمی کے بدست پرچم کشائی عمل میں آئی۔اس موقع پر مولانا محمد سفیان قاسمی نے کہا کہ جمہوری قانون کے اعتبار سے اس ملک کے قانون کا مطالعہ کیا جائے تو ہمارے ملک کا قانون بہت منظم،مرتب اور متنوع ہے اور اس میں ہر طبقہ کا بھرپور خیال رکھا گیا ہے اور کسی طرح کے ساتھ بھید بھاؤ اور اونچ نیچ اور دونظری سے صاف رکھا گیا ہے۔اگر ہندوستانی باشندے یہاں کی حکومت اور عدلیہ سب کے سب یہاں کے قانون کی سو فیصد پاسداری اور رعایت کرنے لگیں،تو یہ ملک صحیح معنی میں بے مثال و بے نظیر جمہوری ملک بن جائے گا اور پھر کسی طبقہ کو کسی سے شکایت نہیں رہ جائے گی۔انہوں نے کہا کہ یوم جمہوریہ ہندوستان کی تاریخ کا وہ انقلابی اور تاریخ ساز دن ہے جس میں ہمارے اکابر واسلاف کی شبانہ روز جدجہد کے بعد ۱۹۵۰ء میں دنیا کا سب سے عظیم الشان نظام جمہوری کا نفاذ اس ملک میں عمل میں آیا،جسکی بدولت آج ہم دنیا کے سب سے عظیم جمہوری ملک میں رہتے ہوئے یوم جمہوریہ کے پرمسرت موقع پر اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد کرنا قابل افتخار اور مستقبل کیلئے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔اس موقع پر ادارہ کے نائب مہتمم مولانا ڈاکٹر محمد شکیب قاسمی نے کہا کہ کسی بھی ملک اور باشندگان ملک کیلئے آزادی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔ہمارے ملک کی آزادی میں جہاں ہر مذہب کے ماننے والوں کی قربانیاں شامل ہیں۔وہیں جدوجہد آزادی میں مسلمانوں کی سرگرم شمولیت اور قربانیاں بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔مولانا ڈاکٹر شکیب قاسمی نے کہا کہ ہندوستان کو طویل جدوجہد کے بعد آزادی کی نعمت حاصل ہوئی،جس کے لیے ہمارے اسلاف نے زبردست قربانیوں کا نذرانہ پیش کیا،جان و مال کی قربانیاں دیں،تحریکیں چلائیں تختہ دار پر چڑھے،پھانسی کے پھندے کو جرات وحوصلہ اور کمال بہادری کے ساتھ بخوشی گلے لگایا،قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں اور حصول آزادی کی خاطر میدان جنگ میں نکل پڑے،جس کے نتیجہ میں غیر ملکی (انگریز) ملک سے نکل جانے پر مجبور ہوئے۔اس دوران جملہ اساتذہ ونظمائے شعبہ جات موجود تھے۔

امروہہ کے تعلیمی اداروں میں جشن جمہوریہ کی رونق کا منظر

ٹانڈہ میں جوش خروش سے یوم جمہوریہ کا جشن منایا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ٹانڈہ میں یوم جمہوریہ کا جشن پورے جوش خروش کے ساتھ منایا گیا۔اس موقع پر سرکاری وغیر سرکاری دفتروں،مختلف اسکول کالجوں اور مدرسوں سمیت دیگر تمام مقامات پر یوم جمہوریہ کی تقریبات کا انعقاد کیا گیا اور قومی پرچم پھرایا گیا۔تفصیلات کے مطابق ٹانڈہ کے تقریباً تمام چھوٹے بڑے مدارس،اسکول اور کالج کے علاوہ مختلف مقامات پر جشن یوم جمہوریہ کی تقریبات کا انعقاد اتوار کے روز جوش خروش کے ساتھ کیا گیا۔اس دوران قومی پرچم پھرایا گیا اور قومی ترانہ پڑھا گیا۔اس کے بعد ثقافتی پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا۔شہر کے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم منظر حق اور منظر حق نسواں انٹر کالج میں 76 واں یوم جمہوریہ کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔منعقد تقریب میں ادارے کے منیجر حاجی اشفاق احمد نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔اس کے بعد طلبہ و طالبات نے حب الوطنی پر مبنی ترانے اور نظمیں پیش کیں۔اس دوران حاجی اشفاق نے باشندگان وطن کو یوم جمہوریہ کی پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہوئے عظیم مجاہد آزادی کی قربانیوں کو یاد کیا اور وطن کے نام محبت اور ہم آہنگی کا پیغام دیا۔اس موقع پر حاجی وقاری محمد مکی،حاجی ارشاد احمد،شکیل اختر ٹائیگر،چودھری عبدالعلیم،محمد عارف خان،مولانا محمد اظہر،جمال اختر انصاری،محمد عالم،حاجی جمال افضل،حاجی محمد عرفان،غفران احمد وغیرہ موجود رہے۔جبکہ جامعہ عربیہ کنزالعلوم میں منیجر طفیل اختر کی صدارت میں یوم جمہوریہ کی شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔منعقد تقریب میں انہوں نے قومی پرچم پھرایا۔اس کے بعد طلبہ وطالبات نے قومی ترانہ پیش کیا۔اس دوران طفیل اختر نے ہندوستان کی جنگ آزادی اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور باشندوں کو یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کی۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا جمہوریت والا ملک ہے:ضیاءالرحمن انصاری

بارہ بنکی (محمد مدثر):مدرسہ جامعہ عربیہ نورالعلوم زید پور میں یوم جمہوریہ کا جشن جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔منیجر حاجی ضیاء الرحمن انصاری کے بدست پرچم کشائی ہوئی۔اس موقع پر ضیاء الرحمن انصاری نے خطاب کرتے ہوئے کہ وطن عزیز کو آزاد کرانے میں زبردست قربانیاں پیش کی گئیں اور ظلم وبربریت کی ایک طویل داستان لکھی گئی جسکا ہر صفحہ ہندوستانیوں خصوصاً مسلمانوں کے خون سے رنگین ہے،جذبہ آزادی سے سرشار اور سر پر کفن باندھ کر وطن عزیز اور اپنی تہذیب کی بقاء کے لئے بے خطر آتش فرنگی میں کودنے والوں میں مسلمان صف اول میں تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہمارا ملک ہندوستان 15 اگست 1947 کو آزاد ہوا اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی قیادت میں دو سال گیارہ مہینے اٹھارہ دن کی انتھک جدوجہد کے بعد دستور ہند کو تشکیل دیا گیا اور 26 جنوری 1950 کو ہندوستان دنیا کے نقشہ پر جمہوری ملک کی حیثیت سے ابھر کر آیا اور آج پوری دنیا میں سب سے بڑا جمہوری ملک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔اس موقع پر حاجی محمد شعیب،قربان احمد،مفتی عبدالحلیم مظاہری،مولانا محمد اسجد ندوی،مولانا محمد ابصار ندوی،مفتی حفیظ الرحمن قاسمی،قاری عثمان ندوی،قاری سید نجیب احمد،ماسٹر محمد فیض سمیت تمام اساتذہ وطلباء موجود رہے۔

76واں یوم جمہوریہ این ٹی پی سی ٹانڈہ میں بڑی شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کے امنگ اسٹیڈیم میں 76 واں یوم جمہوریہ بڑی شان وشوکت سے منایا گیا۔تقریب کے مہمان خصوصی این ٹی پی سی چیف جے دیو پریدا کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی۔قومی ترانے اور این ٹی پی سی گانے کے بعد انہوں نے شاندار پریڈ کا معائنہ کیا۔منعقد پریڈ میں ڈالس اسکول،وویکانند ششوکنج،وویوت پریشد گورنمنٹ انٹر کالج،بیسک پرائمری اسکول،سینٹرل انڈسٹریل سکیورٹی فورس اور مقامی سکیورٹی فورس کے دستوں نے حصہ لیا۔اس دوران انہوں نے این ٹی پی سی کے تمام اراکین اور باشندگان وطن کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔منعقد تقریب کے اگلے مرحلے میں سنٹرل انڈسٹریل سکیورٹی فورس (سکیورٹی برانچ) نے جدید رائفلوں اور مشین گنوں کے ساتھ مسلح لڑائی کا شاندار مظاہرہ کیا۔جبکہ اس سے پہلے بلومنگ بڈس،بال بھون،وویوت پریشد گورنمنٹ انٹر کالج،وویکانند ششوکنج،ڈالیمس کے بچوں نے مختلف ثقافتی پروگرام پیش کئے۔جن میں قومی اتحاد اور حب الوطنی پر مبنی کئی دلکش گیت اور ڈانس کے پروگرام شامل رہے۔اس موقع پر جے دیو پریدا نے ملازمین،سینٹرل انڈسٹریل سکیورٹی فورس اور ٹاؤن شپ سکیورٹی اہلکاروں اور کنٹریکٹ ورکروں کو پاور ایکسل ایوارڈ،بزنس یونٹ ہیڈ (بی یو ایچ)،میریٹوریس،سیفٹی اور لیبر ایوارڈ سے نوازا۔تقریب کے اختتام پر این ٹی پی سی کے ایڈیشنل جنرل منیجر (انسانی وسائل) رجنیش کمار کھیتان نے تقریب میں تمام شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کی۔

550 طلبہ کی دستار بندی،نقد انعامات،کتابوں اور اسناد سے نوازا گیا

جامعتہ الشیخ حسین احمد مدنی میں ختم بخاری شریف اور جلسہ دستار بندی پروگرام

دیوبند 27رجنوری (ایچ ایف خان) گذشتہ شب بعد نماز عشاء دیوبند کے معروف دینی ادارہ جامعتہ الشیخ حسین احمد مدنی میں ختم بخاری شریف اور جلسہ دستار بندی پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔جس میں مہتمم ادارہ،اساتذہ اور علما کے بدست دورہ حدیث شریف کے فارغ التحصیل 550 طلبہ کی دستار بندی کی گئی اور انہیں نقد انعامات،کتابوں اور اسناد سے نوازا گیا۔اس موقع پر جامعہ کے بانی و مہتمم مولانا مزمل علی آسامی نے دورۂ حدیث کے تمام 550 طلبہ کو بخاری شریف کا اختتامی درس دیا اور ملک وقوم نیز امن عالم کے لئے دعاء کرائی۔دوران خطاب مولانا مزمل علی قاسمی نے احادیث نبویؐ کی فضیلت وکمالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ بخاری شریف اپنی مختلف خصوصیات کی بنا پر قرآنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے،بخاری شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجموعہ ہے اور اس میں وہ احادیث ہیں جن کی صحت میں شبہ نہیں،امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جو احادیث نقل کی ہیں،اس میں راوی وغیرہ انتہائی ثقہ ہیں،جس سے اس میں موجود احادیث کے حدیث رسول ہونے میں شبہ نہیں رہ جاتا اور جو بات حدیث ہو اس کے صحیح ہونے میں قرآن کی آیات بھی ہیں احادیث بھی ہیں،اقوال صحابہ بھی ہیں،بخاری شریف کی صحت پر اجماع امت ہے،اور اجماع یہ حجت شرعیہ ہے،امام بخاری رحمہ اللہ کے معاصرین اور اس کے بعد کے معتبر علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ وہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔مولانا مزمل علی قاسمی نے طلبہ کو سیرت نبویؐ سے سبق حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے دورۂ حدیث کے تمام 550 طلبہ کو اجازت حدیث دی اور نصیحت کی کہ اسلام کا داعی بن کر اب آپ کو میدان عمل میں قدم رکھنا ہے اور اسلام کے آفاقی پیغام کو احسن طریقہ سے دوسروں تک پہنچانا ہے۔مولانا مزمل علی نے کہا کہ ہمارے لئے یہ امر بھی باعثِ اعزاز ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں جامعہ ہذا سے سیکڑوں طلبا کا دارالعلوم دیوبند سمیت مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا ہے اور وہاں ہمارے طلبہ ہر مرحلہ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔انہوں نے بیعت کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بیعت سنت ہے،جس میں مرشد اور اس کے شاگرد (مرید) کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے،مرشد یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنا سکھائے گا،اور مرید وعدہ کرتا ہے کہ مرشد جو بتلائے گا اس پر عمل ضرور کرے گا،انہوں نے بتایا کہ بیعت فرض و واجب نہیں ہے،اس کے بغیر بھی مرشد کی رہنمائی میں اصلاحِ نفس کا مقصد حاصل ہوسکتا ہے،لیکن بیعت چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے اور معاہدہ کی وجہ سے فریقین کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی قوی رہتا ہے،اس لیے بیعت سے اس مقصد کے حصول میں بہت برکت اور آسانی ہوجاتی ہے۔درس کے اختتام پر مولانا مزمل علی قاسمی نے امن عالم اور ملک وقوم کی سلامتی کیلئے رقت آمیز دعا کرائی اس موقع پر ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے سبھی 1750 طلبہ کے علاوہ دیگر مدارس کے طلبہ اور علاقہ کے لوگ بھی بڑی تعداد میں موجود رہے۔قبل ازیں پروگرام کا آغاز جامعہ ہذا کے طالبعلم محمد علی کی نعت پاک اور محمد مصدق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔پروگرام کو کامیاب بنانے والوں میں استاذ جامعتہ الشیخ حسین احمد مدنی مولانا محمد آصف،مولانا احمد سعید پالنپوری،مولانا محمد عزیز،مولانا صدر عالم،معروف معالج ڈاکٹر عدنان ملک،ڈاکٹر نوشاد احمد اور محمد ریحان قریشی کا خاص تعاون شامل تھا۔اس دوران ادارہ میں زیر تعلیم طلبہ کے والدین،سرپرستان اور شہر کے سرکردہ افراد سمیت مختلف تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

گورکھپور جیل انتظامیہ نے اے پی سی آر کو اعزاز سے نوازا

گورکھپور۔یوم جمہوریہ کے موقع پر گورکھپور کی ضلع جیل میں ایسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس (APCR) کے کاموں کی ستائش کرتے ہوئے تنظیم کے نمائندوں اے پی سی آر اتر پردیش جیل کوآرڈینیٹر محترمہ مینا سونی اور گورکھپور کے ایڈوکیٹ محمد رافع کو اعزازی سند سے نوازا گیا۔اس موقع پر ضلع جیل گورکھپور کے سینئر سپرنٹنڈنٹ جناب ڈی کے پانڈے نے کہا کہ پچھلے کئی سالوں سے اے پی سی آر کے افراد جیل میں آتے ہیں اور ایسے قیدیوں کی مدد کرتے ہیں جو انتہائی غریب ہیں یا جن کے اہل خانہ کا کوئی پتہ نہیں ہوتا۔ایسے قیدیوں کو مالی امداد کے ذریعہ رہا کرایا جاتا ہے۔انہوں نے اے پی سی آر کے کاموں کو بھی خوب سراہا۔گورکھپور جیل کے جیلر جناب آلوک کشواہا نے بھی اے پی سی آر کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں بہت کم ایسی تنظیمیں ہیں جو خدمت کے جذبے سے کام کررہی ہیں۔جیل میں کئی ایسے قیدی ہوتے ہیں جن کے اہل خانہ ان سے رابطے میں نہیں ہوتے ہیں۔ایسی صورتحال میں اے پی سی آر نہ صرف ان کی مالی مدد کرتا ہے بلکہ انہیں قانونی مدد فراہم کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔اے پی سی آر اتر پردیش چیپٹر کی جیل کوآرڈینیٹر محترمہ مینا سونی اور گورکھپور سے ایڈوکیٹ محمد رافع یوم جمہوریہ کے موقع پر منعقدہ جیل کے پروگرام میں موجود تھے اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔

انجمن وظیفہ سادات علی گڑھ کے آفس میں قومی پرچم لہرایا گیا

انجمن وظیفہ سادات علی گڑھ کے ہیڈ آفس میں یوم جمہوریہ کے موقع پر انجمن کے جنرل سکریٹری سید مصطفیٰ بلگرامی کے ہاتھوں راشٹریہ جھنڈا لہرایا گیا۔بلگرامی صاحب نے موجود حضرات کو اس جشن کے حوالے سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے آئین کی مضبوطی،خوبی اور اہمیت یہ ہے کہ ہم اس اتحاد کا جشن مناتے ہیں جو ہمیں ایک قوم کے طور پر جوڑتا ہے اور آئین کے مطابق زندگی گزارنے اور کام کرنے کا سبق سکھاتا ہے۔ہم اپنے ورثے پر فخر کریں اور اپنے پیارے ملک کے روشن مستقبل کے لیے کام کریں۔ اس خاص دن پر آیئے ان لوگوں کی قربانیوں کو سلام پیش کریں جنھوں نے جمہوریت کو ممکن بنایا۔

لِساڑی گیٹ میں پانچ افراد کے قتل کا سنسنی خیز انکشاف،مفرور ملزم پولیس مقابلے میں ہلاک

میرٹھ 27 : جنوری (پی این ایس) یہاں کے لساڑی گیٹ علاقے میں 9 جنوری کو ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کو بے رحمی سے قتل کردیا گیا تھا۔یہ خوفناک واردات شہر کی 'سہیل گارڈن کالونی' میں پیش آئی۔جہاں مقتولین میں معین،اس کی بیوی آسمہ اور ان کی تین کمسن بیٹیاں شامل تھیں،جن کی عمر 9 سال، 4 سال اور ایک سال تھی۔تینوں بچیوں کی لاشیں بیڈ کے باکس میں چھپائی گئی تھیں۔قتل کی واردات مالی تنازعے اور جائیداد کے جھگڑے کا نتیجہ ثابت ہوئی۔پولیس کے مطابق اس قتل میں مرکزی کردار نعیم نامی شخص نے ادا کیا،جس نے اپنے سوتیلے بھائی معین کے پورے خاندان کو قتل کرکے اس کی جائیداد ہڑپنے کا منصوبہ بنایا تھا۔نعیم نے معین کو پانچ سے چھ لاکھ روپے قرض دیے تھے لیکن پیسے واپس نہ ملنے پر وہ ناراض تھا۔معین کی جانب سے مکان بنانے اور پلاٹ خریدنے کی خبر نے نعیم کو مزید مشتعل کردیا۔قتل کی واردات سے ایک روز قبل 8 جنوری کی رات نعیم اور اس کے گود لیے گئے بیٹے سلمان نے معین کے گھر کھانا کھایا اور وہیں رک گئے۔رات کے وقت نعیم نے لوہے کی راڈ سے معین اور اس کی بیوی پر حملہ کیا،جبکہ سلمان نے بھی اس جرم میں معاونت کی۔بچوں کو بھی بے رحمی سے قتل کیا گیا۔ان میں سے ایک بچی کو گلا دبا کر مارا گیا۔قتل کے بعد لاشوں کو چھپادیا گیا اور دونوں ملزمان صبح فرار ہوگئے۔پولیس نے تحقیقات میں ملزمان کی شناخت کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد لی،جس میں نعیم اور سلمان کی موجودگی ثابت ہوئی۔فرار ہونے کے بعد دونوں ملزمان نے مختلف شہروں میں پناہ لی اور اپنی شناخت چھپانے کے لیے حلیے بدل لیے۔کلیدی ملزم نعیم پر پولیس نے 50ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔گزشتہ روز پولیس کو مخبری کے ذریعے نعیم کی موجودگی کی اطلاع ملی۔پولیس کے محاصرہ کے دوران نعیم نے فائرنگ کی،جس کے جواب میں وہ زخمی ہوا اور بعد ازاں اسپتال میں دم توڑ گیا۔سلمان کو بھی زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا،جبکہ نعیم کے بھائی کو بھی شامل تفتیش کیا گیا ہے۔نعیم کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ متعدد شہروں میں قتل کی وارداتوں میں ملوث رہا اور اپنی شناخت چھپانے کے لیے حلیہ اور نام بدل لیتا تھا۔

مدرسہ سیدنا ابوبکر صدیق میں جشن جمہوریہ جوش وخروش سے منایا گیا

ہمیرپور:27 جنوری (پی این ایس) جشن یوم جمہوریہ کے موقعہ پر مدرسہ سیدنا ابو بکر صدیق،کمہریا،ضلع ہمیرپور میں شاندار تقریب کا انعقاد کیا گا،صدارت مولانا شمیم احمد ندوی استاد ادب وحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء نے کی،جبکہ اسٹیج پر مقرر خصوصی کی حیثیت سے مولانا و قاری مفتی ریاض مظاہری ندوی بھی موجود تھے،محمد صدف ندوی (اختصاص فی علوم الفقہ،دارالعلوم ندوۃ العلماء) نے نظامت کی،جلسہ کا آغاز حافظ محمد طیب کی تلاوت سے ہوا،مدرسہ کے مختلف طلبہ وطالبات نے ترانے پیش کیا اور دو طالب علموں نے جنگ آزادی ہند سے متعلق مکالمہ بھی پیش کیا،طلبہ وطالبات کے ترانے وتقریروں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد مولانا فضیل ندوی نے یوم جمہوریہ سے متعلق مختصر گفتگو کی،مقرر خصوصی مولانا وقاری ریاض مظاہری ندوی نے تفصیل سے ترنگے کے تین رنگ زعفرانی،سفید اور سبز کا پس منظر ذکر کرتے ہوئے موجودہ صورتحال کا تنقیدی جائزہ پیش کیا۔نیز جنگ آزادی میں مسلم علماء کے ساتھ کئے گئے ناقابل برداشت ظلم وستم اور جبر وتشدد کا المناک منظر بھی بیان فرمایا،اور مدرسہ سیدنا ابو بکر صدیق کی ترقی کے لیے دعائیں کیں،ناظم مدرسہ وصدر جمعیۃ علماء ہمیرپور مولانا شکیل الدین ندوی کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کی،اور انکے اس مبارک اقدام پر انتہائی خوشی ومسرت کا اظہار کیا،کمہریا کے لوگوں کو بھی مبارکباد پیش کی۔

صدر مولانا شمیم ندوی نے بھی تعلیم کی اہمیت پر جامع روشنی ڈالی،مولانا شکیل الدین سے اپنے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے خاندان کے تمام افراد اور مدرسہ کی ترقی کیلئے دعائیں دیں۔

اخیر میں شکیل الدین ندوی نے حاضرین محفل اور بالخصوص اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے احساسات وجذبات کو کلمات تشکر کی شکل میں پیش کیا،اور پھر قاری ریاض مظاہری کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہو۔ماسٹر راجہ بھیا و دیگر اطراف کے لوگ اور کمہریا کے لوگ بڑی تعداد میں شریک رہے۔

اودھ نامہ
لکھنؤ، منگل ۲۸ جنوری، ۲۰۲۵

76 واں یوم جمہوریہ جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا

گورنر آنندی بین پٹیل اور وزیر اعلیٰ نے یوم جمہوریہ پر اپنی سرکاری رہائش گاہ پر قومی پرچم لہرایا

لکھنؤ: 27 جنوری۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں کل 76 واں یوم جمہوریہ جوش و خروش اور وقار کے ساتھ منایا گیا۔ گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل نے ودھان بھون کے سامنے منعقدہ یوم جمہوریہ کے مرکزی پروگرام میں پریڈ کی سلامی لی۔ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورنر کا استقبال کیا اور انہیں یوم جمہوریہ کی مبارکباد دی۔ یوم جمہوریہ کی تقریبات کی پرکشش پریڈ میں شامل بھارتی فوج، مارچ پاسٹ، رنگا رنگ ثقافتی پروگراموں اور ٹیبلوز وغیرہ نے تماشائیوں کے دل جیت لیا۔ پریڈ کی قیادت میجر ہردیانش سنگھ گل نے کی۔ پریڈ کے موقع پر بی ایم پی-2 سرتھ ٹینک، 105 ایم ایم لائٹ فیلڈ گن، لائٹ اسٹرائیک ایل ایس وی گاڑی کی نمائش کی گئی۔ پریڈ کے دوران ہیلی کاپٹر کے ذریعے پریڈ کے مقام پر پھولوں کی پتیاں بھی نچھاور کی گئیں۔ یوم جمہوریہ میں 07 کماون رجمنٹ (مرد دستہ)، اے ایم سی اور 39 جی ٹی سی (براس بینڈ مرد دستہ)، 01 آسام رجمنٹ (مرد دستہ)، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (براس بینڈ مرد دستہ)، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (مرد دستہ) پریڈ، انڈو تبت بارڈر پولیس فورس (پائپ بینڈ مین دستہ)، انڈو تبت بارڈر پولیس فورس (مرد دستہ)، ساشاستر سیما بال پولیس (پائپ بینڈ مین۔ دستہ)، سشاستر سیما بال پولیس (مرد دستہ)، یوپی ہوم گارڈز (پائپ بینڈ مرد دستہ)، یوپی پولیس (مرد دستہ)، اتر پردیش محکمہ جنگلات (مخلوط دستہ) نے حصہ لیا۔ پریڈ میں پی اے سی 32 کور (پائپ بینڈ مین دستہ)، پی اے سی 32 کور (مرد دستہ)، پی اے سی 35 کور (براس بینڈ مرد دستہ)، پی اے سی 35 کور (مرد دستہ)، یوپی اے ٹی ایس (مرد دستہ)، مدھیہ پردیش پولیس فورس شامل تھی۔ ہوم گارڈز (مرد دستہ)، یوپی ہوم گارڈز (مرد دستہ)، یوپی ہوم گارڈز (براس بینڈ مرد دستہ)، یوپی ہوم گارڈز (خواتین دستہ)، صوبائی محافظ دستہ (خواتین دستہ)، صوبائی رکھشک دل (براس بینڈ مرد دستہ)، صوبائی رکھشک دل (مرد دستہ)، این سی سی (لڑکوں کا دستہ)، 01 آسام 11 سکھ اور 16 راجپوت رجمنٹ (پائپ بینڈ مکسڈ دستہ)، این سی سی (لڑکیوں کا دستہ) نے بھی حصہ لیا۔

اس کے علاوہ کیپٹن منوج کمار پانڈے یوپی سینک اسکول (بینڈ بوائز دستہ)، کیپٹن منوج کمار پانڈے یوپی سینک اسکول (مخلوط دستہ)، اٹل رہائشی اسکول سیتھولی کلاں (مارچ پاسٹ گرلز)، اٹل رہائشی اسکول سیتھولی کلاں (براس بینڈ بوائز)۔ اٹل رہائشی اسکول، سیتھولی کلاں (مارچ پاسٹ بوائز)، راج بھون اپر پرائمری اسکول، راج بھون (براس بینڈ مکسڈ)، کستوربا گاندھی رہائشی گرلز اسکول، لکھنؤ (مارچ پاسٹ گرلز)، سینٹ جوزف کالج روچی کھنڈ، شاردا نگر (براس بینڈ مکسڈ)، سینٹ جوزف کالج، سی بلاک راجی پورم (مارچ پاسٹ گرلز)، سینٹ جوزف کالج سیتاپور روڈ (پائپ بینڈ مخلوط)، سینٹ جوزف کالج سیتاپور روڈ (مارچ پاسٹ بوائز)، بوائز اینگلو بنگالی انٹر کالج سندر باغ (مارچ پاسٹ بوائز)، ایس آر گلوبل سیتاپور روڈ (براس بینڈ مکسڈ)، ایس آر گلوبل سیتاپور روڈ (مارچ پاسٹ مکسڈ)، گورنمنٹ گرلز انٹر کالج شاہمینہ روڈ (مارچ پاسٹ گرلز) نے فلیگ مارچ میں حصہ لیا۔

اس کے علاوہ، مہرشی ودیا مندر آئی ایم روڈ (پائپ بینڈ مکسڈ)، مہرشی ودیا مندر آئی ایم روڈ (مارچ پاسٹ گرلز)، سٹی مونٹیسوری اسکول، گومتی نگر ایکسٹینشن برانچ (مارچ پاسٹ گرلز)، سٹی مونٹیسوری اسکول، گومتی نگر فرسٹ برانچ (پائپ بینڈ مکسڈ))، سٹی مونٹیسوری اسکول، گومتی نگر پہلی شاخ (گزشتہ مارچ بوائز)، بال ودیا مندر سینئر سیکنڈری اسکول چارباغ (مارچ پاسٹ بوائز)، شری رام اکیڈمی، فیض اللہ گنج سیتاپور روڈ (براس بینڈ مکسڈ)، اے پی ایس اکیڈمی، سینانی وہار، رائے بریلی روڈ (مارچ پاسٹ بوائز)، لکھنؤ پبلک کالج سیکٹر-ای، امرپالی (مارچ پاسٹ بوائز)، لکھنؤ پبلک اسکول اے بلاک راجی پورم (براس بینڈ مکسڈ)، لکھنؤ پبلک کالج، سہارا اسٹیٹس جانکی پورم (مارچ پاسٹ بوائز)، لکھنؤ پبلک اسکول اے فلیگ مارچ میں بلاک ساوتھ سٹی (مارچنگ پاسٹ بوائز) نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ امید سنستھا وشال کھنڈ گومتی نگر، لکھنؤ (براس بینڈ مکسڈ)، لکھنؤ پبلک اسکول سیکٹر ڈی کانپور روڈ (مارچ پاسٹ گرلز)، ریڈ روز پبلک اسکول، کانپور روڈ (مارچ پاسٹ گرلز)، بھارت اسکاؤٹ اتر پردیش ضلع لکھنؤ۔ (مارچ پاسٹ بوائز)، سٹی مونٹیسوری اسکول کانپور روڈ (براس بینڈ مکسڈ)، بھارت اسکاؤٹ گائیڈ اتر پردیش ڈسٹرکٹ لکھنؤ (فلیگ مارچ گرلز)، گورنمنٹ جوبلی انٹر کالج، سٹی اسٹیشن (براس بینڈ بوائز)، بوائز اینگلو بنگالی انٹر کالج سندر باغ (فلیگ مارچ گرلز)، لکھنؤ پبلک کالج، ہمیل کھنڈ، گومتی نگر (پائپ بینڈ گرلز)، لکھنؤ پبلک اسکول، سیکٹر-9 ورنداون برانچ (فلیگ مارچ گرلز)، سٹی مونٹیسوری اسکول علی گنج پہلی شاخ (فلیگ مارچ بوائز)، سٹی مونٹیسوری اسکول کانپور روڈ (پائپ بینڈ مکسڈ)، سٹی مونٹیسوری اسکول، فلیگ مارچ میں آر ڈی ایس او (فلیگ مارچ گرلز) نے شرکت کی۔ مختلف سکولوں کے طلباء نے حب الوطنی اور قومی یکجہتی پر مبنی پرکشش ثقافتی پروگرام پیش کئے۔ شری رام اکیڈمی سیتاپور روڈ کا 'مہا کمبھ ڈانس'، لکھنؤ پبلک کالج بی بلاک راجی پورم کا 'ابھینو بھارت وکاس بھارت ڈانس'، بال نکنج انٹر کالج پلٹن کنٹونمنٹ لکھنؤ کا 'کیسریا بھارت ڈانس'، سٹی مونٹیسوری اسکول راجاجی پورم کا 'گولڈن انڈیا ڈانس'۔ پہلی شاخ 'ہمارا ملک رقص' امید سنستھا وشال کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ، سینٹ جوزف کالج سی 'پرائیڈ آف انڈیا ترنگا رقص' بلاک راجی پورم نے پیش کیا۔ اس موقع پر محکمہ ثقافت کی ثقافتی پریزنٹیشن کے تحت 'سنسکرت کا سنگم- ایک بھارت شریسٹھا بھارت'، سکم کا 'رائے چندی' رقص، منی پور کا 'لائی راوبا' رقص، تریپوری کا 'ممیتا' اور 'دھمائی' رقص پیش کیا گیا۔

اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کل 26 جنوری کو اپنی سرکاری رہائش گاہ پر 76 ویں یوم جمہوریہ کے موقع پر قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر انہوں نے مادر وطن کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے لازوال شہیدوں اور محب وطنوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ہندوستانی آئین کے بنانے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر ریاست کے عوام کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان کا آئین ہمیں انصاف، مساوات اور بھائی چارے سے جڑے رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ آئین ملک کو شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک یکساں اور متضاد حالات میں متحد کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ آج ہم ہندوستان کے آئین کے نفاذ کے 75 سال مکمل کر رہے ہیں۔ 75 سال کا یہ شاندار سفر ہم سب کو آئین کے نفاذ کے امرت مہوتسو سے جوڑ رہا ہے۔ یہ ہم سب کے لیے نئی سوچ کو آگے بڑھانے کا موقع بھی ہے۔ اسی دن 1950 میں ہندوستان نے اپنے آئین کو نافذ کر کے ایک خودمختار جمہوری جمہوریہ کے طور پر اپنا سفر شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ طویل جدوجہد کے بعد یہ ملک 15 اگست 1947 کو آزاد ہوا۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی، سردار ولبھ بھائی پٹیل، نیتا جی سبھاش چندر بوس، بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، ڈاکٹر راجندر پرساد جیسے کئی آزادی پسندوں نے ملک کی آزادی کے لیے مضبوط قیادت فراہم کی۔ بالآخر برطانوی حکومت ہندوستان کو آزاد کرنے پر مجبور ہوگئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک کی آزادی سے ٹھیک پہلے ڈاکٹر راجندر پرساد کی قیادت میں ایک دستور ساز اسمبلی تشکیل دی گئی تھی۔ آئین کے ہر آرٹیکل کو مالا کی شکل میں پرونے کی عظیم ذمہ داری بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو سونپی گئی تھی۔ جس نے ہندوستان کے آئین کا مسودہ تیار کیا اور اسے 26 نومبر 1949 کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا اور بالآخر 26 جنوری 1950 کو ملک اپنے آئین کو نافذ کرنے میں کامیاب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا آئین ہندوستان کے ہر شہری کو انصاف فراہم کرنے، ایک مساوی معاشرہ قائم کرنے اور ہمیں اتحاد اور بھائی چارے کے دھاگے میں جوڑنے کا سب سے بڑا رہنما ہے۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو بغیر کسی امتیاز کے ہر شہری کو انصاف اور حکمرانی کے فوائد فراہم کر کے، سماج میں مساوات کا ماحول پیدا کر کے اور اتحاد کے دھاگے میں باندھ کر اپنے ملک کی خوشحالی اور سلامتی کے بارے میں سوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔ آج جب ہمارا ملک آئین کے نفاذ کے 75 سال مکمل کر کے اپنے 76 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے، ہمارے پاس ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کا ہدف ہے۔ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کا راستہ ہندوستان کے آئین پر عمل کر کے طے کیا جا سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان کا آئین بھی ہندوستان کی ہزاروں سال کی وراثت کی نمائندگی کرتا ہے، جس پر ہر ہندوستانی فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ ہم سب کے لیے بہت فخر کا لمحہ ہے کہ تصویروں کے ذریعے آئین کی اصل کاپی میں ہندوستان کی وراثت کو پیش کر کے ہر ہندوستانی کو اس سے جڑنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب ہم ہندوستان کے آئین کی اصل کاپی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ہمیں ہندوستانی ثقافت کی گہرائی اور بلندی کا احساس ہوتا ہے۔ اس آئین میں ہندوستان کے شہریوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا بھی ذکر ہے۔ اگر ہر شخص آئین کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے حقوق کے تحفظ کی بات کرتا ہے تو اسے اپنے فرائض سے بھی آگاہ ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ سال 2015 میں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی یادگار کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے 26 نومبر کو یوم دستور کے طور پر منایا اور آئین میں درج بنیادی فرائض سے تحریک حاصل کرنے پر زور دیا۔ نے اہل وطن سے اس تقریب کے انعقاد کی اپیل کی تھی۔ بنیادی فرائض ہر ہندوستانی کے لیے رہنمائی کا کام کرتے ہیں۔ ہمارے ملک اور معاشرے کے تئیں ذمہ داریاں نبھانے کی ترغیب دیتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمیں اپنے آئین پر فخر محسوس کرنا چاہئے، کیونکہ ہمارے ملک کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ بغیر کسی تفریق کے ملک میں ہر ذات، مذہب اور فرقے کے ہر بالغ ووٹر کو پہلے عام انتخابات سے ہی حق رائے دہی کا اختیار ملا۔ دنیا میں جدید جمہوریتوں کا سہرا لینے والے بہت سے ممالک میں ہندوستان کے بعد نسل پرستی کی بنیاد پر ایک بڑے طبقے کو ووٹ دینے کا اختیار ملا۔ نصف آبادی یعنی خواتین کو بھی یہ طاقت ان ممالک میں ملی جب بھارت اسے اپنے ملک میں نافذ کر چکا تھا۔ یہ سب مادر ہند کے عظیم فرزند، قومی ہیرو بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی کوششوں سے ممکن ہوا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے ہمیں آنے والے وقت میں ایک ترقی یافتہ ہندوستان کا عہد دیا ہے۔ تمام شہریوں کو چاہئے کہ وہ ہندوستان کی ترقی کے لئے پورے دل سے کام کریں اور اسے ایک ترقی یافتہ اور خود انحصار ہندوستان بنائیں، ہندوستان کے آئین کا احترام کریں اور آئین کے بنیادی نظریات سے تحریک لیں۔ اگر فیلڈ میں کام کرنے والا شخص ایمانداری سے اپنے فرائض انجام دیتا ہے تو اگلے 25 سالوں میں ایک ترقی یافتہ ہندوستان ہم سب کے سامنے ہوگا۔ اس موقع پر حکومت اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

وزیر اعلیٰ نے 'شرنک فار کوآپریشن' میراتھن کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

میراتھن کا مقصد تعاون پر مبنی اقدار اور اتحاد کو فروغ دینا تعاون انفرادی خوشحالی کی بنیاد ہے: جے پی ایس راٹھور

لکھنؤ: 27 جنوری۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر، اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو اپنی سرکاری رہائش گاہ پر تعاون کے بین الاقوامی سال 2025 کا آغاز کیا، جس سے اتر پردیش اس عالمی تقریب کا آغاز کرنے والی ہندوستان کی پہلی ریاست بن گئی۔ افتتاحی سیریز کے ایک حصے کے طور پر 'شرنک فار کوآپریشن' میراتھن کو وزیر اعلیٰ نے لکھنؤ میں ان کی رہائش گاہ 5، کالی داس مارگ سے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ میراتھن ریس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر مملکت برائے امداد باہمی (آزاد چارج) جناب جے پی ایس راٹھور نے کہا کہ میراتھن کا مقصد تعاون اور اتحاد کی اقدار کو فروغ دینا ہے، جو کہ بین الاقوامی تھیم کے مطابق ہے۔ تعاون کا سال۔ ہندوستان میں تعاون پر مبنی تحریک کو بحال کرنے کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی کو دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی قیادت میں تعاون کی وزارت کے قیام سے اس شعبے کو نئی توانائی ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کارپوریٹ سیکٹر ہر کسی کو روزگار نہیں دے سکتا لیکن کوآپریٹو کے ذریعے گاؤں کی سطح پر بے روزگار نوجوانوں اور خواتین کو روزگار فراہم کیا جا سکتا ہے۔ وزیر تعاون نے کہا کہ تعاون انفرادی خوشحالی کی بنیاد ہے۔ کوآپریٹو سوسائٹیاں موجودہ حالات کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایک ساتھ مل کر ہم واقعی ایک بہتر دنیا بنا رہے ہیں۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور غربت کے خاتمے کے لیے کام کیا جا رہا ہے۔ کوآپریٹو بنیادی طور پر B-PACKS کے ذریعے زراعت، بینکنگ، گنے کی ترقی، ہینڈلوم، ڈیری ڈیولپمنٹ، ماہی پروری اور تعمیرات وغیرہ میں کام کروا کر ملک اور ریاست کی ترقی میں اہم رول ادا کر رہا ہے۔ تعاون کے وزیر نے 05 کلومیٹر میراتھن ریس (مردوں) میں پہلا مقام حاصل کرنے والے مسٹر بلرام، دوسرا انعام حاصل کرنے والے مسٹر اندرجیت، تیسرا انعام حاصل کرنے والے مسٹر اسلام علی اور اُجالا کو اعزاز سے نوازا۔ 05 کلومیٹر میراتھن ریس (خواتین) میں پہلا مقام حاصل کرنے والی ڈمپل سنگھ اور تیسرا انعام پرتیکشا یادو اور دیگر فاتحین کو انعامی رقم اور توصیفی سے نوازا گیا۔ اس پروگرام میں چیف کوآپریٹو سکریٹری سوربھ بابو، آر سی ایس انیل کمار سنگھ، یوپی اسٹیٹ کوآپریٹو بینک کے چیئرمین جتیندر بہادر سنگھ، مینجنگ ڈائریکٹر آر کے۔ کلشریشٹھا، چیف جنرل مینیجر نابارڈ، سابق وزیر اور ایم ایل سی ڈاکٹر مہیندر سنگھ، یوپی آر این ایس ایس کے مینجنگ ڈائریکٹر شری وی کے سنگھ ایم ایل سی اونیش سنگھ پٹیل، پون چوہان اور تمام اپیکس کوآپریٹو اداروں کے چیئرمین اور دیگر معززین موجود تھے۔ اس موقع پر کوآپریٹو اور متعلقہ محکموں کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔ پروگرام کے دوران کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے اقدام اور تعاون کو بڑے پیمانے پر سراہا گیا۔

ریاست میں 65 کروڑ سیاح آئے

غیر ملکیوں میں بھی کشش بڑھ گئی 23 لاکھ کے قریب غیر ملکی سیاحوں نے دورہ کیا: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 27 جنوری۔ سیاحوں میں اتر پردیش کی مقبولیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کے جاری کردہ اعداد و شمار اس کا ثبوت ہیں۔ ریاست میں آنے والے سیاحوں کی تعداد میں سال 2023 کے مقابلے سال 2024 میں تقریباً 17 کروڑ کا اضافہ ہوا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یوپی کی کشش ملک کے ساتھ ساتھ بیرون ملک میں بھی بڑھ گئی ہے۔ ایک سال میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں تقریباً 7 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ معلومات سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش میں سیاحت کے لامحدود امکانات ہیں۔ اسے عملی جامہ پہنانے کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ ریاست سال 2022 سے گھریلو سیاحوں کے لیے پہلی پسند بنی ہوئی ہے۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کے لیے غیر ملکی سیاحوں کی آمد بھی ترجیح ہے۔ اس کے لیے معروف اور غیر معروف سیاحتی مقامات کے ساتھ ساتھ وہاں سیاحتی سہولیات تیار کی جا رہی ہیں۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ سال 2024 میں کل 649076213 سیاح اتر پردیش آئے۔ جب کہ 2023 میں کل 480127191 سیاح آئے۔ اس طرح ایک سال میں مجموعی طور پر 168949022 کا اضافہ ہوا۔ گزشتہ سال 2269067 غیر ملکی سیاح آئے تھے جبکہ 2023 میں 1601503 غیر ملکی سیاح آئے تھے۔ اس طرح ایک سال میں غیر ملکی سیاحوں کی تعداد میں تقریباً 667564 کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ شری رام جنم بھومی میں رام للا کے نصب ہونے کے بعد اجودھیا میں سیاحوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ سال 2024 میں کل 164419522 عقیدت مند وہاں پہنچے تھے جب کہ سال 2023 میں یہ تعداد 57570896 تھی۔ اس طرح ایک سال میں 106848626 کا اضافہ ہوا ہے۔ سال 2024 میں 110097743 عقیدت مند کاشی آئے جبکہ 2023 میں کل 101867618 عقیدت مند آئے۔ اس طرح سیاحوں کی تعداد میں 8230125 کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس سال 90081788 عقیدت مند متھرا پہنچے، وہیں سال 2023 میں 77927299 عقیدت مند پہنچے۔ اس طرح 12154489 کا اضافہ ہوا ہے۔ سال 2024 میں 51262806 سیاح پریاگ راج آئے تھے، جب کہ سال 2023 میں 50671622 سیاح آئے تھے۔ اس طرح سیاحوں کی تعداد میں 591184 کا اضافہ ہوا۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ آگرہ سال 2024 میں غیر ملکی سیاحوں کی آمد میں پہلے نمبر پر رہا۔ یہاں کل 17775561 سیاح آئے جن میں سے 1465814 غیر ملکی سیاح تھے۔ وارانسی میں کل 110097743 عقیدت مند آئے، جن میں سے 309932 سیاح غیر ملکی تھے۔ اسی طرح کشی نگر میں کل 2242913 سیاح آئے جن میں سے 251251 غیر ملکی سیاح تھے۔ سال 2024 میں کل 90081788 عقیدت مند کرشنا شہر متھرا آئے جن میں سے 136079 غیر ملکی سیاح تھے۔

آیت اللہ سید کمال حسینی نمائندہ جامعۃ المصطفی العالمیہ ایران کی جامعہ ناظمیہ آمد

لکھنؤ۔ آیت اللہ سید کمال حسینی جامعۃ المصطفی العالمیہ قم ایران کے نمائندے منصوب ہوئے ہیں مدرسہ میں اساتذہ وطلاب سے ملاقات کے لیے اپنے معاونین اطہر حسین مولانا منظور عالم جامعہ ناظمیہ لکھنؤ تشریف لائے ان کا والہانہ استقبال اساتذہ اور طلاب مدرسہ نے کیا اس کے بعد جلسہ منعقد ہوا جلسے کا اغاز مولوی جعفر طیار نے تلاوت کلام پاک سے کیا جناب ابوطالب علیہ السلام کی وفات کی مناسبت سے چند اشعار پیش کیے اس کے بعد استاد مدرسہ شمیم ریاض نے عربی زبان میں مہمان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلاب کو ناصحانہ کلمات کی تلقین کی اس کے بعد ایت اللہ سید کمال حسینی دامت برکاتہ نے اپنی بصیرت افروز تقریر میں جناب ابو طالب علیہ السلام کی عظمت اور فضیلت تاریخ و روایات کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے وفات کی مناسبت سے تسلیت و تعزیت پیش کی اس کے بعد تفصیل کے ساتھ امام زمانہ علیہ السلام کے حقیقی سرباز اوران کے سپاہی کے اندر کیا خصوصیات ہونی چاہیے اس کو بیان کیا تین چیزیں جو کامیابی کا راز ہیں وہ ضروری ہیں امام کا حقیقی سپاہی بننے کے لیے معرفت۔ محبت۔ اور اطاعت ضروری ہے خطیب محترم نے طلباء سے حقیقی طور سے کامیاب ہونے کے لئے عمل کی تلقین کی اور کامیابی اور کامرانی کے اصول کو بیان کیا فارسی تقریر کا اردو زبان میں ترجمہ ان کے ہمراہ آئے ہوئے مولانا اطہر عباس صاحب قبلہ نے پیش کیا آخر میں مدرسہ کے پرنسپل حجۃ الاسلام مولانا سید فرید الحسن صاحب قبلہ نے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے جناب ابوطالب علیہ السلام سے متعلق تقریر کی اور مدرسے کی خدمات کو لوگوں کے درمیان بیان کیا نظامت کے فرائض حجت الاسلام جناب مولانا سید عترت حسین صاحب قبلہ استاد مدرسہ نے انجام دیے اخر میں دعائے امام زمانہ پر جلسے کا اختتام ہوا مہمان جلسہ اور شرکاء نے آیت اللہ سید حمید الحسن حفظہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے دعا کی سربراہ مدرسہ اپنی بیماری کے سبب اس جلسے میں شریک نہیں ہو سکے بعد از ظہر علمائے اعلام نے شریعت کدہ نجم الملت پر جا کر ایت اللہ حمید الحسن حفظہ اللہ کی عیادت فرمائی۔

پروفیسر عین الحسن کو پدم شری اعزاز کے اعلان پر مانو لکھنؤ کیمپس میں تہنیتی جلسہ

لکھنؤ۔ 27 جنوری۔ یہ نہایت خوشی کا موقع ہے کہ شیخ الجامعہ عزت مآب پروفیسر عین الحسن صاحب (مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی) کو حکومت ہند نے پدم شری اعزاز سے نوازنے کا اعلان کیا ہے۔ واضح رہے کہ ہر برس 25 جنوری کی شام پدم ایوارڈز کا اعلان کیا جاتا ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران میں پروفیسر عین الحسن صاحب نے یونی ورسٹی کی تعمیر و ترقی اور اس کو بلندی عطا کرنے میں غیر معمولی کوششیں کی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار لکھنؤ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے آج کیمپس میں منعقد ایک تہنیتی جلسے کے دوران میں کیا۔ انھوں نے اس موقع پر فیکلٹی ممبران سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس خبر سے ہم سب کو بھی ایک نیا حوصلہ اور کام کرنے کی ترغیب ملی ہے۔ کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے وائس چانسلر صاحب کو ایک خط بھیج کر یہاں کے تمام لوگوں کی طرف سے خوشی کا اظہار کیا اور شیخ الجامعہ کو مبارک باد پیش کی ہے۔

گورنر ہاؤس، لکھنو میں منعقدہ یوم جمہوریہ کی تقریب میں شرکت کرڈاکٹر عمار رضوی، صابق کارگزار وزیر اعلیٰ اتر پردیش نے گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل، وزیر اعلیٰ جناب یوگی آدتیہ ناتھ و مختلف کابینی وزرا اور ریاست کے اعلیٰ افسران سے ملاقات کرا نکو 76 ویں یوم جمہوریہ کی مبارکباد پیش کی۔ یہ اطلاع ڈاکٹر رضوی کے پی آر او جناب جمیل حسن نقوی نے فراہم کی ہے۔

علی گڑھ علاقے میں 4 پلوں کے جاری تعمیراتی کام کے لیے 23 کروڑ 48 لاکھ 60 ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی

لکھنؤ 27 جنوری۔ ریاستی منصوبہ (جنرل (کے تحت، اتر پردیش حکومت نے علی گڑھ علاقے میں 4 پلوں کے تعمیراتی کاموں کے لیے 23 کروڑ 48 لاکھ 70 ہزار روپے کی رقم جاری کی ہے۔ ان 4 جاری پلوں میں علی گڑھ ضلع کے 3 کام اور کاس گنج کا 1 کام شامل ہیں۔ اس سلسلے میں اتر پردیش حکومت کے محکمہ تعمیرات عامہ کی جانب سے ضروری سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا تھا۔ ان 4 جاری کاموں میں، علی گڑھ ضلع میں ریاستی اسکیم کے تحت گاؤں بہادر کو ناڑگ میں سمریور مائنر باکس کلورٹ کے تعمیراتی کام کے لیے 13 لاکھ روپے علی گڑھ، حسن پور ضلع، پلوال (ریاست ہریانہ (اور مال ضلع، علی گڑھ کے تحت بیلہ تا امرولی سڑک۔ دریائے جمنا پر پل اپروچ روڈ اور سکتما کے کام کے لیے 21 کروڑ 04 لاکھ 47 ہزار روپے اور کاس گنج میں گنگا کینال کے 53.027 کلومیٹر پر تعمیر ہونے والے اپروچ روڈ اور حفاظتی کام کے لیے 01 کروڑ روپے۔ کاس گنج میں کاس گنج بائی پاس پر پل کے لئے ایک کروڑ 64 ہزار (کل رقم 23 کروڑ 48 لاکھ 60 ہزار روپے (جاری کئے گئے ہیں۔ سرکاری حکم نامہ میں ہدایات دی گئی ہیں کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ رقم کام کی تفصیلات، معیار کے مطابق خرچ ہوں۔ معیار اور پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جائے اور اسے مقررہ وقت کے اندر مکمل کیا جائے۔ پیش رفت بشمول مالیاتی پیش رفت، استعمال کا سرٹیفکیٹ اور سائٹ پر موجود تصاویر حکومت کو دستیاب کرائی جائیں۔

شیدا اور لوکیش کو تخلیق اعزاز

لکھنؤ: 27 جنوری۔ یوپی پریس کلب اور اتر پردیش ساہتیہ سبھا کے ذریعہ آج 153 واں سرجن سمان اور کوی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ حبیب صدیقی، سرویش استھانہ، نربھے نارائن گپت اور راجیو وتسل نے سرجن اردو اعزاز نعت شیدا صدیقی سرجن ہندی اعزاز لوکیش ترپاٹھی کو فراہم کی۔ نربھے نشچل کے تال میل اور طرز عمل میں تقریب کا آغاز کوی، سندھیا ترپاٹھی، سبھاش رسیا، کمل اگنیہ، ششیکھر ترپاٹھی، اشوک یادو، شلبھ جی، اروند جھا، وندنا وشیش، رشمی شفق، گردھار سریوا، وندنا نے کیا۔ اشوک سنگھ، راجیش راج، گردھار کھرے، تجا لکھنوی، سندیپ انورگی، آرش لکھنوی، انیتا اروڑہ ستیہ دیو سنگھ، اجے ورما ساتھی وغیرہ نے کوی گنگنائے۔